الحمد للہ رب العالمین

بتفضلات سروری تلطفات احمدی یہ کتاب لاجواب الموسوم بہ

بسنہ ۱۲۹۷ ہجری

دیوان حمد ایزدی

بسنہ ۱۸۸۰ء

مصنفہ شاعر نامور مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاہوری

بمطبع وکٹوریا پریس لاہور باہتمام سید رجب علی شاہ کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد شایان ہے خداے پاک کو   جسنے بلندی بخشی خاک کو

خاک کو عرفان کا بخشا جسنے نور   سب پہ ظاہر کردیا اپنا ظہور

جسکے ہر وقت کہلتا ہے نیا رنگ   ہر گھڑی کرتا ہے ظاہر تازہ ڈہنگ

حق نے روشن کردیا گل کا چراغ   دیکھکر ہے جسکو بلبل باغ باغ

روشن اسکی مہر سے ہوتے ہین روز   مہر تابان و مہ گیتی فروز

حق نے عرش و کرسی و لوح و قلم   نیک و بد خورد و کلان بیش و کم

کردیے بس ایک دم بہر مین عیان   ہوگیا موجود جس سے سب جہان

حق نے آدم کو شرافت بخشدی   بندۂ خاکی کو عزت بخشدی

حق نے طوفان سے چہڑایا نوح کو   غرق ہونے سے بچایا نوح کو

پہنچا جب حکم جناب کبریا   عرش سے یا نار کونی بردا

آتش سوزان سے بچ نکلا خلیل   ہوگئے کفار شرمندہ ذلیل

ناقہ صالح کو عطا اسنے کیا   دوست سے وعدہ وفا اسنے کیا

یوسفِ مصری با فضالِ اله　　شاہ سے بندہ بنا بندہ سے شاہ
باتین کین موسیٰ سی حق نے برملا　　اور یدِ بیضا عطا اُسکو کیا
صاف دکہلایا تہا حق نے اپنا نور　　جلوہ گر ہو کر بنامِ کوہِ طور
حق مسیحا کو ببامِ آسمان　　لیگیا اور قرب مین بخشا مکان
حق نے نورِ احمدی پیدا کیا　　جسسے فیضِ سرمدی پیدا کیا
تاجِ لولاک اُسکے سرپر دہر دیا　　بادشہ پیغمبرون کا کر دیا
اُسکو حق مہمان بناکر اپنے گہر　　لیگیا فرشِ زمین سے عرش پر
پردی حائل جتنے تہے اُٹہوا دئے　　سب مکان و لامکان دکہلا دئے
دین اور دنیا کا رکہا انتظام　　منحصر بر حضرتِ خیر الانام
تہی عیان ذاتِ نبی سی حق کی ذات　　تہی صفاتِ احمدی حق کی صفات
مُنہ چہپائے میم کے پردے مین تہی　　اصلی صورت احمدِ بے میم کی
چار اصحابِ نبی صلعم　　جامعِ عدل و کرم صدق و صفا
تہے وہ چارون جانشینانِ رسول　　بلکہ تہے جسمِ نبی جانِ رسول
سچے مخلص حضرتِ صدیق تہے　　رہنمائے منزلِ تحقیق تہے
پہر عمر عادل شہِ انصاف دوست　　عدل تہا جس دادگر کا مغز و پوست
شاہ عثمان جامعِ شرم و حیا　　جانشینِ ثالثِ خیر الورا
مرتضیٰ شیرِ خدا شاہِ جہان　　وقتِ مشکل دستگیرِ بندگان
آل و اصحابِ نبی پر صبح و شام　　صدق دل سی بہیج اے سرور سلام

خدا کی حمد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے بعد احقر المحقر غلام سرور خلف

مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد بن حاجی آگاہ مفتی حافظ رحیم اللہ قریشی لاہوری عرض پرداز
ہی کہ علاوہ اور تصانیف و توالیف مثل گلدستہ کرامت و خزینۃ الاصفیا و گنجینہ سروری المعروف
گنج تاریخ و مخزن حکمت و اخلاق سروری و گلشن سروری و بہارستان تاریخ للمعروف و گلزار شاہی و نعات سروری
و حدیقۃ الاولیا وغیرہ کی پہلے بہی مختصر منظوم و دیوان زبان اردو راقم لکہہ چکا ہی۔ اول دیوان سروری مدحیہ
حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شیخ سید سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ
السامی جو چار بار لاہور مین چہپکر شائقین کیخدمتمین بلا قیمت پیشکش ہوا۔ دوم دیوان نعت سروری
نعتیہ سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ بہی تین بار لاہور مین چہپکر مفت تقسیم ہوا اور چوتہی دفعہ نولکشوری
چہاپہ مین بمقام لکہنؤ چہپا اب یہہ تیسرا دیوان خداوند حقیقی کی حمد و مضامین سلوک تصوف و ترک علائق
و بیان ناپایداری دنیا و پند نصایح و ترغیب بعبادت معبود وغیرہ مضامین عمدہ مین حسب فرمائش و ارشاد محب صادق
آگین مشرب شیخ امام الدین حکیم مدح خوان رسول کریم لکہا گیا اور دیوان حمد ایزدی نام رکہا گیا ہی خداوند بحیاتی
میری اس کلام کو مقبول کری اور شائقین با تمکین اسکے مضامین سے ظاہری باطنی فائدہ پاوین حظ اٹہاوین
یہہ دیوان بہی احباب کی امداد سے چہپکر مفت تقسیم ہوا اگرچہ سب احباب کو اس چندہ مین شامل ہونیکی تکلیف
نہین دی ہی مگر چند حضرات جنکو میری گزارش کے ذریعہ سے اس مفید کتاب کی تصنیف سے اطلاع ہوئی وہ بہت
خوشی سے اسکے شیوع انطباع کے صرف مین ممد و معاون ہوئے ہین سب سے پہلے جناب خان بہادر محمد شاہ صاحب
رئیس آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے امدادی چندہ مرحمت کیا بعد ازان سید حیدر علی شاہ صاحب سیر [illegible]
و [illegible] کریم بخش صاحب ٹہیکہ دار لاہور و جناب سید علی عبد القادر شمس القادری شاہ علی گیلانی قادری میدانی
[illegible] بٹالی و منشی [illegible] صاحب تاجر کتب و مالک مطبع وکٹوریا پریس لاہور و بابو غلام محی الدین صاحب
ملازم [illegible] سید صاحب [illegible] شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ و مہتمم مطبع وکٹوریا پریس اس کار خیر مین شامل ہوے
اور [illegible] یہہ مفید دیوان چہپکر شایع ہوا۔ اللہ جل شانہ ان حضرات کو دنیا و عاقبت مین نیک اجر بخشے آمین

بسم الله الرحمن الرحیم

بحمد ایزدی تر کن زبان گوهرافشان را
چو ابر آذری کن گوهرافشان چشم گریان را

مقید شو بدام حلقهٔ زنجیر گیسویش
مسلسل کن بتار عنبرین خویش دل و جان را

بده دل تا که محبوب جناب کبریا باشی
فدا کن جان بهجرانش که یابی وصل جانان را

بلطف بندگی نه بر اوج عزت بر سر تابان
بسوز غم بسوزان سینهٔ خورشید رخشان را

نشین بر فرش تا همپایهٔ عرش برین باشی
نگون سر شو که سازی سرنگون گردون گردان را

مطلع

زچشم خونفشان در آبرو کن ابر گریان را
ز جوش دیدهٔ گریان نگهبان برق خندان را

بیک چشم ارادت کن نظر و نیک و بد هر دم
بدان با وحدتش منسوب هر گبر و مسلمان را

بشهراه حقیقت نه قدم ای طالب مولی
بخواند ره مقام حق پرستی حق پرستان را

نمی‌بیند برغبت بر رخ گل عاشق رویش
هوادار سر کویش نخواهد سیر بستان را

ندارد دعوی همپایگی دارد بدربانش
نه با مور ضعیفش همسری زیبد سلیمان را

نمی‌خواهد گدای درگهش اعزاز سلطانی
نجوید خاکسارش ارتفاع چرخ گردان را

نداری چون بہ طینت جوہر انسانیت سرور
بانسانان چرا بدنام کردی نام انسان را

زبان پر ذکر حمد ایزدی ہر دم روان رکھنا
فقط یاد الٰہی سے غرض اے میری جان رکھنا

خدا کا ذکر جاری عمر ساری بر زبان رکھنا
زبان رطب اللسان رکھنا بیان عندلیبان رکھنا

تعلق توڑ دنیا چھوڑ دنیا اسکی پابندی
خبردار اپنی گردن پر نہ یہہ بار گران رکھنا

کسی گھر مین نہ گھر کر بیٹھنا اس دار فانی مین
ٹھکانا باقی ٹھکانا اور مکان بر لامکان رکھنا

ملیگی کیا مدد تجھکو مددگاران دنیا سے
امید یاوری ایسے نہ یہان رکھنا نہ وہان رکھنا

اٹھا لینا تصور غیر کی صورت کا آنکھون سے
فقط سینے کے آئینے مین نقش دلستان رکھنا

مطلع

برائے نام بھی اپنا نہ کچھہ باقی نشان رکھنا
نہ تن رکھنا نہ دل رکھنا نہ جی رکھنا نہ جان رکھنا

بہت مضبوط گرہ مین عاقبت کا دار دنیا سے
اٹھا لینا یہان سے اپنی لت اور وہان رکھنا

نہ کھلانا کسی پہ بین کوئی نقشہ اپنی حالت کا
نہ صورت غیر کی آنکھون سے ہر صورت نہان رکھنا

جھکا رکھنا بدرگاہ خداوند جہان گردن
سر عجز و نیاز و بندگی بر آستان رکھنا

ہٹانا مت کسیدم بھی تصور حق کی صورت کا
خیال روئے جانان اپنی دلمین ہر زمان رکھنا

حقیقت مین بہت پر خوف ہے رستہ طریقت کا
قدم اپنا سمجھہ اور سوچکر سرور یہان رکھنا

جب نہ تھا یہہ عالم ایجاد کیا موجود تھا
پردہ دار پردہ وحدت خدا موجود تھا

صفحۂ ایجاد پر جاری نہ تھا جسدم قلم
سب کا نقشہ لوح قدرت پر لکھا موجود تھا

سب کے آنیسے یہان پہلے تھا جانان کا ظہور
دل نہ تھا موجود لیکن دلربا موجود تھا

جبتک ان فانی مکانونمین ہا انسان مکین — ہر گھڑی ہیک اجل بہر پر گھڑا موجود تہا

ساتہہ کیا لیجائیگا جب جائیگا ای بیخبر — آیا تہا جو وقت تیری پاس کیا موجود تہا

کیون نکی آنکہ حاضر و ناظر پہ انسان کی نظر — کیون ندیکہا اُسکو جو ہر ایکجا موجود تہا

کیون نہ پایا فیض عرفان اُسنے اپنی ذات سے — جسکے خود گہر مین یہ گنج بے بہا موجود تہا

آدمی کو ملگیا اس عالم ایجاد مین — پہلے جو مقسوم مین اُسکی لکہا موجود تہا

چہپکے ای عاصی کئی کسو سطی تو نے گناہ — جب خدا تیری مقابل دیکہتا موجود تہا

ابتدا مین یاد حق سی جسنے پائی لذتین — انتہا تک بر زبان اُسکے مزا موجود تہا

روز چہپ چہپ کر تجھے غارت یہی کرتا رہا
چور جو گھر مین تیرے سرور چہپا موجود تہا

موحد بنکے ہی وحدت کا جسنی مدعا پایا — اُسی بندہ نی پائی ہی خدائی اور خدا پایا

بہلے لوگونکی جسنے پہی صحبت کا مزا پایا — بہلائی کی اُسی نے چکہی لذت اور مزا پایا

بڑا پایا جسنے پایہ عاجزی و خاکساری کا — بڑا رتبہ اُسی نے حق سے پایا اور بڑا پایہ

قدم سر سے بنا کر جو براہ جستجو دوڑا — سراغ اُسنے نکالا اور حق کا اور پتا پایا

خدا پایا نہین گر بندہ نادان نے دنیا مین — اگر پایہ شہنشاہی کا پایا ہی تو کیا پایا

بلند اتنا ہی پایہ بارگاہ لا یزالی کا — ملا پایہ سی جسکے عرش کو معراج کا پایہ

مقطع

بشہراہ طریقت جسنے کامل رہنما پایا — اُسی نی منزل صدق و صفا کا راستہ پایا

حقیقت کی حقیقت کسطرح ظاہر کری کوئی — یہان آکر وہ خود گم ہوگیا جسنے پتا پایا

خدا جان جسنی کی ہی خود بخود اُسکو ملا جانان — خوشی شی ہو دیا دل جسنے اُسنے دلربا پایا

کھلی آغاز اور انجام کی کس پر ہی ماہیت
بھلا ہی کسنے آس کی انتہا کا انتہا پایا

نظر دوڑائی اور دنیا میں دیکھا چار سو جہنے
مگر اُس ایک کا ثانی نہ کوئی دوسرا پایا

جھکا کر سر بدرگاہ الٰہی کی دعا جس دم
وہین سرور نے دروازہ اجابت کا کھلا پایا

نکر اندیشہ امروز و فردا
کہ ہے ہر وقت مولیٰ دینے والا

ہمیشہ اپنے خالق سے مدد مانگ
بہر حال و بہر وقت و بہر جا

ذرا کھول آنکھین تا تجکو نظر آئے
خدا کی خلق مین خالق کا جلوہ

اطاعت مین سدا رکھہ پست گردن
کہ ہو دونو جہان مین بول بالا

کبھی بندہ کی ملکیت نہین ہے
حقیقت مین یہہ ملک و مال دنیا

بھر خانہ بھرا کرتی ہے دولت
کہین پورا نہین اُسکا ٹھکانا

سمجھہ لیتے ہین لیکن بعض نادان
اسے ناحق بھی ملک و مال اپنا

جو حق کے حکم سے گردن نہ پھیرے
وہی اچھا ہے ہر بندہ سے بندہ

کبھی وہ ہو قیام بندگی مین
کبھی جھک جھک کرے عشاق کا سجدہ

بدرگاہ خدا پھیلائے رکھے
بشکلِ بندگان دستِ تمنا

نہ چھوٹا مرگ کے پنجہ سے رستم
نہ افریدون نہ اسکندر نہ دارا

کوئی پہنچا نہین اُس گھر سے پیغام
نہ پھر جا کر کوئی آیا دوبارا

رہو ہر وقت مشغولِ عبادت
پکڑ عادت تسبیح و مصلّے

کہ نہ آجائین جب اپنے تجھے یاد
بہت افسوس کر اے مرد دانا

بہت سا رو بشکلِ ابر گریان
بہا آنکھون سے پانی مثل دریا

ب	کوئی بندہ نہیں سرور تیرا دوست وگر ہے تو فقط مولی ہی مولی	ردیف

ذرہ شو تا نسبتے حاصل کنی با آفتاب ❊ خاک رہ شو تا برندت از زمین تا آفتاب

باش اندر سجدۂ تسلیم خم مثل ہلال ❊ در دو ہفتہ تا شوی چشمت سراپا آفتاب

در طلب شو طالب یکرنگ یا مطلوب باش ❊ قطرہ شو یا بحر جوشان ذرہ شو یا آفتاب

توبہ کن توبہ پشیمان شو کہ این در بستہ نیست ❊ تا نگردد از رہ مغرب ہویدا آفتاب

بیشمار انوار لطف مہربان جزو و کل ❊ پرتو افگن گردد از یک لمعہ صد آفتاب

ہست نور قدرتش روشن بہر پست و بلند ❊ مینماید چہرۂ تابان زہر جا آفتاب

دور کن از مطلع اصاف خود گرد و غبار ❊ جلوہ گر گردد بچشم روشنت تا آفتاب

	سرور اتحریر حمد ایزدی کار تو نیست خود تو میدانی چہ نسبت ذرہ را با آفتاب	

حاضر و ناظر ہی وہ خلاق اکبر روز و شب ❊ ہر گہڑی ہر وقت ہر دم ہر زمان ہر روز و شب

مثل جان جزو و بدن ہی ہر گہڑی وہ جان جان ❊ مثل دل ہی در بغل سب کے وہ دلبر روز و شب

چہرہ دکہلاتا ہی وہ ہر طالب دیدار کو ❊ چاند بنکر اور کبہی خورشید بنکر روز و شب

جا بجا ہی پرتو افگن آفتاب معرفت ❊ ہر طرف نور الٰہی ہی منور روز و شب

جاری ہی آٹہون پہر سے یا لطف سرمدی ❊ ابر فیض ایزدی ہی سایہ گستر روز و شب

ہر جگہہ اُس یار ہرجائی کا رہتا ہی قیام ❊ پست و چپ زیر و بالا باہر اندر روز و شب

تازہ تازہ رنگتین بدلا رہتا ہے مدام ❊ اس چمن زار جہان مین وہ گل تر روز و شب

بندگان ذات مولی سالکان راہ حق ❊ ذکر سے غافل نہین ہین تمہ مین دم بہر روز و شب

رزق دیتا ہی وہی روزی رسان شام و سحر — سبکی لیتا ہی خبر وہ بندہ پرور روز و شب

بادشاہان زمانہ مالکان مملکت — سب کہڑی رہتی ہین سائل اُسکے در پر روز و شب

حضرت حاجت روا کا ہر گدا محتاج ہی — ہین فقیر اُس باب دولت کی تونگر روز و شب

روز و شب پہیلا بدرگاہِ خدا دستِ نیاز
بندگی کر سر جہکا کر حق کی سرور روز و شب

جب اُکہڑ جاوی چمن سی آشیان عندلیب — پہر کہان جز لامکان ہوگا مکان عندلیب

گل کو لیجایگا جب گلبن سی گلچین توڑ کے — ساتھ ہی لٹکی ہوئی جائیگی جان عندلیب

خاک اُڑ جائیگی جب اس خاکدی بنیاد کی — پہر کہان سی جائیگا باقی نشان عندلیب

گل کا گل ہو جائیگا گلزار سی جسدن چراغ — اُس کہڑی ہو ویگا ہر داغ نہان عندلیب

روئیگی کیونکر نہ گل کی یاد مین وقتِ خزان — ابر کی مانند چشم خونفشان عندلیب

مطلع

ہم ہی صف گل ہین سو ن ہمداستان عندلیب — گر زبان اپنی ہی ہنجای زبانِ عندلیب

سارے چپ ہو جائینگے آخر کو مرغان چمن — کوئی دن ہی نالۂ قمری فغان عندلیب

الو بولینگی جہان اب بولتی ہین بلبلین — زاغ کا مسکن بنیگا آشیان عندلیب

جسم سی بلبل کے جائیگی نہ مین گلشن کی بو — خاک کہا جای نہ جبتک استخوان عندلیب

گزرا موسم گل ہی گلشن کے سبہی مرجہا گئے — رہ گیا باقی زبان پر داستان عندلیب

موسم گل تک فقط اس بوستان دہر مین — ہی یہہ فخر و اقتدار و غرور شان عندلیب

ہمزبانی گل سے ہی سرور اگر مطلوب ہی
عاشقون سے سیکہہ لے اول زبان عندلیب

ہے کیون بندہ پابند غم روز و شب
ہے رنجیدہ دل کسلئے بے سبب

سنور جاتے ہین کام بندگی سب
ہوا کرتا ہے اسپہ جب فضل رب

خدا پر نہ شاکر ہو یہ خاکسار
غضب ہے غضب ہے غضب ہے غضب

کبھی ہے وہ خورسند غمگین کبھی
ہے انسان کی دنیا مین حالت عجب

ہین تیری کمائی کے دن آجکل
تیری بہتری کا زمانہ ہے اب

نہوگا اگر آج ہشیار تو
تو پہر خواب غفلت سے اٹہیگا کب

تو مرتا ہے دنیا پہ کیون اسقدر
اٹہاتا ہے کیون بار رنج و تعب

دم آخرین سخت پچہتائیگا
سفر کرکے جائیگا دنیا سے جب

تیری سود و بہبود کیواسطے
مسبب ہے کرتا پیدا سبب

بنایا ہے بندہ خدا نے تجہے
سکہائی ہین اپنی عبادت کے ڈہب

ہے اب وقت کرلے جو کرنا ہے کام
یہان سے گیا جب پہر آئیگا کب

زمانہ مین آ ساری خلقت سے پیش
باکرام و اعزاز و خلق و ادب

ردیف ت

عمل کا شرف حق کو منظور ہے
نہ پوچھیگا پہر وہ حسب اور نسب

آنکہین کہول اور دیکہہ روشن ہر طرف انوار ذات
جنکے بینا دیدۂ باطن سے کر دیدار ذات

جلوہ گر ہے ذات کا جلوہ بہستان جہان
ذات کے گلشن مین ہے پہولی ہوئی گلزار ذات

محو حسن ذات حق ہر عندلیب زار ہے
چہرۂ ہر گل ہے ہین پرتو فگن انوار ذات

ہر صفت ہے مظہر نور صفات ایزدی
ظاہر ہوتا ہے ہر اک اظہار سے اظہار ذات

کون ملا یعقل بہلا منکر صفات حق سے ہے
کونسا بد ذات کرتا ہے بہلا انکار ذات

دلکو کرے مظہر فیض صفاتِ ذاتِ حق
اپنی سینے کو بنا گنجینۂ اسرار ذات

مطلع

پہولتی پہلتی رہینگی حشر تک گلزار ذات
ہی شگفتہ تا قیامت گلشنِ بیخار ذات

تیری صورت ہی مصور کی نمایان شکل ہے
ہی عیان خود تیری اپنی ذات مین آثار ذات

ذاتِ حق کا قرب ای سرور اگر مطلوب ہے
چہوڑ دی سب دعوی قومیت کی او تکرار ذات

ہی چار و طرف جلوہ گر اُسکی صورت
اِدہر اُسکی صورت اُدہر اُسکی صورت

ہی شام اُسکی صورت سحر اُسکی صورت
یہہ دونو ہین شمس و قمر اُسکی صورت

وہ صورت کے پابند رہتی نہین ہین
جو رکہتے ہین پر نظر اُسکی صورت

اُبہار رکہا ہی ہر جگہہ اُسکا نقشہ
کہنچی رکہی ہی سب کے گہر اُسکی صورت

اُسی کی بہار اور اُسکی خزان ہے
ہی ہر نیک و بد خشک و تر اُسکی صورت

کوئی سمت بہی اُس سے خالی نہین ہے
نمایان ہی دیکہو جدہر اُسکی صورت

جو ارباب بینش ہین وہ دیکہتے ہین
منقش ہی ہر دا دو در اُسکی صورت

اگر دیدہ دل سے اُٹہہ جای پردہ
پہر صورت آئے نظر اُسکی صورت

یہہ چہپ جائینگی صورتین جسقدر ہین
رہیگی نہ باقی مگر اُسکی صورت

اُنہی کی شکل ہی ساری ملتی ہین شکلین
یہہ ہین صورتین سر بسر اُسکی صورت

ذرا دیکہہ سرور کہ تجہکو نظر آئے
چہپ و راست زیر و زبر اُسکی صورت

بدلتے رہتے ہین دنیا کے حالات
کبہی دن جلوہ دیتا ہے کبہی رات

بغیر از مرگ حاصل زندگی سے | نہو گا کچھہ بہی اے مردِ نکو ذات
مزا حاصل ہے کیا دنیا سے تجھکو | کہ اسکی محض بے لذت ہین لذات
اُٹھا مت رنج و تکلیف اسکی خاطر | کہ کٹ جائین خوشی سے تیری اوقات
نکر اسمین تلاش آبِ حیوان | کہ ہے اس فیض سے خالی ظلمات
رہِ حق پر اگر چلنا ہے منظور | قدم رکھیو با استحکام و اثبات
لکھا ہے ایک ہی وحدت کا مضمون | بانجیل و بہ فرقان و بتوریت
فقط اخلاص دل سے بندگی کر | کہ منظورِ خدا ہون تیری خدمات
خدا کے واسطے فی الفور ہوجا | الگ دنیا کے سب بیکار کرلات
تصور دور کر دے اسکا دل سے | بدل ڈال اپنے سب بیجا خیالات
اُٹھا بیجا بیگا کیا اپنے سر پر | یہہ گنج و مال و عالیشان عمارات

غزل ایک اور بہی لکھہ ایسی سرو
کہ ورد انکے رہین تیرے خیالات

جو کچھ کالا ہی سب کر دے بخیرات | کہ آئندہ کہلے بابِ فتوحات
نفی اثبات کا ہر وقت کر ذکر | نہ لا جز ذکر کوئی بر زبان بات
نکوئی کرنے مین مانند جامی | تعجل کن کہ فی التاخیر آفات
کیا کر بندگی اپنے خدا کی | بہر حالت کبھی دن اور کبھی رات
خلافِ حکم کوئی بات مت کر | بگاڑ ای نیک خو مت اپنی عادات
ہے بیجا کہیل تیری زندگی کا | کہ اس بازی مین آخر آئیگی مات
نکر اس زندگانی پر بہروسا | کہ ہے اسکو تفاوت پانچ یا سات

محبت کچھہ نہ کہہ ان دوستون سے
کہ ہی بیفائدہ انکی ملاقات

تیری گہر مین فقط مطلب کی خاطر
ہوا کرتے ہین سب حاضر یہہ حضرات

تیری دلکو لبہانے کر لئے ہین
یہ تعظیم و یہ تکریم و مدارات

نکل جائیگا جب مطلب دوبارہ
نہ آئینگے نظر یہ بیوفا ذات

رہے بستانِ دل سرسبز سرور
جہڑی باندہے اگر آنکہونکی برسات

تو پہلے آئینۂ دلکی کر صفا صورت
کہ صاف تجھکو دکہائی وہ دلربا صورت

ابہی سی بگڑی ہوئی اپنی تو بنا صورت
خدا کو جاکے دکہائیگا ورنہ کیا صورت

اجل کی پردہ مین جب لیگا تو چہپا صورت
نہ یار دیکہیگا تیری نہ آشنا صورت

ہمیشہ کہنا طلبگار طالبان معنی کی
کبہی نہ عاشقِ صورت کی دیکہنا صورت

پلٹ گیا تیرا کیونکر وہ خوشنما نقشہ
بدل کے نکلی ہے کیونکر یہ بدنما صورت

تو بخشا جائیگا کس طور سے خدا جانے
تیری ہالی کی نکلیگی دیکہین کیا صورت

تو بندہ ہوکے نہین حق کی بندگی کرتا
ذرا تو شرم کر ای مرد بیحیا صورت

کر ایسی پہلے سی اصلاح اپنی صورت کی
بگڑ نہ جای کہین تیری انتہا صورت

وہ ایک جلوہ وحدت ہی جلوہ گر گہر گہر
دکہاتی ایک ہی صورت ہی جابجا صورت

وجود خلق ہی خالق کا عین نقشہ ہے
دکہاتا اپنی خدائی سی ہی خدا صورت

بغیر خاک نظر آئیگا نہ کچھہ سرور
تو اپنی غور سے دیکہیگا گر ذرا صورت

دوستی مین تجھکو دیسکتی ہین کیا آرام دوست
صبح بنجاتی ہین جو دشمن تیری اور شام دوست

ہان فرمان ای مسلمان ورگزر کفر و نفاق
جھک گئے کر تسلیم ای مرد خدا اسلام دوست

نیک سی بدسی دوستی اپنی بڑا ای صلح کل
خاص بہی جس سی تیری غمخوار ہون اور عام دوست

دوستی نیکونکی تجھکو نیکوئی پہنچائیگی
صحبت بد سی بدی تو لیگا بدنام دوست

مرد بنکر زاد راہ آخرت پہنچا بہم
جتنی ہو سکتی ہی کر محنت نہ بن آرام دوست

ہوگا تو جس وقت ساری دوستونسی نا اُمید
ایسی وقت بیکسی مین ہوگا حق انجام دوست

منہ دکھائیگی نہ پہر برسون تلک بہی دیکھنا
آج ہین عید ستمین خاطر جتنی صبح و شام دوست

چھوڑ دو ای دوستو ان دوستونکی دوستی
بس سمجھہ تو ایک محبوب ازل کا نام دوست

یار ہی کیا یار جو اپنی غرض کا یار ہے
دوستونسی دوست مطلب دوست ہی کس کام دوست

دشمن جان ہین حقیقت مین بدنیا ہر دنی
پختہ مغزان محبت کے لئی یہہ خام دوست

چار دن کی دوستی رکھی بھلا کس دوست سے
دوستو کسکو بتائے سرور گمنام دوست

ردیف ث

نہ چھوڑ اپنا کوئی ترکہ کسیکو مت بنا وارث
بجز ذات الٰہی اپنا مت رکھہ دوسرا وارث

اُدہر چلدیگا تو ای بیخبر سب چھوڑ کر ترکہ
اِدہر قایم کرینگی اپنی دعوی جابجا وارث

کئی برسونمین جو تو نی کیا ہی جمع گنجینہ
وہ سب لیجائینگی بس ایکدم بہر مین اُڑا وارث

نکل جاتو نہ جب تیری گیا یہہ تخت و دولت
نہین امید کچھہ اُس سی تجھی پہنچائیگا وارث

تو کیون کچھہ چھوڑتا ہی مال و زر اولاد کی خاطر
خدا خود اُسکو دیگا جو کوئی ہوگا تیرا وارث

مقطع

تیری مرنیکو سب ہین منتظر صبح و مسا وارث
اجل ٹہیری خدا سی چاہتی ہین اقربا وارث

کوئی رہنی نہ پایا گھر کا مالک ہے ارو دنیا مین
رہا باقی خدا والی خدا مالک خدا وارث

نہ ہنستا ہی نہ روتا ہی کوئی اُسکے جنازہ پر
سفر کرتا ہی جب مالک جہانسی مرد لا وارث

بنا کیا اگر یہہ وارث بنا یا ملک سلیمان کا
ہوا کیا گر یہہ نادان گنج قارونکا ہوا وارث

بہر حال اُسکو کیا حاصل ہوا ہی دار فانی مین
بہلا یہہ بندۂ ناچیز ہی کس چیز کا وارث

کسی کے بہی نہ قبضہ مین رہی دنیای دون مسرور
ہزار ون اسکے مالک بن چکی بے انتہا وارث

حق کے در پر یہ بہڑک جائی تو جائی مستغیث
داد حق کی داد سی پائی تو پائی مستغیث

بندہ حکام کے کیون پاس جائی مستغیث
جب کہلا دربار باری ہی ہر ہرائی مستغیث

ہی وہی مشکلکشا مشکلکشائی بندگان
ہی وہی حاجتروا حاجت روائی مستغیث

عجز سی جو انصاف ملتا ہی وہان مظلوم کو
عجز سی منظور ہوتی ہی دعائی مستغیث

آپ کہتا ہی عدالت حضرت پروردگار
مان لیتا ہی وہ حاکم التجائی مستغیث

مطلع

موم کر دیتا ہی پتہر کو عنائی مستغیث
جا پہنچتی ہین فلک تک نعرہائی مستغیث

مقتضای عدل ہو جب دعائی مستغیث
کیون نہ ہو حکم عدالت بر رضائی مستغیث

منہ سی بولے یا نبولے بندۂ اندوہناک
کون قدرت سی وہ سنتا ہی صدائی مستغیث

مستغیث اپنا پئی خون جگر جب تک پئے
کہائی غم مین بخت دل جبتک کہائی مستغیث

ذات باری سبکی سنتی ہین برابر [illegible]
کیونکہ اُس درگاہ سی محروم جائی مستغیث

از ازل اپنا ستمدیدہ کہی [illegible] سے بیان
اپنی حالت کسی سمجھہ جا کر سنائی مستغیث

ردیف ج

کر سکے کیونکر زبان سے حال اپنا [illegible] بیان
بند زنجیرون مین ہو جب تک زبانی مستغیث

رات دن شام و سحر آئیگا تیری کام سچ
چاند سورج کیطرح روشن کریگا نام سچ

حق کا بندہ ہی اگر کہہ ہر گہڑی حق پر نظر
جہوٹہہ کا آخر ہی جہوٹہہ اور سچ کا ہی انجام سچ

اپنی پایہ سے نہین گرتا ہے سچا آدمی
راستباز کی لئے پورا ہی استحکام سچ

سربسر سچ ہین فرمان خداوند کریم
سچے دلسے مان جو نازل ہی جو احکام سچ

میٹہی ہو گی تیری ہر اک بات مانند نبات
راستگو بنکر اگر بولیگا صبح و شام سچ

مطلع

مرد کا زیور کہا جاتا ہی یہ اسلام سچ
کفر مومن کے دور کردیتا ہی سب الزام سچ

جہوٹہی یہ دنیا ہی اور جہوٹہی ہین سب دنیا کی دوست
رہتا ہی باقی فقط تو ذات خدا کا نام سچ

سچا بنکر زبان اپنی سی وہ سچا کلام
صدق دلسی جان لین سب جسکو خاص و عام سچ

جسکو سچ رکہیگا منہ کیا قیامت سرخرو
کہہ دو ہر کام کے لئے پہنچائیگا آرام سچ

سچ کبہی کہلنی نہین دیتا ہی انکا اقتدار
مرد کو ہونے نہین دیتا کبہی بدنام سچ

آجکل کا وقت سرور کیسا نازک وقت ہی
وقت پر سب جہوٹہہ کے دیتا نہین ہر گام سچ

ہی مال و زر کا تیری گہر مین جمع جتنا گنج
وہ ایکدم مین اٹہا دی براہ مولی گنج

سپرد کرکی بچانا وہ مفت خورونکی
جو تونے رنج اٹہا کر کیا ہی پیدا گنج

کسیکی واسطی مت چہوڑ ایک خرمہرہ
اٹہالی باندہ کی سب اپنی ساتھ اپنا گنج

بنالی سینی کو حسن عمل کا گنجینہ
ہو کام آئی تیری وہ بدار عقبی گنج

سفر کی وقت بہر جا سو نظر رکہنا
مبادا چہین لیں قزاق تجہہ سی تیرا گنج

مبادا کام نہ آئی کسیکی تیرا مال
زمین مین دابا ہی بچائی وہ سارا گنج

وه بنده سچ سمجھتا ہی گنج قارون کو
خدا سے صبر و قناعت کا جسنے پایا گنج

وه فیض والی کی اپنی ذات سے جاری
که دونون کون مین تیرا رہی ہمیشه گنج

نه چور کا اسے غم ہی نه خوف رہزن کا
ہی گہر مین جسنے کیا جمع معرفت کا گنج

دیا ہی حق نے تجھے مال صرف کرنیکو
دبا کے رکھا ہی کسواسطے پہر اتنا گنج

تیرا خزانه یه پورا ہے آجکل قبضه
خدا کی راه په دی ڈال اپنا سارا گنج

تو کیسے مانگتا پہرتا ہی کوڑیان گہر گہر
که تیری گہر مین ہی موجود موتیون کا گنج

رہا کسیکے نہین پاس آجتک سرور
جو جمع کر گئے اسکندر اور دارا گنج

بڑہ گیا اس خاک کے پتلے کا کیون اتنا مزاج
چڑہ گیا اسپر ہی تا عرش برین اسکا مزاج

اپنی سکیه اسو مالمزاجی آگئی اس خاک مین
جسیسے اس بیمار کا ہی اسقدر بگڑا مزاج

اونچا اسپر سے مزاج اس بنده مملوک کا
عاجزون اور خاکسارونکا بہلا ہی کیا مزاج

اصل انسان ہی جو انسان حلیم الطبع ہوے
آدمی ہے آدمی ہی جسکا آہسته مزاج

پانی کا قطره تہا تو یا خاک یا گرد و غبار
جسپه اب پایا نہین جاتا تیرا اصلا مزاج

خلق سے کیون ایسا پیش آتا ہی کج خلقی کے ساتہ
سیدہے سادے بندون سے بہلا کہتا ہی کیون ٹیڑہا مزاج

ظاہر و باطن اگر صحت تجہی مطلوب ہے
گر درست اپنی طبیعت او سنوار اپنا مزاج

دوست تو دشمن نیک و بد سارے تیری شاکر رہون
بد مزاجی سے بہرا ہو اگر تیرا مزاج

اسنے کیا بہتر ہی گر دنیا مین حاصل ہے تجہے
اچھا خلق اچھی طبیعت اچھی خو اچھا مزاج

خاک سے نکلا ہی تو پہر خاک مین چہپ جائیگا
اسقدر ہی کس بہروسے په تیرا اونچا مزاج

اپنے پایه سے تجاوز سرورا ہرگز نہو

رکھہ سدا اپنا بحد اعتدال ایسا مزاج

پہلے بہی تجہہ سے بہت تہے اہل تاج
سرزمین کا جنکو ملتا تہا خراج

آخرالامر اس جہان سے چلدیٔ
چہوڑکر سونے کے تاج اور تخت عاج

آجتک سوتے ہین وہ زیرزمین
جنکا تہا عرش معلی پر فراج

بدمزاجی سے نہین چارہ کوئی
یہہ مرض ہے فی الحقیقت لا علاج

گزرا جاتا ہے تیری محنت کا وقت
کل کو جو کرنا ہے کرلے کام آج

سر جہکانے مین تجہے ای خاکزاد
کیسی عار اور کیسی شرم اور کیسی لاج

سنا تہہ لیجائیگا دنیا سے نہین
جہکہ سلطان سلطنت اور راجہ راج

پہر انسان اسکی خاطر کیون ملول
رکہے کیون اس بیوفا کی احتیاج

ہر ین کر کام جو کرنیکا ہے
مرد حق ہوکر نہین زر کا محتاج

ہے مرض مہلک ہوا و حرص کا
کر علاج اسکا ابہی سے کر علاج

دم بدم جبتک رہے مت جا بیو
دوستون کے پاس لیکر احتیاج

مرد روشندل بنور ایزدی
دین اور دنیا مین ہی روشن سراج

ردیف	صدق دل سے مان لے اُس بات کو سرورا ہو شرع مین جسکا رواج	ح

پکار خالقِ اکبر کے نام کی تسبیح
کہ سن لین عرش پہ سبوحیان تیری تسبیح

فرشتہ بنکے بسجرخ برین پہنچ جای
کرے زمین پہ اگر کوئی آدمی تسبیح

خدا کے ذکر مین مشغول صبح و شام رہو
کرو اُسکے نام کی ہر وقت ہر گہڑی تسبیح

جناب باری کو کر یاد بار بار مدام
پکڑ کے ہاتہہ مین سمرن کبہی تو کبہی تسبیح

دم اخیر تلک گر عبادت مولیٰ
سمجھ لے زندگی میں اپنی زندگی تسبیح

فلک پہ سارے ملک کرتے ہیں خدا کا ذکر
زمین پہ پڑھتا ہی ہر ایک آدمی تسبیح

پڑھو اپنے سینے میں سبحان ربی الاعلیٰ
کہو یہ صفحۂ دل پر لکھی ہوئی تسبیح

کبھی زبان سے نفی بول اور کبھی اثبات
کبھی پکار تو تہلیل اور کبھی تسبیح

خدا کی یاد میں ہیں دام و دد وحوش و طیور
اسی کے کہتے ہیں ورد زبان سبھی تسبیح

فریب و مکر کا ہرگز جہان نہ سمجھا دہ
نہ باندھ لوگوں کے دکھلانے کو بڑی تسبیح

ہزار دانہ کی تسبیح کیا ضرورت ہے
بنا لے انگلیوں کی وقت بندگی تسبیح

بسلک نظم پرو لے نئے گہر سرور
بنا لے موتیوں کی حمد ایزدی تسبیح

دیدہ بکشا و چشم دل بین اظہار روح
تا در جلوہ بنور دیدہ ات دیدار روح

آب پاشی کن چو ابر از دیدہ گریان خویش
تا شود خندان بستان جنت گلزار روح

کے شود نفع از اطبائی زبان آزار جان
از مسیحا کے شفا حاصل کند بیمار روح

برفکن از دوش انبار تعلق ای عزیز
تا نگردد بار جسمت باعث آزار روح

مطلع

خانہ تاریک دل کن روشن از انوار روح
سینہ را گنجینہ پر کن از اسرار روح

کن بسود اے محبت روز و شب سوداگری
تا بماند گرم در شہر تنت بازار روح

نہ قدم بیرون ز خارستان تن ای عندلیب
کن نظر در لالہ زار گلشن بیخار روح

شمع رخ روشن کن و دل ز نور معرفت
تا شود خاک وجودت مطلع انوار روح

عرشیان در گریہ و روحانیان در حیرت اند
از صدای نغمہ جانسوز موسیقار روح

[illegible] تعالی چون شود منکر وجود اش ... شد از ین دعوی جو در روز الست اقرار روح

رو [illegible] ناجز را مکن در بند عصیان مبتلا
رحم [illegible] خدا صدقہ محمد بحال زار روح

کر [illegible] وحدت کی کوئی [illegible] ... ہی جسکی واحد مطلق ہی جانتا تشریح

تو [illegible] احد کی ہزار [illegible] ... الگ الگ ہین مضامین جدا جدا تشریح

وہ [illegible] مطلق ہی جسکی [illegible] ... اسی سبب سے نہ اسکی آجتک صفا تشریح

[illegible] ہین بیان اسکی ... لا اسکی کوئی موحد کری ذرا تشریح

[illegible] خدا کی [illegible] ... لکھیگا کیا کوئی تفصیل اسکی یا تشریح

[illegible] وہ بات کیا بیان [illegible] ... غریب وار ہو جس بات کی خدا تشریح

[illegible] سر [illegible] امن ... زبان خامہ نہ ہرگز اسمین کیا بہلا تشریح

[illegible] محبت کی [illegible] ... کسکو حالت باطن کی ہی سنا تشریح

[illegible] تفصیل [illegible] ... ہی جسکی کی گئی قرآن مین جا بجا تشریح

[illegible] زبان [illegible] ... نبی مین آ کے گئی اسکی ذرا ذرا تشریح

بروز حشر تیرا [illegible] نامہ ای [illegible]
تیری [illegible] کی [illegible] تجھے سنا تشریح

[illegible] دعا کرتے ہین [illegible] صالح ... قوت جسم راحت ارواح

[illegible] سب کو خیر و خوبی سے ... کہ سبھی خلق [illegible]

[illegible] سب بندگی [illegible] ... سجدہ کر ہر جہہ کا تمام [illegible]

[illegible] حق سے اپنی تقصیرین ... رو ہمیشہ بزاری و الحاح

بعد اذان دیکھہ عمر کی حالت | پہلے کر اپنے حال کی اصلاح
نفسِ سرکش کی جنگ کی خاطر | گر تو مرد خدا ہے باندہ سلاح
مارتا ہے اگر اسیکو مار | شرع مین بہی ہی جسکا خون مباح
جسم کو بندگی مین کہہ مشغول | کہ خدا بخشے تیری روح کو راح
زال دنیا کے ہوتے ہتہی مین | روز لاکہون طلاق اور نکاح
دیکہہ بچ اسسے بچ سکے جتنا | ہی تیرے واسطے یہی افلاح
پہنچے نور آ بمنزلِ مقصود | ہو اگر رہرو طریق صلاح
دیکہہ گر تیری انکہین دفن مین | ملک ملکوت و عالم ارواح

ردیف خ

اپنے فضل و کرم سی عمر کو پر
کہلا رکہہ باب فتح یا فتاح

بہلائی کرنے کسی نے کہ آچکی تاریخ | بہلا زمانہ بہلے دن ہین اور بہلی تاریخ
برائے وقتون کی برباد ہو چکی تاریخ | نئے زمانہ کی ہے آجکل نئی تاریخ
بخیر و خوبی زمانہ سی جب تو چلدیکا | مبارک آئیگی دیکہین وہ کونسی تاریخ
بہری ہین ذکر سے جنکے ہزارون تاریخین | کہان گم کہائی وہ دنیا مین آچکی تاریخ
نشان نہ وارا کے دفتر کا آج ملتا ہی | نہ پائی جاتی ہی کوئی سکندری تاریخ

مقطع

جہان مین آیا تہا تو بہلی بہی کسی تاریخ | یہان سی جانے کی بہی کوئی آئیگی تاریخ
ہمیشہ کرنیکا ہی کام حق کی بندگی کا | تم اسکے واسطے ٹہراؤ مت کوئی تاریخ
خدا ہی جانے کہ کس روز مرگ آپہنچے | کہ اسکی کوئی نہین ہی مقرری تاریخ

گزرتے جاتے ہین دن جتنے زندگانی کے
بوقت شام پہلا کس سے مانگیگا اجرت

کم ہوتی جاتی ہی ہر روز عمر کی تاریخ
لکھے بیٹھہ کے جسکی گزر گئی تاریخ

لکھی ہین تونے بہت سی کتابین ای سرور
کوئی ہے حمد کوئی نعت اور کوئی تاریخ

بازیان تازہ دکہاتا ہی مجہے ہر بار چرخ
ہر گہڑی ہر وقت ہر دم روز و شب صبح و مسا
تارا چمکتا ہی دولت کا کسیکے واسطے
الٹیان چلتا ہی چالین وہ رقیب گرد دون
ابر فیض حق اگر برسے زمین پر ایک بار
بندگی مین گردنِ گردون بھی جب جہک گئی
یہہ گرفتار شکم دو روٹیون کیواسطے
بیوفا نا آشنا دنیا ہی کسکی آشنا
گردشِ گردون سے کیون ہر دم ڈہونڈتا ہی تو
لائیگا اک روز چکر مین تجہے گردش دوران

جبتک ہے دور مین ہر روز و شب دوّار چرخ
رنگتین کرتا ہی دنیا مین نئی اظہار چرخ
اور دکہاتا ہی کسیکو ظلمت ادبار چرخ
ٹہوکری کہاتا ہی ہمیشہ چرخ کجرفتار چرخ
خار سے پیدا کرے سو گلشن بیخار چرخ
ہو گیا نورِ خدا سے مطلع الانوار چرخ
کہاتا ہی مثلِ مہ و خور پہر گلی بازار چرخ
دوست کسکا ہی زمانہ اور ہی کسکا یار چرخ
جب ہین دنیا مین تیری کام کی مختار چرخ
ہوگا تیرے چرخ دینے کے لئی تیار چرخ

بار دنیا سر پہ ای سرور اٹہا بیٹہا ہے تو
آنجائے اس سے پر سو مین تیری ای نادان چرخ

کسقدر رکہتا ہی اپنا حوصلہ انسان فراخ
کے صابر تہوڑی سی لقمون سے بہر لینا شکم
ہت تنگی سی دیتے ہین وہ ہی وقتِ اخیر

کسقدر اس مرد کی ہمت کا ہی دامان فراخ
پیٹ کو کہتا نہ اپنا بندہ نادان فراخ
جنکے دنیا مین محل اونچے ہین دالان فراخ

تھوڑا دو بڑا ای جسے جی چاہتا ہی اے دل
معرفت کا ہی کھلا دروازہ اور میدان فراخ

گلشن دنیا مین کسکس گل کو دیکھی عندلیب
حوصلہ اسکا ہی از بس تنگ اور بستہ فراخ

بخشی وسعت ہی محبت کو خدا نے کسقدر
حق نے کیا پیدا کیا ہی دامن احسان فراخ

بارگاہ ذات ربانی مین تنگی کچھہ نہین
آنیوالون کے لئے ہی دیدہ گہہ جانان فراخ

رونا دہونا تنگ دستی مین عبث ہی دوستو
روزی کر سکتے نہین یہ دیدہ گریان فراخ

سب سے اعلی چاہئی رکھین دلیری اہل دل
سب سے بڑہکر چاہئی ہو ہمت مردان فراخ

چاہئی روئی زمین پر پنجہ دست سخی
ہو بشکل دامن ابر گہرافشان فراخ

سمرو راست ہو بوقت تنگ دستی تنگدل
ہاتھہ کر دینگے تیرا شاہنشہ جیلان فراخ

بندہ ہو کر اگر ہو تو گستاخ
لوگ اسپہ کرینگے تجھکو مزاخ

بند کر جتنے تیری سینے مین
ڈال رکھے ہین حرص نے سوراخ

گلشن دہر کتنا چوڑا ہے
باغ دنیا ہے کیسا باغ فراخ

تختے تختے پہ جلوہ گر ہین پھول
نغمہ زن بلبلین ہین شاخ بشاخ

کیون بڑہا لیگیا ہی کاخ اپنا
آسمان تک یہ بندہ گستاخ

تھوڑا سا انقلاب جب ہوگا
خاک بن جائیگا پلٹ کر کاخ

موت آئی تو بھاگنی کے لئے
کونسا بندہ ڈہونڈیگا سوراخ

سایہ گستر بشکل طوبی ہین
شجر معرفت کی ہر ہر شاخ

تنگ تنگی مین مت ہوا ای سمرو
مانگ اپنے خدا سے رزق فراخ

ردیف د

ہوا و حرص کا جبتک توڑین بسم پیوند ‎ خدا سے کسطرح جوڑینگے یک قلم پیوند

کبھی اکھڑ نہین سکتا قیام عالم تک ‎ خدا سے جسکا عزیزو کیا ہے جم پیوند

پہرا تا جاتا ہے دنیا کا بندہ سالک ‎ بشاہراہ طریقت قدم قدم پیوند

نہ ٹوٹتا ہے نہ ٹوٹا تھا اور نہ ٹوٹیگا ‎ ہے سخت رشتہ محبت کا اور ستم پیوند

خدا نے باندہ دیا تھا وجود عنصری کا ‎ ازل کے روز بسر رشتہ عدم پیوند

ہم آج رکھتے ہین کیون عار خاکساری سے ‎ کہ ہونگے خاک سے آخر کو جا کے ہم پیوند

ذرا نا دیکھنا نہار دام دنیا مین ‎ پہڑا ہی لینا جو ہوا سے بیش و کم پیوند

بلا پہ اور بلا کیون بڑہاتے جاتے ہو ‎ لگاتے جاتے ہو کیون یار ہم پہ غم پیوند

بنا کے بیکو نہ دیجیے اپنا ہمرشتہ ‎ سمجھ کے جیکو نہ ہرگز نہ اپنا ہم پیوند

خجل ہی جائینگی اپنا [illegible] ہو کی بوسیدہ ‎ ہین تیری جوڑ ون کے آستین خشتہ [illegible] پیوند

غزل

بہروسا دنیا سے پیوند پر کہہ خسرو
کہ ہوتے جاتے ہین میلے پہ دمبدم پیوند

فارسی

ہر چہ خواہد میکند خلاق اکبر نیک و بد ‎ ہست در دست خدا کے بندہ پرور نیک و بد

مسلم و کافر نہند گردن بخاک بندگی ‎ ماندہ بر محراب تسلیمش نگون سر نیک و بد

باروان ابر کرم شرقت بر پست و بلند ‎ ہست خورشید عنایت جلوہ گر بر نیک و بد

حصہ می یابد ز خوان نعمتش ہر مار و مور ‎ میخورد ہر روز و شب وزی برابر نیک و بد

جا بجا لرزان و ترسان ہست از رعبش جہان ‎ ہست از قہرش ہراسان ہر زبان ہر نیک و بد

نیک و بد امیدوار از فضل و احسان خداست ‎ سوی او دارد نظر با دیدۂ تر نیک و بد

غور کن در حالت خورد و کلان و جملہ عال ‎ کن بچشم عبرت ای نادان نظر در نیک و بد

در زمانہ روز و شب ظاہر سیاہ است و سپید — مینماید روی خود زین پردہ اکثر نیک و بد
تا توانی دوستی کن ترک با خلق جہان — زانکہ ہستا ز دوستانت طالب نیک و بد
فی الحقیقت مرجع خلق جہان ذات خداست — سوی حق دارد رجوع خود سراسر نیک و بد

بندہ را یارب عطا کن دیدۂ مردم شناس
تا شناسد ہر زمان انور سرور نیک و بد

جو خود ہی بندہ محتاج اسسے کیا امید — خدا کی ذات پہ رکھہ بندۂ خدا امید
ہی طالبان حقیقت کی پیشوا امید — ہی سالکان طریقت کی رہنما امید
نہ دوستی کی ہے دنیا سے ابتدا امید — نہ ہی وفا کی زمانہ سے انتہا امید
ہزارون ہمنشین بندۂ خدا سے رکہتا ہے — ہی حق کی ذات پہ اسکو ہزار ہا امید
دم آزما ہے نہ آئے نہ آئے کیا جانے — ہی کسکو زندگی کی اکدم بہلا امید
گناہگار ہزارون گناہ کرتے ہین — نہین ہین فضل خدا سے مگر وہ نا امید
جو آیا جانے کی خاطر ہی دار فانی مین — قیام کی نہ رکھے یہان ذرا امید
بغیر حسرت و افسوس نا امیدی کے — امیدوارونکو اسمین بہلا ہی کیا امید
وفا کی اہل زمانہ سے اس زمانہ مین — نہ ایک رکھے توقع نہ دوسرا امید
امید بندونکی مطلب برآوری کرتی ہی — دکہاتی سب کو ہی مطلب کا رستہ امید

بہروسا رکہیگا پورا اگر تو خالق پر
تیری بر آئیگی فی الفور سرور امید

وہی بندہ ہی بند غم سے آزاد — نہ رکھے جو کہ حب مال و اولاد
عیان وحدت سی ہی کثرت کا جلوہ — اسی واحد سی ہی لاکہون کی تعداد

وہ ہے شاہنشہ اقلیم ہستی — وہ ہے فرمانروای ملکِ ایجاد
خدا کے فیض سے پاتی ہیں سب فیض — ہی خلقت جسقدر ارواح و جماد
ہمیشہ دم بخود ہین اہل تسلیم — نہ زاری ہی نہ نالش ہی نہ فریاد

مطلع

رہیگا کب تلک یہ خانہ آباد — دھری پانی پہ ہی جس گھر کی بنیاد
خدا سے مانگ جو تو مانگتا ہے — کہ مل جای تجھے دولت خداداد
عزیزو نفس امارہ کو مارو — کرو قتل اسکو تو ربن کے جلاد
گرفتار غم دنیا نہونا — ملائک ہو جاو سب اور رہو شاد
نہو گر آدمی مین آدمیت — تو پھر کس کام کا یہ آدمی زاد
خوشی خالق کی گر تم چاہتے ہو — ہمیشہ رکھو اسکی خلق کو شاد
خدا کا دوست ہے حکم خدا سے — اگرچہ فاسق و فاجر ہو جواد

غزل اک اور بھی لکھہ اسطرح پر
کہ خوش ہون تجھسے مردان خدا یاد

غم دنیا مین ہو جائیگی برباد — تیزی یہ جان شیرین مثلِ فرہاد
نہو مغرور اتنا اور نکر فخر — بسابق عزتِ آبا و اجداد
وگر لایق ہے بیٹا ای ہنرمند — کرا اس عزت پہ عزت اور ایزاد
مجرد بن بشکلِ اہلِ تجرید — رہو فرد جہان مانند افراد
بوقتِ غم خدا پر رکھہ بھروسا — خدا سے وقت مشکل مانگ امداد
خدا کا ای مسلمان مان فرمان — پذیرا کر جو ہو خالق کا ارشاد

مقطع

خدا کے روبرو کر اپنے فریاد
کہ دے وہ داد گر فریاد کی داد

کہڑا باغ جہان مین جبتلک ہے
رہو آزاد مثلِ سرو آزاد

نہین ملنے کا تجھکو رزقِ مقسوم
زیادہ حد سے اور قسمت سے ایزاد

نہ بہول اپنے خدا کو مثلِ فرعون
نکر لوگون پہ شدت مثلِ شداد

اڑا نا حق نہ خاک اپنی کا خاکہ
ہوا دا آبرو ہو جائے برباد

بجھا مت دل سے سوز عشق کی آگ
یہہ لوہا گرم رکھہ مانند حداد

سبھی سے کیسے تہر اپنے دل کو
بنا سخت اپنا سینہ مثلِ فولاد

فقط ساکر جہان سے ہی میری دوست
بنا لے دوست مرزان خدا یاد

تیری دولت تیری وارث تیری بعد
بہت ہی جلد کر لیوینگی برباد

اٹھا یا اسکو لیجاینگے حکام
و یا کہا جاینگے سب بلکہ داماد

ردیف ذ

تیری حمد ایزدی سن سنکی سمرو
زمانہ بولتا ہے آفرین باد

ہے اُسی دام تعلق مین یہہ بندہ ماخوذ
باپ دادا بہی تہا جس پہندے مین اسکا ماخوذ

کیسا پابند طمع ہوگیا انسان طماع
حرص کے پنجہ مین ہے آدمی کیسا ماخوذ

گر تا دانہ پہ نہ گر بہول کے مرغ نادان
کیونکہ اس دام غم و رنج مین ہوتا ماخوذ

چہوٹ بہی جائے گر اس بند سے بندہ اک بار
اسکو کر لیتے ہین فی الفور دوبارا ماخوذ

ایسی آفت سے بہلا بچ سکے کیونکر انسان
جس مصیبت مین زمانہ ہے سراپا ماخوذ

کس مصیبت سے یہان آدمی دن کاٹتا ہے
کس گرفتاری مین رہتا ہے ہمیشہ ماخوذ

ہم نے پایا جسے دنیا مین مقید پایا ‌ ‌ فی الحقیقت جسے دیکھا ہی سو دیکھا ماخوذ

آدمی ہوتا اگر صاحبِ ہوش و ادراک ‌ ‌ محبسِ غم مین نہوتا کبھی ایسا ماخوذ

ایسا زنجیرِ تعلق مین نہوتا پابند ‌ ‌ ایسا زندانِ تفکر مین نہوتا ماخوذ

چھوٹنا پاؤگے جبتک کہ نہ دم جائیگا ‌ ‌ دامِ دنیا مین خبردار نہ ہونا ماخوذ

دیکھین کب نکلیگی سرور کے تن زار سے جان

دیکھین کب چھوٹیگا زندان سے بیچارا ماخوذ

نکرنا یہ لکھہ کے کاغذ اسقدر ای بیخبر کاغذ ‌ ‌ سیاہی خشک اگر نہین اتنی [illegible]

بنا کر جسکو سب اہلِ نظر تعویذِ جان کہین ‌ ‌ کوئی ایسا غذا کی [illegible]

تیری بھیجا نیکو اُس کاتبِ خوشخطی کا ہی مین ‌ ‌ مضامین اپنی [illegible]

تعلق کا بڑا دفتر نہ اس دیوانِ عالم مین ‌ ‌ قلم مت توڑ اتنی اور [illegible]

لپیٹا جائیگا جسوقت دفتر تیری پوائکا ‌ ‌ نہ آئینہ کہین [illegible] نظر [illegible]

رقم کرتے ہو سکین جتنی مضامین خاکساری کے ‌ ‌ کہ ہو روشن مشکل کا تذکرہ [illegible]

مطلع

لکھہ ایسا ذوق و شوق حق مین ای اہلِ نظر کاغذ ‌ ‌ کہ کھو جاوے ہر اک مشتاق کی دلمین اثر کاغذ

خدا کا نام اپنی صفحۂ دل پر فقط لکھہ لے ‌ ‌ نہ رکھہ دفتر کے دفتر باندھ کر تو اپنی پہر کاغذ

ورق کسو سطحِ شام و سحر یادان پلٹتا ہے ‌ ‌ کیا کرتا ہی دن اور رات کیون زیر و زبر کاغذ

موحد بنکی کر لے یاد نکتہ ایک وحدت کا ‌ ‌ نہین لکھا ہی جسکو خامۂ قدرت نی ہر کاغذ

سیاہی پھینکدی ہی تو نے اپنی نامہ پر ‌ ‌ کہ آتا ہی نظر کالا جدہر دیکھو اُدہر کاغذ

مطالعہ کر کتابِ عشق کا شام و سحر سرور

ر	فقط رکھہ نامہ اعمال کا پیش نظر کاغذ	ردیف

بندہ عاجز سے لئے کرتا ہے اتنا زور و شور — اسقدر کیون خاک کا کرتا ہی پتلا زور و شور

ہو کے مغرور نہی دکھلاتا ہی بندہ ناتوان — کیسی طاقت کیسی قوت اور کیسا زور و شور

نہو رہی ہستی ہی کسو اٹھی جوش و خروش — اس ذراسی تاب پر ہوتا ہے کیسا زور و شور

سینکڑون سہتیم ہزارون پہلوان لاکہون امیر — جلد ہی دکھلا کے آخر اپنا اپنا زور و شور

ٹوٹ جائیگی یہہ قوت بازون کی ناگہان — خاکمین ملجائیگا انسان کا سارا زور و شور

ہاتہہ سی گر ہو سکے کچہ کام کر اے مرد کار — فائدہ کیا ہی زبان سی اتنا کرنا زور و شور

مرد میدان عبادت ہی وہی مرد خدا — آکے اس میدان مین جو دکھلائے پورا زور و شور

اہل دنیا کا حقیقت مین کوئی مالک نہین — کرتے ہین ناحق ہمیشہ اہل دعوی زور و شور

ہی ادہر بندون کے دلمین جوش نخوت کا — حق کی رحمت کا ادہر کرتا ہی دریا زور و شور

آج تیری جسم مین جتنی بہری ہین قوتین — چار دن کے بعد یہہ ہو جائیگا کیا زور و شور

اصل مین اے پہلوان کمزور ہی تیری سرشت — پہر بہلا کس تاب پر ہوتا ہی ایسا زور و شور

لکھی یہہ سرور نے زور و شور کی توڑی غزل
جسکو سنکر دلمین ہوجاتا ہی پیدا زور و شور

خوشی سے مان سرور حکم تقدیر — کہ جاتی ہی نہین پیش اسمین تدبیر

ندی اتہون سی عجز و خاکساری — اگر اسکے عوض ملجای اکسیر

بلوح سینہ لکھہ لی حق کا نقشہ — یہہ تصویر اپنے دلپر کرلے تحریر

زبان پر لا نہ غیر از راستی بات — کہ اہل دل ہی سن لین تیری تقریر

زمانہ مرگ کا ہے آنیوالا — نہو گی اسمین کچہہ تقدیم و تاخیر

کہان رہجاینگے قایم تیری بعد ‍ ‍ ‍ یہہ عالیشان محل اور اونچی تعمیر
نشلہ نہ موت کا ہوگا تو آخر ‍ ‍ ‍ پڑیگا بر ہدف اک روز یہہ تیر
گنا ہونکی معافی مانگ حق سے ‍ ‍ ‍ خدا سے بخشوا ہر ایک تقصیر
عبث کرتا ہے تو دنیا کی خاطر ‍ ‍ ‍ یہہ سب جعل و فریب و مکر و تزویر
بہت پچھتایگا جسوقت تجھکو ‍ ‍ ‍ ملیگی آخرت مین اُسکی تعزیر
خوشی مت ہو اگر ملجای دولت ‍ ‍ ‍ وگر چہن جای مت کر دلکو دلگیر

ابہی کہا سرو زاغم عاقبت کا
سنو ہر اس کام کو کر اچھی تدبیر

ملکے بیٹھو دوستو پہر عبادت یار یار ‍ ‍ ‍ ہر جگہہ ایک ایک دو دو تین تین یا چار چار
عمر گزری کٹ چکا دن شام کا اب وقت ہے ‍ ‍ ‍ کر سکیگا کیا بہلا اسوقت تو بیکار کار
گل نہ آیگا نظر گلشن مین جب وقت خزان ‍ ‍ ‍ عندلیب زار رویگی نہ کیونکر زار زار
دی نہین سکتی مین کچہ تجھکو مدد دنیا کی دوست ‍ ‍ ‍ بن نہین سکتی ہین دشمن دوست اور اغیار یار
کی تعصب ہر کسی سی دل کہ حق تجھکو ملے ‍ ‍ ‍ جسطرح ملتے ہین باہم دوست دوستدار یار
سیر کر اور دور سے گل دیکہہ اس گلزار کے ‍ ‍ ‍ پر بنا اپنی گلے کا انکو مت زنہار ہار
ٹوٹ جاینگے یہہ سب پیوند بعد از چند روز ‍ ‍ ‍ رشتے سب یہہ جاینگے دنیا کے آخر تار تار
نفس کا دشمن ہا مدبن کے لینا انتقام ‍ ‍ ‍ اُسپہ خود کرنا پکڑ کے ہاتہہ مین تلوار وار
ایکدن یہہ سانپ بنکر مار ڈالیگا تجھی ‍ ‍ ‍ نفس امارہ کیا کرتا ہے ہردم مار مار
موسم گل یا خزان ہو لالہ زار و ہر چمن ‍ ‍ ‍ دلکو اپنے انقلابون سی نہ کہنا خار خار

سخت بیماری ہے درد دل تو اپنی آپکو

بنکے نا پرہیز مت ای سرور بیا بار

وحدت کا کر زبان سے اقرار بار بار
کر منہ سے حق کے کلمہ کی تکرار بار بار

کرتا رہو ہمیشہ صفا دل کا آئینہ
لگجائے تا کہ اسکو نہ زنگار بار بار

کر بار بار بندگی رب کریم کی
سر کو جھکا کے سجدے مین ای یار بار بار

کس کسطرح دکھاتا ہی تازہ بہار دیکھ
ہر فصل مین یہہ گلشن بیخار بار بار

برسا خدا کے خوف سے خون جگر مدام
آنکھون سے شکل ابر گہربار بار بار

مطلع

حق سے دنیا ہی دولت بیدار بار بار
ملجائے یار جسکو بدربار بار بار

آنکھون سے جسنے پردۂ ظلمت اٹھا دیا
دیکھا اسی نے چہرۂ دلدار بار بار

کب بار بار بولینگی گلشن مین بلبلین
کب ہولیگی یہ حسن کی گلزار بار بار

حق بار بار کرتا ہی سب کے گنہ معاف
توبہ قبول کرتا ہے غفار بار بار

آخر بلا ہی لیگا مسیحا کو ایکدن
ڈھونڈے اگر کوئی اسے بیمار بار بار

پھیلا بغیر خق کے نہ غیرون کے روبرو
دست سوال سرور نادار بار بار

ورد کر نام خدا لیل و نہار
مغفرت کا ہی اگر امیدوار

بندگی کر حق کی ای کاہل وجود
کام مین مت سست ہو ای نابکار

بندہ کہلاتا ہی گر دنیا مین تو
بندہ بن اور بندگی کر اختیار

خانۂ دنیا مقطع خانہ ہے
پر نہین ہے اسکی بنیاد استوار

زندگی اپنی کے دن گنتا ہو
بلکہ ہر دم مرگ کا رکھہ انتظار

عاشق جانباز ملجائے اگر — کردے اپنی جان و دل اُسپر نثار

مطلع

عاجزی کر عاجزی ای خاکسار — کیونکہ ہی یہہ عجز تیرا افتخار

گلشن دنیا کا بنکر عندلیب — سیر کر دو رہ خزان و بہار

گاہ ذوق و شوق مین ہو نغمہ زن — گاہ گل کی یاد مین رو زار زار

ہای کوئی خار بہی اس مین اگر — رکہہ نکچھہ بہی اپنے دلمین ہے خار

غم نکہا دنیا کا ہرگز غم نکہا — دل کو رکہہ اسمین بحال برقرار

کیون نہ بخشیگا تجہے رزاق رزق — کیون نہ پالیگا تجہے پروردگار

برکنار اسسے رہو ای مرد حق — ہی یہہ دنیا بحر ناپیدا کنار

کرکے عاجز مار ڈالے مرگ نے — جبکہ زال و رستم و اسفندیار

ردیف ز

باوجود ضعف و عجز و لاغری
پہر ہے ای مرد تیرا کیا اعتبار

کئے ہین نفس نے جسطرح دانت تجہپر تیز — کر اُسپہ تو بہی اسیطرح اپنا خنجر تیز

ملادی خاکمین گردن پکڑکے دشمن کو — کر ایسا حملہ کوئی اُسپہ مرد بنکر تیز

رہا ہی تہوڑا سا دن باقی دور منزل ہے — چل اپنی راہ مین مانند بادِ صرصر تیز

فرشتہ بنکے پہنچ جاتا عرش پر اب تن — گر اسکے خاک کو لگجائے شوق کے پر تیز

رہیگا سست اگر حق کی بندگی مین تو — نہو گا کسطرح پر تجہہ نفس کافر تیز

کہین بہی کچھہ نظر آتا نہین زمانہ مین — اندہیری چلتی ہی دنیا مین ای دل گہر گہر تیز

کسی سے بول نکچھہ تم بجو دم رہو لیکن — خدا کے ذکر کا وقت آئے جب زبان کر تیز

ہی اپنے کونسے رتبہ پہ آدمی مغرور — ہوا ہی بندۂ کاہل وجود کسپہ تیز

تجھے بمنزل مقصود شتاب لے پہنچے — اگر ہو ساتھ تیری کوئی اچھا رہبر تیز

نہ کہینچ ادنی سی بات تو نیہ دمبدم تلوار — زبان کو اپنی نکرلے بشکل خنجر تیز

وہ چاند سب کو ہمیشہ دکھائی دیتا ہے
نظر نہین ہے یہ افسوس تیری سرور تیز

انکھہ مت حق کی عبادت سے چرانا روز روز — بندگی مین تازہ مت لانا بہانہ روز روز

تجھکو وہ روزی ہی سامان دیتا ہی کہانا روز روز — تیرا پہنچاتا ہی تجھکو آب و دانہ روز روز

مانگنی غیرون کے گہر ہرگز نجانا روز روز — روز روز اپنا کمانا اور کہانا روز روز

قصر عالم کا نیا نقش جمانا روز روز — روز روز اسکو بنانا اور گرانا روز روز

منزل فانی کو اپنا گہر سدا مت بیٹھنا — ڈہونڈ لینا اپنے رہنے کا ٹہکانا روز روز

روز روز اپنی گناہونکا سمجھہ لینا حساب — اُسپہ رونا روز روز آنسو بہانا روز روز

روز روز اُس خالق اکبر کی کرنا بندگی — سجدۂ تسلیم مین گردن جہکانا روز روز

تازہ تازہ رنگ کہلاتا ہی دور فلک — حالتین اپنی بدلتا ہی زمانہ روز روز

ہو چکیگا ختم جسدم ای مسافر یہہ سفر — پہر یہان نہوگا تیرا کب آنا جانا روز روز

مت بہڑکنے دینا آگ اپنی ہوا و حرص کی — اسکو تم آب ندامت سے بجہانا روز روز

دوستونکا ایک دن کرلینا پورا امتحان
ایسے دمبازونکا دم سرور رکہنا روز روز

وقت مشکل سب کی لیتا ہی خبر بندہ نواز — پالتا بندونکو ہی شام و سحر بندہ نواز

ہی وہی مالک خدا ہی بحر و بر بندہ نواز — بادشہ فرمانروای خشک و تر بندہ نواز

اپنا بندہ جسکو خود لیتا ہی کر بندہ نواز
پہیرتا اُسکو نہین پہر وہ بدر بندہ نواز

خوش نہین ہوتا کسی بندہ سی غیر از بندگی
چاہتا ہی بندگی کو اسقدر بندہ نواز

ذرہ کو سورج بنا دی خاک کو سونا کری
مہربانی سی کری جسپر نظر بندہ نواز

کوئی دشمن دشمنی دنیا مین کر سکتا نہین
ہو وی بندی کی حمایت پر اگر بندہ نواز

بیکسی مین بندہ بیکس کا نباہتا ہی کس
مرغ بے پر کو لگا دیتا ہی پر بندہ نواز

زر دکمزورونکو کرتا ہی عطا پروردگار
بخشتا ہی بندوں کی زر کو زر بندہ نواز

پالتا ہی اپنے بندونکو وہ رب العالمین
رحم کرتا ہی وہی ہر ایک پر بندہ نواز

مہربان اُسپر ہین سب جسپر خدا ہی مہربان
ہین اُدہر بندی بہی اُسکی ہی جدہر بندہ نواز

بندی سب ورد زبان کرلین تیری اشعار کو
سرورا اُنمین اگر بخشے اثر بندہ نواز

فی الحقیقت وہ خدا ہی کارساز
ماننا بندون کی ہی ناز و نیاز

صدق و اخلاص و نیاز و عجز سی
پڑہ نماز اے بندہ حق پڑہ نماز

باادب ہو کر جناب حق مین بول
کون تیری آنکہہ سے تا ہی ناز

درگزر عزت سی اپنی اے عزیز
رکہہ بجا اک سجدہ سے ہی سرفراز

دل اُسی کو جسکو ملنا چاہئے
اُنسے بچ ہی جنسے جب احتراز

چہوڑ سب آلودگی ای سینہ صاف
جان و دلکو پاک کہہ ای پاکباز

ہاتہہ کر کوتاہ مال و جاہ سے
چہوڑ حرص طول و امید دراز

فاش مت کر راز دل درد کے بغیر
وقت حاجت بی ضرورت دل کا راز

بر زبان لاتا نہین جز یاد حق
مرد عاشق صبا سوز و گداز

عشق ذرّہ کو بنا دیتا ہی خور
عشق کر دیتا ہی گنجشکونکو باز

عشق سی دنیا مین شہرت پا گئی
خسرو و شیرین و محمود و ایاز

دوڑ ہر مطلب بر آنیکی لئی
حملہ کر مثل سوار یکہ تاز

جب تلک آئی کوئی چہا نظر
پنجہ کہول اور مار چنگل بنکی باز

ردیف س

کیون سنبی یہہ نادان تعلق مین اسیر
کیون ہی سرور پای بند حرص و آز

جیتی جی کرتا ہی کب دنیا سی دنیا دار بس
اپنی منہ سی گرچہ وہ کہتا ہی سو سو بار بس

زندگی مین یہہ جہگڑی جاتا ہی مرتا آدمی
دم نکل جاتا ہی جب ہوتی ہین سب تکرار بس

سخت مہلک ہی یہہ بیماری ہوا و حرص کی
جان تان آزار ہی دنیا مین یہہ آزار بس

ہی خدا ہی دستگیر بندگان زار بس
ہی خدا ہی وارث درد دل درماندگان

وقت مشکل ہی وہی ہر ایک کا مشکلکشا
اور غم و رنج و الم مین ہی وہی غمخوار بس

پردہ پوش خلق ہی ذات پاک ستار العیوب
واقف اسرار دل ہر ایک وہ دلدار بس

جا تی جاتی عمر جائیگی گزر اپنی تمام
آتی اتنی دم یہہ ہو جائیگا آخر کار بس

جیسی دنیا کی عمارت ختم ہونیکی نہین
چہوڑ دی اسکو یہان بس کر وای معمار بس

بہا چکا دنیا کو تو اور تجھکو دنیا کہا چکی
اب تو کر اس سی خدا کیواسطی ای یار بس

یہہ اپنی گلزار کی کرنی کہ بعد از چند روز
ختم ہو جائیگا گل اور موسم گلزار بس

اس تجارتگاہ مین کیہہ کری سرور لین دین
ہونیوالا ہی یہہ سودا ختم اور بازار بس

خدا کی ذات کو ہر ایک دم سمجھنا پاس
نجانا دور کہ ہی دلربا ہمیشہ پاس

کبھی کھیتی نہین جاتی ہی گھڑی گھڑی والا
قیام رکھتا ہی بندہ کہ اُسکا مولی پاس

ہی یقین اترب ارشاد ذات ربانی
خدا ہی بندہ کے پاس اور خدا کے بندہ پاس

ہمیشہ دیتا ہی روزی گناہگارونکو
خدا کو بندۂ ناچیز کا ہی اتنا پاس

عزیزو ڈہونڈتے کیون دور دور پہرتے ہو
ہمیشہ جبکہ رہا کرتا ہے وہ مولی پاس

خدا کا نام فقط رکھ لے پاس دنیا مین
اُٹھا دی باقی جو ہی مال و زر خزانہ پاس

جہان سی جائیگا جسوقت ساتھ کیا لیگا
جب آیا پہلے تہا اُسوقت رکھتا تہا کیا پاس

اگر تو لوگونکی خاطر عزیز رکھیگا
تیرا کریگا نہ کیونکر زمانہ سارا پاس

دوائی درد دل زار غیر سے مت مانگ
کہ تیرے رہتا ہی وہ چارہ گر مسیحا پاس

دم اخیر سمجھ لو ہر ایک دم اپنا
ہی اسکے جانے مین باقی کوئی گھڑی یا پاس

سفر ہے طول رہ آخرت کا ای **سرور**
بہت سا خرچ تم اس راستہ مین رکھنا پاس

لائی جو جنس اچہی اس بازار مین وہ جنس
نقد وہ حاصل کری ساتھ اپنی جو لیجائی جنس

سو سوداگر کو دیتا ہی وہی سودائی جنس
روبرو جس خلق کے ہر جنس کے نرخ پائی جنس

ہی مناسب ایسے سوداگر کو یہہ سوداگری
جو بازار محبت بیش قیمت لائی جنس

سالکون کی ہر طرح سے ہی خبر مرد غنی
وقت پر گر نقد کچھ حاصل ہو دلوائی جنس

ہی محبت اپنی اپنی نوع سی ہر نوع کو
چاہتی ہین اپنی اپنی جنس کو اپنائی جنس

مال و زر دیکو چھڑا دنیا سی اپنی آپ کو
جان بچ جائی اگر ہرگز نکر پڑنی جنس

لے پہنچ گھر تک مستلا رہزنون سی مال کو
راستے ہی مین مبادا اپنی تو لٹوائی جنس

سوداگرا چہا کہ اُس سے تجہکو سودا اچہا ملے
جنس لا اچھی کہ تجہکو فایدہ پہنچائی جنس

کردی سائل کے حوالے جو نقد ہی جنس و مال
تا بجنس عند الضرورت تجہکو وہ ملجا ہی جنس

پورا سوداگر ہے اور نامی ہی دو کاندار
ہر طرح کی جو کہ اس بازار مین پہیلا جنس

سرور نادار کیا اپنی کرے حالت بیان
کہو لکر نقد اپنا یہہ دکہلا یا دکہلائے جنس

دور ہی سے سونگہہ سن گلشن کی باس
پر لگا مت ہاتہہ مت جا گل کے پاس

حق تیری ہر عرض کرتا ہی قبول
مانتا ہی وہ تیری ہر التماس

مستحقون کو اٹہا دی اپنا مال
حق شناسی کر سدا اے حق شناس

کہول وہ کیسہ جو ہی باندہی ہوئے
باس مت رکہہ اسکو جو رکہتا ہی باس

غم نہ کہا اے مرد دانا غم نہ کہا
کام سب تیری خدا کردیگا راس

مشکلین کر دیگا حل مشکل کشا
بن کے صابر صبر کر مت ہو اداس

چہوڑ ہی جائیگا آخر جتنا گنج
کر دیا ہے جمع تو نے اپنے پاس

ہو گیا فربہ اگر تو کیا ہوا
خاک کہا جائیگی آخر تیرا ماس

پاک کر دلکو ہوا و حرص سے
جسم کو دہو اور بدل اُجلا لباس

بندہ بن مت ڈر کسی بدخواہ سے
عاجزی کر اور نہ رکہہ دل مین ہراس

کون اس دار فنا کو چہوڑتا
گہر اگر ہوتا یہہ مستحکم اساس

ذات حق ہی مالک ملک جہان
رازق وحش و طیور و جن و ناس

مرد طماع و حرا ابش [illegible]
رات دن گردش مین ہی مثل خراس

سرور اتو بندۂ حق ہے اگر
سر جہکا اور کر ادا حق سپاس

ردیف ش

کارکن سرگرم ہر شام و سحر در کار باش
در محبت دایما دل زندہ باش ای زندہ دل
نرم مثل موم شو با سنگدل مانند سنگ
سینہ کن صاف از ہمہ گرد و غبار ما سوا

روز و شب با انتظام کار خود ہشیار باش
در عبادت روز بے آرام و شب بیدار باش
باش گل در بوستان جہان با خار باش
صورت آئینہ ہم صورت تبدل یار باش

مطلع

عاشق روی مسیحائی اگر بیمار باش
دیدہ صورت بہ بند و چشم معنی باز کن
کن بوحدت اعتراف و از دوئی انکار کن
تشنہ شو تا جرعہ از آب حیوانت دہند
ہر مسیح از بارگاہ حضرت باری تعالیٰ
باش نالان مثل بلبل در فراق روی گل

گر تو ہستی طالب گل عندلیب زار باش
پردہ ہا بر دار و محو جلوہ دیدار باش
با خدا کن دوستی و از خودی بیزار باش
دل بدلبر بخش و در ایں لا دلدار باش
روز تا شب با درش پیوند چون دیوار باش
نغمہ زن در سوز دل مانند موسیقار باش

باش مملوک جہان ای بندہ تا مالک شوی
سر بنہ سرور بخاک بندگی ہموار باش

خدا کی رکھتا ہی جو بندہ خدا جو اہش
مرادیں چاہنے والوں کو چاہ دیتی ہے
زمانہ سارا ہی دیوانہ اپنے مطلب کا
خدا کو جب تیری خواہش ہمیشہ رہتی ہے
خدا ہی چاہی تو بندے کی پوری خواہشیں ہوں
خدا ہی بندوں کو سارے مرادیں دیتا ہے

خدا بغیر کسی کی ہے اسکو کیا خواہش
ہے سب کے مطلب و مقصد کا مدعا خواہش
نہ یار رکھتا ہے تیری آشنا خواہش
تو اسکی کیوں نہیں رکھتا ہے دایما خواہش
کہ ایک بندہ ہے یہ اور ہزار ہا خواہش
نہ وہ پوری کرتا ہے انکی فدا ذرا خواہش

اخیر دنیا سے چل دیگا جانے والا — یہان ہی اپنی ہر اک چھوڑ جائیگا خواہش

خدا کے چاہنے والے کسیکی رکھتے ہین — نہ ابتدا مین ضرورت نہ انتہا خواہش

ہر ایک شخص کے دل مین جہان فانی مین — جدا جدا ہی تمنا جدا جدا خواہش

رہیگا سب کا زمانہ مین گر تو خواہشمند — تیری ہی دنیا مین ہر ایک کہیگا خواہش

خدا سے مانگو جو تم مانگتے ہوا ہی سرور
کسیکی رکھو نہ بجز ذات کبریا خواہش

سر جھکا سرور کہ حق تجھکو کرے ہمتائے عرش — لامکان بن جائے حق بخشے مکان بالائے عرش

خاکساران الہی نے وہ پایا ہی عروج — سر نگون جنکی کمال عجز سے ہوجائے عرش

بندگان حق اگر دیکھین نگاہ تیز سے — لرزین نور آسمان کا ہی زمین تھرائے عرش

آسمان پر خاکساران مین کرتے ہین سیر — خاکبوسان محبت جو بنتی ہین پائے عرش

عاجزی اس خاک کی منظور ہے حق کی حضور — ہی نہ سب اسکی پایہ سی اگر ہے پائے عرش

کھل ستا عجز حق کے سامنے وقت دعا — تا کہ کھل جائین حجابات کے یہ در ہائے عرش

سر زمین پر ہی غنیمت جنکو فرش بوریا — فی الحقیقت دل مین وہ رکھتے نہین پروائے عرش

دیدہ دل جسکے روشن ہین بنور ایزدی — کیا عجب ہے گر زمین پر بیٹھکر دکھلائے عرش

جاذب جذب محبت گر کشش پیدا کرے — فرش سی تجھکو اٹھا لیجائے وہ بالائے عرش

خاک پر سر رکھکے جھک جائے فلک تیری طرف — سو خدا کے خوف سی تھر تھر کرے گھبرائے عرش

افتخار دو جہان ہی سرور عالم کی ذات
انکی پابوسی سی سرور کیون نہ عزت پائے عرش

حق وہی سنتا ہی بندہ حق نیوش — کھل چکی جسکے کلام حق سی گوش

رکھہ کسیکی بہی بدی پر مت نظر
دیکھہ مت بندون کے عیب ای پردہ پوش

عمر کو مت کہاتے پینے مین گزار
مت گنوا یہہ دن بفکر نان و نوش

گہر بنا کر اس سرائے دہر مین
کسلئے رہتا ہی یہ خانہ بدوش

اسقدر سر کیون اُٹہاتا ہی حباب
خالی ہنڈیا اتنا کیون کرتی ہی جوش

قطرۂ ناچیز دریا کی طرح
کونسے برتے پہ کرتا ہی خروش

کام بیہوشون کے کیون کرتا ہی تو
حق نے جب بخشا ہی تجہکو عقل و ہوش

کاٹ لیتے ہین زمانہ رنج کا
اہل تسلیم و رضا ہو کر خموش

زہر کا اُنکو اگر ملجائے جام
مثل شربت اُسکو کرلیتی ہین نوش

مان فرمان الہی جسطرح
مانتا ہے بندۂ حلقہ بگوش

ردیف ص

دل مین کر ذکر خدا جسسے ہون
سرور را واقف زبان چشم و گوش

ہی دین و مذہب و ملت کا مقتدا اخلاص
فقط ہی راہ طریقت کا رہنما اخلاص

تہا یہہ عالم ایجاد جب نہ تہا اخلاص
کہ قصر عالم ہستی کی ہے بنا اخلاص

بنا خدائی کا محبوب مرد با اخلاص
خدا اُسی کو ملا جسکو مل گیا اخلاص

ہر ایک بات مین ملحوظ دوستی کرے
ہر ایک کار کرای مرد کار با اخلاص

قیام جسسے محبت کو ہی قیامت تک
سرای دہر مین ہی ایک صدق با اخلاص

حصول دولت و اقبال و مال کی خاطر
ہی صدق و راستی اکسیر کیمیا اخلاص

مقطع

خدا کے بندے ہین سب کر بندۂ خدا اخلاص
تمام دنیا سے گر بڑہ سکے بڑہا اخلاص

رکہہ ایسا اہل محبت سے تو سدا اخلاص — کہ رکہین تجہہ سہو ہی سب یار و آشنا اخلاص

اگر ہی قید تفاری سے مخلصی منظور — گہٹا دی بغض و عداوت کو اور بڑہا اخلاص

بکار تجہکو ہی اخلاص دین و دنیا مین — کہ ہی ذریعہ بہبود دوسرا اخلاص

بنا ہی خانہ الفت ہی جس سے مستحکم — محبت ایک ہے رکن اسکا دوسرا اخلاص

کری ہزار عبادت تو کیا ہے ای سرو

کہ ذات باری کو منظور ہے تیرا اخلاص

دربدر اس آدمی کو بہیکہ منگواتی ہے حرص — جسکے گہر جاتا ہی اسکو دیکر دلواتی ہی حرص

حرص سے آنکہہ اپنی بندہ کیسی کرلیتا ہی بند — اندہا ہنجاتے ہے جسدم شکل دکہلاتی ہی حرص

پردہ پڑجاتا ہی آنکھ و اسکی عقل و ہوش پر — جسکے گہر ہی ذی پردہ ہو کر در بدر ہو اتی ہی حرص

جس جگہہ جاتا نہین ہوتا کبہی اسکو پسند — وان ہی بیغیرت بنا کر اسکو لیجاتی ہی حرص

چہوڑتی باقی نہین کچہہ آبرو طماع کی — گالیان ہر دوستا ور دشمن سی کہلواتی ہی حرص

حرص سی بدنام ہوجاتا ہی ہر اک نیک نام — صاحب عزت کو ذلت کینی پہنچاتی ہی حرص

طینت انسان مین عیب حرص ہی کیا سخت عیب — آدمی کی بدبت امین کیا سخت بدذاتی ہی حرص

حرص کم ہوتی ہی جبتک مر نجائے آدمی — چل بسی دنیا سی جبتک اسکی کب جاتی ہی حرص

آنکہین ونچی اپنی کر سکتا نہین مرد حریص — اپنی ہمچشمو نمین اسکو کیسی ناتی ہی حرص

آدمی کو ایکدم لینے نہین دیتی ہی دم — کر کے حیران شرق سی تا غرب دوڑاتی ہی حرص

کچہہ نہین ہوتا نصیب اسکے بجز خار الم

جسکو سرو اپنا نگین باغ دکہاتی ہی حرص

خدا کے رستے مین رہبر بنا تو ایسا شخص — جو ہووے مرد موحد کوئی یگانہ شخص

اسیر دام تعلق نہو جو دنیا مین — وہی ہی ساری زمانہ مین ایک دانا شخص
تمام لوگون کو اچھا وہی سمجھتا ہے — جو اچھی شخصون مین ہوتا ہی آپ اچھا شخص
بغیر ذات الٰہی غریب بندون کو — نہ دینی والا کوئی ہے نہ لینے والا شخص
رہائی پائی ہو جسنے اجل کے پنجہ سے — ہوا نہ ایک بہی ایسا جہان مین پیدا شخص
خبر نہین ہی خدا کی خدائی کی جسکو — ہی خالی عقل سے وہ بیشعور کیسا شخص
اٹھالے بار عبادت جو اپنی گردن پر — ہزارون بندون پہ بھاری ہی وہ اکیلا شخص
غرض سے خالی کسی سے جو دوستی رکھی — نہ ایسا پہلے سنا ہی نہ کوئی دیکھا شخص
کری جو دوستی سب سے وہی ہی یار دوست — جو پیار رکھی زمانہ سے ہی وہ پیارا شخص
ملے بعالم ایجاد ہمکو کیا کیا لوگ — دکھائی صانع اکبر نے ہمکو کیا کیا شخص

وہ دم بھی آئیگا سرور فقط کسی دم مین — کہینگے لوگ کہ اب مرگیا فلانا شخص

ردیف ض

خودغرض خود مطلبون سے کچھہ بھی مت رکھنا غرض — رہنا ان اہل غرض سے بی تعلق لاغرض
بیغرض رکھہ نیک و بد سے دوستی اے دوستدار — چھوڑ ارباب غرض سے ہو کے بےپروا غرض
اپنی بیگانے زمانے کے غرض کے یار ہین — رشتہ داری دل مین فقط ہی منعقد رشتہ غرض
لیکے کیا آئیگا اے نادان بجز شرمندگی — جائیگا لیا جہان کچھہ اپنا مطلب یا غرض

مطلع

کیسی ہمجنسون مین کرتی ہی بجز سودا غرض — بندہ بندونکا بنا دیتی ہی کیا کیا غرض
آجکل کے دوست منہ پر گرچہ کہلاتے ہین دوست — غور سے دیکھو تو ہوگی کوئی در پردہ غرض
حاجتین محتاج بندہ نکو نکر دیتین اگر — پھر کوئی بندہ کسی بندے کی اب رکھتا غرض

مارے مارے سارے پھرتے ہین غرض کیواسطے
ہی ذریعہ آجکل دنیا مین ملنے کا غرض

آدمی جتنے ہین پابند غرض ہین سربسر
ہی غرض دنیا و دنیا دار سرتاپا غرض

غیر کے در پر غرض لیکر نہین جاتا کبھی
جنکی گھر سے پوری کردیتا ہی خود مولی غرض

مبتلا ہی رنج و غم سرور رہین دنیا مین ہم
کیا غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض

بندہ کی آپ سنتا ہی حق بار بار عرض
سائل کرے گر ایک گھڑی مین ہزار عرض

سن لینگے تیری حال کی فریاد ذوالجلال
مانگے تیری حضرت پروردگار عرض

پھیلا کے ہاتھ مانگ دعا حق سے صبح و شام
کرلے زبان عجز سے لیل و نہار عرض

سائل کے گرچہ حال سے واقف ہی کردگار
ہی بندہ غریب کو لیکن بکار عرض

درگاہ لاابالی مین زاری قبول ہی
آنسو بہا اور رو کر و زار زار عرض

تو ہی ہر ایک بندہ کی کر التجا قبول
جسطرح تیری مانتا ہی کردگار عرض

عفو گناہ کے لئے حق کی جناب مین
منت بہت سے چاہئے اور بیشمار عرض

سائل ہو بندہ بنکے بدرگاہ ایزدی
کر سر جھکا کے عجز سے اے جان نثار عرض

پرسش کے وقت دیکھنے خالق روبرو
کیا کچھ کریگا بندہ بے اختیار عرض

دیتا نہین ہی کوئی مدد تجھکو وقت پر
سنتا نہین ہی کوئی تیرا دوستدار عرض

مالک تیرا جو چاہے کرے تیرے باب مین
مت کر زبان سے سرور خدمتگار عرض

ہی مقید بندگی کا آج بندہ بعض بعض
رہ گیا انسان ہی تب آپ ہی کا پورا بعض بعض

راہ حق پر سینکڑون تھی گئے انسان مگر
منزل مقصود پر ان سب سے پہنچا بعض بعض

ہین بہت محتاج اس دنیا مین کم حاجت روا — لینے والے سینکڑون دینے والا بعض بعض
کوئی کوئی ہی ہزارون سی خدا بینی کا دوست — سینکڑون سی ہی جناب حق کا یار بعض بعض
سب کی سب ہین گیر مین دنیا ی دون کی لذتین — حرص سی خالی نہ ہوگا تو ہوگا بعض بعض

مقطع

ہمنے مرد باخبر پایا تو پایا بعض بعض — بندہ اہل نظر دیکہا تو دیکہا بعض بعض
حرف کیا خوشخط ہی اس کاتب سی لکہا بعض بعض — کیا صفا نقاش نی کہینچا ہی نقشہ بعض بعض
ہی سو ہنگ عزیزو کہل نہین سکتا کبہی — اسقدر توحید کا مشکل ہی نکتہ بعض بعض
عقل کہا جاتی ہی یکر جسکی لیت دیکہکر — انقلاب اسکا دکہا دیتی ہی دنیا بعض بعض
سارے دنیا کو اگر ہو ڈہونڈ گئے تم لیکر چراغ — صاف سینہ مرد روشندل ملیگا بعض بعض

ردیف	پوری یا مشکلکشا مشکلکشائی کیجئے کہول دو باقی جو ہی سرو کا عقدہ بعض بعض	طا

بندگی کا بندگان حق سی ہی اظہار شرط — ہی زبان سی کلمہ توحید کا اقرار شرط
حکم سی گردنکشی کرنا نہین بندی کا کام — بندگی مین سر جہکانا ہی فقط ای یار شرط
دو نو [illegible] اور فراشی [illegible] مین — ساتہہ سرگرمی کے رہتا جہانبان ہی فا شرط
سعی لازم تہین موقع پہر مرد کا تو — آدمی کو کام آتا ہی جو وقت کا شرط
ماننا دلکی خواہش شرط ہی حکم قضا — نامرتب علیم مین [illegible] سیر ہین انکا شرط
سب کو کہلاتا ہی وہ مطلوب اپنا جمال — ہی طلب اسمین مگر ہی طلب دیدار شرط
بہ بکر شرطا وفا حق سی پیمان باندہا تو — اب توبہ مت کر یہ ترک دوستی مت یار شرط
ہمکو تا ہی نہ گہڑی کرتا ہی جو ہر بار کنا — تو دیتا ہی تو ابر قول کی ہر بار شرط

مانی جاوے یا نہ مانی جاوے تیری التجا
ہے مگر منہ سے تیری وقتِ عا نگار شرط

سنتا ہے عذر حق ہر بار جو کرتا ہے تو
گرچہ توڑے ہے باندا گر تو اس سے سو سو بار شرط

ختم ہم کر لینگی انشاء اللہ حمد ایزدی
زندگی اپنی مگر معصور رہے دن دو چار شرط

زندگانی نیا ہمین جاوے نشاط
کیون بچھاتا ہے بساط انبساط

بندہ خاکی کی نہ پوچھو اگر
کتنی حکایت ہے اور کتنی بساط

بر زبان مت لا کوئی بیہودہ بات
ہر گھڑی ہر بات مین کہہ احتیاط

بندگان حق سے رکھ ہے خوب دوست
دوستی سے ہے نہایت اختلاط

ہے یہ کیون سے برا جاسے
تھا دو اختلاط و ارتباط

رکھ بوقت رنج امید خوشی
یاد کر غم کو بوقتِ انبساط

ہے جہان مین چار دن کیواسطے
محفلِ عیش و خوشی بزم نشاط

رو نہین ہوتا ہے جسکم کر کا
تا نہ جاوے اونٹ فی سم الخیاط

گرم یہہ محفل رہیگی کب تلک
کہیے تلک بچھا رہیگا یہہ بساط

وہ نہین مرتا جو باقی ہو رہے
سر زمین پر مسجد و جاوہ رباط

گزرے دن سہرو رنعیفی آگئی
طبع سے گرد و عیش و انبساط

آشنا مطلب کا ہے ہر اپنا بیگانہ فقط
ہے غرض کیواسطے یارو نکالا نہ فقط

ہر جگہہ ہے پر تو افگن نور وحدت کا چراغ
ہو رہی ہے ساری دنیا جسکی پروانہ فقط

اس مسافر کو سرائے دہر مین رہنا نہین
ایکبار اسکا یہان آنا ہے اور جانا فقط

دام دنیا مین فقط یہہ مرغ زیرک ہی اسیر
ہی زنجیر تعلق بند یہہ دانا فقط

کام مین اپنی سدا ہشیار یہہ سرمست ہے
اپنی مطلب کا ہی دیوانہ یہہ دیوانہ فقط

طالب حق کو فقط حق ہی تعلق ہی مدام
اپنی بیگانہ سے رہتا ہی وہ بیگانہ فقط

[illegible] نظر [illegible] اس [illegible]
[illegible] رہتا [illegible] دیوانہ فقط

اور کیا حاصل ہی اس [illegible] دنیا دار کو
[illegible] نصیب [illegible] غمگین [illegible] غم کہانا فقط

دوستدار حق کی [illegible] دوستی
بندی رکہتی ہین خدا کے اپنا یارانہ فقط

فی الحقیقت [illegible] ہی [illegible] سے
جان و دل سے جسنی [illegible] خدا مانا فقط

کوئی [illegible] سمجھے نکتہ توحید کو
کام ہے سرور کا سمجھنا سمجھانا فقط

[illegible] انکو جو ہین موجود اغلاط
تیری اعمال نامہ مین با غلاط

نشانہ پایا نہ [illegible] کا کسینے
[illegible] سب [illegible] لطا لقراط

کری جو وقت [illegible] کی [illegible]
ادا کرتا ہی قرضہ کی اقساط

وہ اچہی بندوں مین [illegible]
جوانمردی نہین ہی وہ مرد محتاط

تیرا [illegible] پیارا [illegible] یار [illegible]
بہلا [illegible] بیکتا ہی خیاط

[illegible] بندی
[illegible] شرائط

گنہ سب بخشوا ہی خدا سے
[illegible] ہین [illegible]

پشیمان ہو پشیمان ہو پشیمان
[illegible] انکا اسقاط

[illegible] طبیعت [illegible]
برابر [illegible] ہمیشہ اپنی [illegible]

سنوار اس گل کو سرور مثل گلگو

گر اس نکتہ کو سمجھا مثل خراط

ہو سکے کیونکر خدا کے علم پر بندہ محیط
کنہ ذات حق پہ ہو کیونکر قیاس اسکا محیط

دائرہ سے اسکے باہر رکھہ نہیں سکتا قدم
اسقدر ہی مرد دنیا دار پر دنیا محیط

ابر فیض حق برس جاتا اگر اس خاک پر
ایک دم مین قطرۂ ناچیز بن جاتا محیط

اے موحد ذرہ ناچیز بن یا آفتاب
بادشہ ہو یا گدا یا ایک قطرہ یا محیط

تیری کشتی کا خدا خود ناخدا جب تک نہ ہو
ہوگا طے کسطور یہہ بے انتہا دریا محیط

رہتے جو پیش نظر کچہ دیکہہ سکتا ہی نہیں
کیسا غفلت کا تیری آنکہوں پہ ہی پردہ محیط

بحر فیض ایزدی بہتا ہی جاری ہر گہڑی
موج زن ہی جابجا فضل الٰہی کا محیط

سینکڑوں غواص جسمین ڈوب کر نکلے نہیں
گہرا اور چوڑا ہی اس توحید کا کتنا محیط

آدمی اک وسوسہ کا جلوہ ہی اور حق آفتاب
قطرۂ آب بانی کا یہہ بندہ ہی اور مولی محیط

دور کیا اگر ایک سے لاکہوں بنالے کردگار
کیا عجب قطرے سے گر خالق کرے پیدا محیط

خانۂ وحدت کا ہی سرور کنارہ دور بہی
تیر کر سکتا نہین کوئی یہہ سارا محیط

مرد با تدبیر کرتا ہی یہہ ہر کار احتیاط
نیات بد کار رکہہ وقت سیر بازار احتیاط

اچہا ہو جائیگا بیمار سے آخر ایکدن
کیونکہ ہی ہر کار مین انسانکو درکار احتیاط

اپنے نزدیک تو نے مت دے آدمی کمظرف کو
باغ مین جا تو کر اندر گل و خار احتیاط

موسم گل مین بہلا دیتی ہے کیون تقریب خزان
کہانے پینے مین اگر رکہیگا بیمار احتیاط

مستعد ہو کام کے کرنے پہ جتنی مرتبہ
اسمین کہا ہی مرد دور اندیش بسیار احتیاط

اسمین کیون کوتاہی نہین ہی بلبل زار احتیاط
چاہیے اسمین کرے انسان تکرار احتیاط

دیکھنا رکھنا خدا کی بندگی کے کام مین — ہر گھڑی ہر مرتبہ ہر وقت ہر بار احتیاط

کام کیون کرتا ہی وہ بے احتیاطی ہی خراب — جسمین ہی ہر دم تجھی درکار ای یار احتیاط

ردیف طا

مسئلہ وحدت کا جب کرنے لگو شعر بیان
ہی وہان ہر بات پر تجھکو ضرورا احتیاط

پہلے دن جو خامۂ تقدیر سے لکھا گیا تھا لفظ — ہو گیا اب صفحۂ عالم پہ ہویدا لفظ لفظ

پوری وحدت کے معانی کوئی پاسکتا نہین — ذہن مین [illegible] یہ آسکتا ہی [illegible] لفظ لفظ

کیسا مضمون ہی مسلسل نسخۂ ایجاد کا — دفتر عالم کا ہی پیچیدہ کیسا لفظ لفظ

ہاتھ قدرت کی چھپی تحریر کسکی ہی نہین — حرف حرف اسکا عیان ہی آشکارا لفظ لفظ

چشم عبرت سے مطالعہ کر کتاب کائنات — تاکہ آجاہی سمجھ مین تیری اسکا لفظ لفظ

ثابت اپنے دلمین کر بعد از نفی اثبات کو — یاد کرلے بزبان وحدت کا کلمہ لفظ لفظ

بھول جائیگی خدا کے روبرو تیری کتاب — سارا پڑھ دینگے تیرا اعمالنامہ لفظ لفظ

سب تیری تقریر لکھتے ہین کرام کاتبین — جو نکلتا ہے زبان سے پورا پورا لفظ لفظ

غور کی آنکھون سے ہر دم اپنی حالت آپ دیکھ — کر مطالعہ نامۂ اعمال سارا لفظ لفظ

کیا عجب حمد ایزدی دیوان [illegible] علی — [illegible] لفظ لفظ

[illegible] کے حق مین کی دعا
ابتدا سے انتہا تک جسنے دیکھا لفظ لفظ

فقط ہی اپنی خلقت کا وہ خلاق جہان حافظ — پھر جاودانی ہی [illegible] مکان حافظ

پھلے پھولے نہ کیونکر بوستان عالم دنیا — کہ اپنے باغ کا رہتا ہی خود وہ باغبان حافظ

تیرا بیشک خزانہ [illegible] رہی جو [illegible] حمد سے — اگر گنجینۂ دلپر رہے تیری زبان حافظ

تصرف مالکانہ ہمیں گر کرا سکا ملک سے
تو بن بیٹھا نہ کیون اس مال و زر کا بیر جان حافظ

نہ جائینگے [illegible] تہو رسی جسدن بہر [illegible]
کہان ہو گا یہہ گنجینہ کہان مالک کہان حافظ

سنہی ہنکر خدا کے نام پر و یڈال مال اپنا
خدا [illegible] کی حفاظت کو مقرر پاسبان حافظ

رہیگا خود خدا تیرا محافظ اس زمانہ مین
اگر تو اسکے بندونکا رہیگا ہر زمان حافظ

ہمیشہ [illegible] الہی [illegible]
[illegible] اپنا مال اگر زبان حافظ

جو حافظ ہین نگہبانی کیا کرتا ہی [illegible] انکی
خزانہ معرفت کا رہین [illegible] نہان حافظ

[illegible] کہان وہ بلبلیں بستان عالم سے
کہان [illegible] ہی کہان جامی کہان [illegible] اب کہان حافظ

کسیکے ذکر سی ہر گز نہ کچہہ مطلب رکہہ **سرور**
فقط رکہہ حفظ نام اس ہی خالق کا میان حافظ

ہی [illegible] صاحب دم کا ہر ایک دم محفوظ
بتا ہراہ طریقت قدم قدم محفوظ

نہیں ہی ایک بہی حالتمین حالت انسان
خوشی ہی اسکی نہ محفوظ اور نہ غم محفوظ

اجل کے پنجہ سی دارا بچا نہ اسکندر
اور اس بلا سی فریدون نہ جم محفوظ

ہزاروں بندے [illegible] مقبول
بہت سے لوگ ہین آوارہ اور کم محفوظ

خدا کی زیر حفاظت ہے دفتر افلاک
خدا کے حکم سی ہی لوح اور قلم محفوظ

[illegible] خود خدا حافظ
ہوا و حرص سی کیونکر رہینگی ہم محفوظ

[illegible]
[illegible] صاحب کرم محفوظ

[illegible] کے بندی [illegible]
اگر اس بلا سی رہیگا تو بیش و کم محفوظ

[illegible] بوقت سفر
نہ [illegible] ہو تیرا رہ عدم محفوظ

[illegible] تقسیم [illegible] گنجینہ
نہ رکہہ بکیسہ حرص و طمع درم محفوظ

[illegible] عرب یہہ **سرور** ہے

ع	ہمیشہ جسکی حفاظت مین ہی عجم محفوظ	ردیف

سمجھلے سوچ لے اب ہی کام کا موقع ۔ کہ روز روز نہین ایسا آئیگا موقع

کوئی کرلے کہ نیکی کے آجکل دن ہین ۔ بھلائی کرلے کہ ہی اندنون بھلا موقع

ہین [illegible] جو کام ہی کے [illegible] ۔ [illegible] دیکھنا اپنا کہین گنوا موقع

یہہ بندہ سعی کرتا ہی کیا [illegible] ۔ [illegible] سمجھتا نہین [illegible] کیا موقع

ہین آنکھین دیکھتی گویا زبان ہی رکھتی ہین ۔ ہی تیرے کام کا اچھا بنا ہوا موقع

مقطع

گذر یہہ مفت اگر آج جائیگا موقع ۔ ملیگا کوئی نہ پھر ایسا دوسرا موقع

رہی نہ دام مین دنیا کے آدمی دم بہر ۔ اگر نہ ہاتھ کا پائے یہہ مبتلا موقع

وہ کام کر کہ قیامت کو تیری کام آئے ۔ اگر اب تجھے کوئی ملجائے اچھا سا موقع

گلون کو دیکھ لے کر سیر گلستان کی ۔ کہ چار روز ہی اسکی بہار کا موقع

خدا نے نور بصیرت عطا کیا جسکو ۔ ہی اسکی آنکھون مین روشن فراز موقع

کمان سے نکلا ہوا تیر پھیر نہ آئیگا ۔ ملیگا پھر نہ کبھی جب گذر گیا موقع

اٹھالے فائدہ اب جنس زندگانی کا ۔ کہ لینے دینے کا ہی آج بڑا موقع

جب ایک موقع جاتا ہی تو رکھہ امید ۔ بنا ہی دیگا خدا کوئی دوسرا موقع

تلاش کرلے تو اپنی بھلائی کی خاطر ۔ بھلا زمانہ بھلا وقت اور بھلا موقع

ضعیفی آئی جوانی گذر گئی سرور
ہی کھیل کود کا اب کون وقت کیا موقع

وہ بخش روشنی اہل جہان کو نہ شمع ۔ کہ تیری روشنی سے جلوہ ہو گھر گھر شمع

کر ایسا نور محبت سی اپنا دل روشن　　ہو جیسے خانۂ تاریک مین منور شمع

زمانہ سارا ہو پروانہ تیری صورت کا　　ہو روشن حسنِ عمل کی اگر تیری گھر شمع

صفا بظاہر و باطن کر اپنی سینے کو　　کہ نورِ ذات سی روشن ہو باہر اندر شمع

ابہی سی خانۂ تاریک گور کر اُجالا　　اگر تیری [illegible] ہوا نور شمع

مطلع

اگر ہو جلنے سی موقوف ایک دم بہر شمع　　اُٹھیگا کون اُسے دنیا مین بار دیگر شمع

تو سوتا رہتا ہی تا سحر شمع جاگتی ہے　　بہاتی غم کے ہی آنسو ہمیشہ تجھپر شمع

ہزار ہا دن جل چکے پروانے جسکے شعلوں سے　　بجھیگی جلنی سے اُنکے عوض مین کیونکر شمع

چراغ بیٹھتے ہین انسن اسی چراغ سی بیٹھ　　ہو یہی جلوہ اُسی شمع سی یہان ہر شمع

چراغ ہستی کا گل ہوگا ایک روز افسوس　　نظر سبکو آئیگی یہہ منور شمع

نظر نہ آئیگی صورت کسی پتنگے کی　　سحر کو جلنے سی رہجائیگی جب آخر شمع

تمام خلق کو حاصل ہو روشنی جسسے
تو حسنِ خلق کی روشن کر اپنے سینہ مین شمع

دوستون مین ہے عبث [illegible]　　[illegible]

نفس ہر گز [illegible]　　[illegible]

زینت دنیا ہی گرچہ جاہ و مال　　دولت و اقبال ہو فتح و ارتفاع

لیکن آخر کار اُسکا چھوڑنا　　سخت مشکل ہو [illegible] وداع

علم بخشا ہی اگر حق نی تجھے　　دی [illegible] یہان [illegible]

عقل سے اپنی نئی باتین نکال　　کر عیان اچھی سے اچھا اختراع

سب مسلمان جسکو مانین ہین ہان — بات سن ہو جسپہ سب کا اجتماع

پوری کہہ سچ بات جو کہنی کو ہو — کچھہ نکر آسین کمی یا اختراع

موت گردن ہی دبا لیگی تیری — جب اچانک بیخبر بے اطلاع

غیر تسلیم و رضا و عاجزی — کچھہ نبن آیگی ای مرد شجاع

کہکے اٹھہ بیٹھینگے سارے یار دوست — الوداع و الوداع و الوداع

چاہتا ہرگز نہین ہی ذو الجلال — اپنی بندون ہی بغیر از اتباع

تو بہی سن سرور کلام وعظ و پند
سنتے جس رغبت سے ہین صوفی سماع

ہی مولی کیطرف رکہہ سر کہری اپنا رجوع — تا کہ ہو تیری طرف بہی ساری خلقت کا رجوع

تیری صورت ہی نہین دیکہینگے بعد از چند روز — آجکل جنکی طرف ہی سر بسر تیرا رجوع

خاک پر گرتا نہین کسو سطح ای خاکسار — کیون تو اپنی اصل کی جانب نہین کرتا رجوع

روز کر ورد زبان انا الیہ راجعون — ہی بحق حق کیطرف جب ایکدن کرنا رجوع

اسطرح دکہیگا حق ہی دوستی یا حق کا دوست — سوئ دین کیونکر کریگا عاشق دنیا رجوع

خاص نسبت جزو کو اس کل سے ہی جسحالت مین — کیون نہو کثرت کا وحدت کیطرف پورا رجوع

غیر سی رخ پہیر اور حق کیطرف ای مرد حق — راتدن رکہہ صورت قبلہ نما اپنا رجوع

فی الحقیقت ہی رجوع خلق بہی اسکی طرف — جسکا ہر دم حضرت حق کیطرف ہوگا رجوع

رات دن سرور رہے کام مین مصروف ہے
کار کار آمد جو ہین انپر نہین اصلا رجوع

جمع کرتا ہے آدمی طماع — رکہہ لیے اپنے گہر مین مال و متاع

لکھا قسمت کا صاف ملتا ہی — جب پھری قسمت و پھری اضلاع
پھرتا گھر گھر ہی کیسا افسوس — ہو کے ایسا حریص اور طماع
موت آئیگی ناگہان جس دم — ساری اُس دم کرینگی تجھکو وداع
زور ڈالیگی جبکہ کمزوری — نہ شجاعت رہیگی پھر نہ شجاع
حق نے بھیجا ہی تجھکو دنیا مین — ہی اُسیکی طرف تیرا ارجاع
اے مسافر خدا کے رستہ مین — لاکھون رہزن ہین سینکڑون قطاع
لوٹ لیتی ہین رستہ چلتون کا — دانو دیکر تمام مال و متاع
چاہیئے مرد طالب حق کو — نہ عداوت کسی سی ہو نہ نزاع
سخت مشکل ہی نکتہ وحدت کا — وہی سمجھیگا جو کہ ہو طباع
آنکھین رکھتا ہی جو کوئی دیکھے — روی صنعت سی جلوہ صناع

ردیف غین

ہی حقیقت مین سرورا موزون
تیری حمد ایزدی کا ہر مصرع

رنگ و بوئی باغ عالم ہی معطر کر دماغ — خشک مغزی ہی جسے سمجھا تیری ہو تر دماغ
جھوٹ ہی اس زندگی مین زندگانی کی اُمید — ناحق اٹھتا ہی یہ بیہودہ خیال اندر دماغ
کیون ہی نافرمان بھلا وحشی طبیعت آدمی — سرکشی کرتا ہی حق سی کیون یہ انسان خر دماغ
عاجزون بی اختیارون کو نہین اچھا غرور — ان بیچارون خاکسارون کو نہین بہتر دماغ
خاک تو اور خاک مسکن خاک فن جسکا ہو — کیون ہی ایسی خاک کے پتلی کا گردون پر دماغ
گل نہین ہوتا کبھی اسکا چراغ زندگی — ہو چکا ہو جسکا نور عقل سی انور دماغ
نور وحدت سی منور ہوگئی ہر ایک آنکھ — ہوگیا ہر ایک سینہ صاف روشن ہر دماغ

بیٹھے بیٹھے فرش پر جو عرش کی کرتے ہیں سیر
کیون نہو عرش بریں پر انکا لاترو دماغ

گندہ مغز ایسا ہو کس بات پر ہے آدمی
اور سمائی باد نخوت کسلیئے ہی در دماغ

کونسی رتبہ پہ روز افزون ہی اسکی سرکشی
جون بدن اسکا بگڑ جاتا ہی کسید دماغ

مغز مین جو جتنی ہی جانی رہیگی ایک روز
خالی ہوگا ان خیالون سی تیرا آخر دماغ

بندہ زار و ضعیف و عاجز و کمزور ہے
کونسے پایہ پہ دنیا مین کری سرورؔ دماغ

اپنے گم گشتہ کا اسنے پالیا سارا سراغ
جسنی اس رستہ مین الگ کہو دیا اپنا سراغ

مدعا حاصل کیا کی جسنے اسکی جستجو
پانور کہا جسنے اسکی راہ پر پایا سراغ

یار ہر جائی کا انسان کسطرح پائی نشان
کسطرح اسکا پتا کوئی لگائے یہ سراغ

بیخبر ہو اپنی خود ہستی سی جس عالم مین ہے
پائیگا اپنے خدا کا کسطرح بندہ سراغ

مطلع

خلق سی خالق کا ہمکو ملگیا پورا سراغ
آخرش وحدت تلک کثرت کا جا پہنچا سراغ

سیکھا جسنے حاذق نے شہراہ طریقت پر قدم
ہر قدم پر اسکو جا بجا گیا ملتا سراغ

کہر تلک وہ ایک پہنچا جستجو کرتے ہوئے
جسکو دیکھا ہی سراغی بن کی دکھلایا سراغ

پتی پتی پر پتا ملتا ہی اس گلفام کا
باغبان کا ہی یہان ہر کنج پیدا سراغ

جو مسافر چلدیا فانی سرای دہر سے
پھر نہین اسکا کسینے ہیگا دیکھا سراغ

خاک اس خاکی کی جب اڑ جائیگی بنکر غبار
باقی رہجائیگا پھر اسوقت اسکا کیا سراغ

ہر قدم پر جسکا ہوتا ہو عیان نقش قدم
پھر نہین ملتا ہمین عشاق ہی کیا اسکا سراغ

حق کا کیونکر پائیگا سرور پتا اس راہ مین

جب تلک پہلے نکالیگا نہ تو اپنا سراغ

دل مین کر روشن محبت کا چراغ | کرے سوز دل سی سینہ باغ باغ
دل کو خوش کرے گلون کو دیکہہ کے | باغ کی کر سیر ہو کر باغ باغ
دل مین بہر دی سر بسر عرفان کا نور | تا کہ ہو اُس سے تیرا روشن دماغ
کر مقرر بندگی کے واسطے | اپنے وقتون سے کوئی وقت فراغ
بندۂ خاکی کا کس رتبہ یہ ہے | دوستو عرش معلی پر دماغ
اہل دولت کیلئے ہوتا ہے خوش | بیٹہہ کر مردار پر مانند زاغ
اپنے رہبر کے قدم پہچان لے | تا کہ ملجائے تجہے اُسکا سراغ
حق کا عاصی بنکے نادان آدمی | کیون لگاتا ہے صفا چادر کو داغ
کام کر ایسا کوئی جس سے رہے | حشر تک روشن تیری گہر کا چراغ
تازہ ہر موسم تیری گلزار ہو | پہولتا پہلتا رہے ہر وقت باغ

چہوڑ دو محفل صراحی توڑ دو
عمر کا اب بہر چکا سرور ایاغ

یہہ کیسا باغ ہی دنیا کا ایک عمدہ باغ | کہ دوسرا نہین ایسا پہلا نہ پہولا باغ
ہی اسکا نقشہ سراپا بہشت کا نقشہ | ہی عین گلشن جنت کا یہہ نمونہ باغ
بجز ملال نہ نکلا وہ اس گلستان سے | بچشم غور یہہ سر بسر جسنے دیکہا باغ
بہر بہار بدلتا ہی ڈہنگ یہہ گلشن | نرالے رنگ دکہاتا ہی یہہ ہمیشہ باغ
کبہی بہار کبہی ہی خزان گلستان مین | کبہی ہی پہولتا گلشن کبہی ہی پہلتا باغ
ہزارون بلبلین اور سینکڑون ہین گل اسمین | نہین ہی بلکہ کوئی اور اس سی اچہا باغ

مقطع

ہو جسنے دیکہا کوئی اور سطرح کا باغ — کہ سب کی آنکہونکی تپلی ہی یہہ چہنبہا باغ

نظارہ اسکا فقط دور ہی سے کرلیتا — سمجہہ بیٹہنا یہہ جہان کو اپنا باغ

جو چاہو توڑ لو پہول اور جو چاہو کہا لو پہل — کہ باغبان ازل کا ہی ملک سارا باغ

خدا نے مال دیا تجہکو بخشدی اولاد — کہ جس سے خانۂ دولت بنا سراپا باغ

باغ عمر نکوئی کا بیج بو سرور — کہ ہووی حشر کے دن تک ترا شگفتہ باغ

ردیف ف

کتنا نا طاقت ہی عاجز ناتوان انسان ضعیف — کسقدر ہی ساری حیوانون سے یہہ حیوان ضعیف

ہوتا جاتا ہی یہہ انسان ناتوان شام و سحر — دن بدن کرتی ہی اسکو گردش دوران ضعیف

اتنا اتراتا یہہ کیون ہی بندۂ خاکی نژاد — فخر کیون کرتا ہی اتنا آدمی نادان ضعیف

کو طاقت پر یہہ نا طاقت بہلا مغرور ہی — کونسی زور اور کس قوت پہ ہی نادان ضعیف

کتنی کمزوری ہی اس عاجز مین تنہا ضعف ہے — کسقدر ہی جسم بہی اسکا ضعیف اور جان ضعیف

اپنی کمزوری پہ یہہ کیونکہ نہ روئی زار زار — کیون نہ کہا ئی اپنی ایسی ضعف پر ارمان ضعیف

سخت بیماری ہی دامنگیر اسکو ضعف کی — کس سے مانگی اپنی دل کے ضعف کا درمان ضعیف

آب و دانہ سے نہ لے رزاق گر اسکی خبر — مرنے لگجاتا ہی اکدم بہر مین یہ بیجان ضعیف

کچہہ بہی کر سکتا نہین یہہ کام بی امداد حق — رات دن ناحق پہرا کرتا ہی سرگردان ضعیف

جذب حق کہینچی اگر اسکو کہین اپنی طرف — عرش پر بی نردبان چڑہ جای یہ انسان ضعیف

کیسی کرتا ہی شکایت سرور اپنی ضعف کی — جب بنی آدم کو فرماتا ہی خود قرآن ضعیف

سیکا و بیگانہ ظالم اگر یہان انصاف
خدا کریگا ہر اک بات کا وہان انصاف

زمانہ سارا ہی تیرا مطیع فرمان ہو
اگر تو ور کہیگا ملحوظ ہر زمان انصاف

کرا ایسی منصفی جاری کہ تیری ذات سے ہو
جگہہ جگہہ پہ عدالت مکان مکان انصاف

جہان دو آدمی آپسمین لڑ کے بیٹھین
کہڑا ہو بیسہرا تو بیچ درمیان انصاف

جہکا جب ایک طرف پلہ تل چکا پورا
تعصب آیا تو پہر رہگیا کہان انصاف

مطلع

خدا کے واسطے ہر وقت کر میان انصاف
کہ صاف کردی کدورت سے جسم و جان انصاف

کبھی ہو پردہ وہ دل مین تیری نہان انصاف
کبھی ہان ہی تکلم مین ہو عیان انصاف

خیال ظاہر و پوشیدہ رکھہ عدالت پر
کہ دل ہی ہو تیرا انصاف و زبان انصاف

ہمیشہ شاد ہین وہ لوگ جو کہ منصف ہین
وہ ملک بستا ہی آباد ہو جہان انصاف

ستم سے کسطرح راضی ہو کوئی دنیا مین
کہ چاہتا ہی خداوند دو جہان انصاف

تو کون چیز تہا پہلے بتا ہی اب کیا چیز
ذرا تو دل مین کر ای مرد نکتہ دان انصاف

ہر ایک کام مین انصاف چاہی سرور
ہر ایک بات مین لایق ہی بیگمان انصاف

سینہ رکھہ اپنا صفا ای سینہ صاف
دور کر دل سے کدورت کا غلاف

خود بخود پہنچیگا تجہکو تیرا رزق
گرچہ پنہان ہوگا زیر کوہ قاف

با وجود بندگی کیونکر کرے
بندہ فرمان خدا سے انحراف

رکھہ ہمیشہ کلمہ توحید کا
بر زبان اقرار و دل مین اعتراف

فرد دولت گر تجہے مطلوب ہے
کفر کا کر دور لوح دل سے کاف

جبتلک ہی زندہ مت لا بر زبان / کفر و بہتان و دروغ و کذب و لاف

راستباز و نکی مخالف ہی وہی / جسکی ہو تقریر حق کے برخلاف

صورتِ دلدار صاف آئے نظر / ہو اگر آئینہ روشن سینہ صاف

پہر نہ اُٹھیگا تو جسدم سوئیگا / اوڑہ کر اس خاک کا سر پر لحاف

دیکھہ مت خاطر کسیکی جھوٹھہ بول / صاف ہے جو بات کہدے صاف صاف

حضرتِ ستار و غفار الذنوب / سب گنہ کردینگے بندونکے معاف

کیونکہ ہی لا تقنطوا خود کرچکا / آن سی حق بخشش کا وعدہ صاف صاف

کسلئے کرتا ہی تو ناحق کا فخر / پر زبان لاتا ہی کیون لاف و گزاف

بر زبان لا نا نہ سرور دیکھنا
بات کوئی راستی کے برخلاف

تو اپنے سینہ کا آئینہ اسقدر رکھہ صاف / کہ آئے اُسمے نظر تجھکو روی دلبر صاف

خدا کے خوف سی رو اپنا و ہو سیہ نامہ / سیاہی جسنی ہی کرلے بدیدۂ تر صاف

وہ پای دولت دیدار جو کہ دنیا مین / بشکل آئینہ بن جای باہر اندر صاف

نکالو گہر سے جو ہی جمع مال دنیا کا / تمہارا ایسی غلاظت سی چاہئے گہر صاف

جو گہر مین ہے خس و خاشاک جہاڑ دو اسکو / تمہاری رہنی کی خاطر جگہہ ہی بہتر صاف

ہی صاف زنگ کدورت سی جسکا آئینہ / وہ سینہ رکھتی ہین ہر ایکسے برابر صاف

ہمیشہ کانٹونپہ کٹتی ہی زندگی جنکی / نہ انکو چاہئے قالین کوئی بستر صاف

حساب پاک کر ایسا حساب والون کا / کہ ایک ایک قلم سی ہو سارا دفتر صاف

نہ دیگا رنگ کسوٹی پہ تیرا یہہ سونا / کریگا جبتلک اسکو نہ کوئی زرگر صاف

ہر ایک نقش صفا کھینچتا ہی فلک
ہر ایک لکھتا ہی تصویر وہ مصور صاف

خدا کیواسطے سب ہان لو مسلمانو
جو ہین حدیث مین فرما گئی پیمبر صاف

وہ چاند صاف نظر آئی سامنے تجھکو
غبار سے تیرا مطلع اگر ہو سرور صاف

ردیف ق

مرد شایق کو مقام قرب تک پہنچائی شوق
اور اٹھا فرش زمین سی عرش پر لیجائی شوق

منزل مقصود تک سالک پہنچ جائی وہین
رکھی ثابت گر بشہراہ طریقت پای شوق

ذوق شوق حق سی انسان لذتین حاصل کری
ہای نعمتخانہ حق سی اگر حلوائے شوق

مرد طالب چہرہ مطلب کو فوراً دیکھ لے
اپنی صورت پردہ دل سی اگر دکھلائی شوق

دیکھ پھر آجائین ساری گمرہان راہ دین
راستی کے راستے تک گر انہین لیجائی شوق

قطرہ سی موتی بنالی خاک سے سونا کری
نسخہ اکسیر شایق کو اگر سکھلائی شوق

شوق نادارون کو دلوائے خزانہ مال کا
مرد مفلس کو تخت سلطنت بٹھلائی شوق

شوق انسان کی مرادین پوری کرتا ہی تمام
آدمی کو منہہ سی جو مانگی وہی دلوائی شوق

شوق کردی ہی بشر کو صاحب فضل و ہنر
بلکہ وحشی کو بنا کر آدمی کہلائی شوق

ایسا مستغرق بذوق شوق ہی شایق شہ
ابر شوق آنکھونکو اور دل کو بنا دریائی شوق

فضل حق سی کرلین ہم بہی ختم یہہ حمد ایزدی
سرورا سین اگر ہمکو مدد فرمائے شوق

نہ طالب مال کا ہی اور نہ ہی خواہان عاشق
نہ گھر والا کوئی رکھتا ہی عاشق نہ گھر عاشق

صفائے قلب سے گھر گھر کی دیتا ہی خبر عاشق
زمین آسمان کہتا ہی سب زیر نظر عاشق

وہ بیدل اپنی دلکو قبلہ و کعبہ سمجھتا ہے
فقط دلکی طرف ہر دم جہکا رکھتا ہی سر عاشق

فرشتہ بنکے بالائے فلک پرواز کرتا ہے
سدا جام محبت کے نشہ مین چور رہتا ہے

خدا کے شوق کے جسدم لگا لیتا ہے پر عاشق
ہمیشہ ہے نشہ بیخودی سے بیخبر عاشق

مطلع

لہو پیتا ہے کہاتا ہے فقط لخت جگر عاشق
جہڑی جب باندہ دیتا ہے باشک چشم تر عاشق
کبہی ہنستا کبہی روتا کبہی خوش ہے کبہی غمگین
کسیکے نیک و بد کی کب خبر عاشق کو رہتی ہے
نہین ڈرتا اجل سے مرگ کا کچہہ غم نہین کرتا

غم و رنج و الم مین زیست کرتا ہے بسر عاشق
بشکل ابر کرلیتا ہے دامن پر گہر عاشق
بہر حالت نہین رہتا کبہی اک حال پر عاشق
کہ کہتا ہے غرض معشوق سے شام و سحر عاشق
کہ اس عرضی سے پہلے جیتے جی جاتا ہے مر عاشق

برنگ دود و آہ سرد جہٹ پہچانا جاتا ہے
ہزارون پردون مین جہپکر رہے سرور اگر عاشق

کر مطالعہ دفتر وحدت کا سرور ہر ورق
خوشنویسان محبت نسخہ توحید کا
تیری دفتر کا بگڑ جائیگا سارا انتظام
پتا پتا دفتر وحدت ہے اس گلزار کا
گہر مین کیون آنکہ کتابین جمع کر کہتا ہے تو
صفحۂ دل کی تو رو رو کر سیاہی دور کر
خاکساری سے مضامین لکہہ مانند غبار
علم وحدت کا عجب سینہ بسینہ علم ہے
کوئی سالک سے تہی رہنما پاتا نہین

پہلے جسکا قل ہو اللہ احد ہے سر ورق
ورد نقل لکہہ لکہہ کے رکہتے ہین آب زر ورق
جب کتاب جسم کے ہو جائینگے ابتر ورق
فرد ہے وحدت کی اسکے ہر شجر کا ہر ورق
رات دن کیا لیگا آخر انکی الٹا کر ورق
نامۂ اعمال کی دہو دے بچشم تر ورق
اڑ کے جا پہنچین تیرے نامہ کے گردون پر ورق
اب تلک جسکو نہین ملتا کسیسے پر سبق
کوئی کاتب لکہہ نہین سکتا ہے جز مسطر ورق

محو ہو نیکا نہین خط ستی تیری حرف بدی — جبتلک رو رو کے آنسو غم مین نا لیتے تروق

لجاتے ہین اُسکو مردان خدا تعویذ جان
حمد مین لکھے ہین جتنے تونی ای سرور ورق

تعلق کا ہو دنیا مین مشتاق — رہو ای مرد حق اس خبط سی طاق
نہ پہرا تو ارسے جو کر چکا ہے — رہو قایم بعہد روز میثاق
لگا دل پر نفی اثبات کی چوٹ — بنا سینہ اپنا سنگ چقماق
سیاہی ساری دل جائی تو ہو جائے — با نوار الہی سینہ براق
بعشق حق دلیرانہ کیا کر — سدا جانبازیان مانند عشاق
دو عبادت کر عبادت کر عبادت — کہ راضی ہو تیری خدمت سی خلاق
بچکا دی آج سب کا لینا دینا — حساب ہر ایک کا کر ڈال بیباق
تجھے وحدت کا اکہ کافی ہی نکتہ — یہ آتی باندہ کیون کہی مین اوراق
[illegible] مانند سی حاق — جو کہی خلق سی نیک اپنا اخلاق
ہر اک بندہ [illegible] — بتعظیم و تکریم و اشفاق
ہر دل [illegible] فیض — [illegible] جیسے اشراق

تو مانگے آسمے یا سرور نا مانگے
تجھے دیدیگا تیرا رزق رزاق

ردیف — ک

ہی ہر اک دن مین بدلتا زمانہ کیا کیا رنگ — دکھاتا رہتا ہی ایک ایک دم مین چند نا رنگ
ہزارون گل ہین گلستان دہر مین لیکن — کسیکی گلابی ہی رنگت کسیکا پیلا رنگ
کبھی نہ دیکھا تھا جو ابتدای ہستی سے — ہی اب زمانہ رنگین نے وہ دکھایا رنگ

نہ وہ سفیدی نہ سرخی ہی اور نہ وہ زردی ۔۔۔ نہ اگلا ڈہنگ ہے موجود اور نہ پچھلا رنگ

نہ پہلی صورتین اسدم دکہائی دیتی ہین ۔۔۔ نہ پہلا نقشہ نظر آتا ہی نہ پہلا رنگ

کبہی ہی غنچہ کبہی پہول اور کبہی پہل ہے ۔۔۔ بدلتا رہتا ہی اس باغ کا ہمیشہ رنگ

مطلع

ہزارون گرچہ کبہی مین خدا نے پیدا رنگ ۔۔۔ مگر ہی رنگ محبت کا سب سے اچھا رنگ

نہو ادا کی رنگت پہ مایل ای نادان ۔۔۔ کہ ہو ہی جاتا ہی آخر کو اسکا پہیکا رنگ

ہر ایک ڈہنگ مین کہنا درست ڈہنگ اپنا ۔۔۔ ہر ایک رنگ مین دکہلانا اپنا پورا رنگ

مگر اپنی جامہ کو رنگین ہو رنگ یکرنگی ۔۔۔ کہ سارے رنگون سے ہی شوخ یہ اکیلا رنگ

دورنگی چہوڑ کے یکرنگ دوستو بنجاؤ ۔۔۔ کہ بخشتین حضرت رنگریز تمکو دگنا رنگ

نہال سبز سہی ولیکن بچشم عبرت دیکہہ ۔۔۔ ہی ابتدا زمانہ کی پیری کا جیسا رنگ

ہی قسم قسم کی گلزار باغ ہستی مین ۔۔۔ طرح طرح کے نظر آتی ہین غنچہ رنگ

لباس ظاہر و باطن کو ایسی دی رنگت ۔۔۔ کہ اتری پہر نہ قیامت تک وہ پختہ رنگ

گذر ہی جائیگا جسدم بہار کا موسم
نظر نہ آئیگا سرور دوبارہ ایسا رنگ

اپنی دلکو تنگدستی مین بر کہی یار تنگ ۔۔۔ دن گذر جائینگی آخر کار یہ دو چار تنگ

ہی کبہی اپنا غم اسکو اور کبہی فکر عیال ۔۔۔ زندگی اپنی سہی ہی ہر وقت بیاد تنگ

اے غم کی چارہ جوئی کسسے یہ عاجز کرے ۔۔۔ کسسے ناگزیر ہے نفس گلا ناچار تنگ

آجکل موسم بدلجائیگا آئیگی بہار ۔۔۔ رہتی ہی وقت خزان کیون عندلیب زار تنگ

بخش دولت لینی دینی مین نکر تنگ اپنا ہاتھ ۔۔۔ خانہ تاریک گور اپنا نکر زنہار تنگ

منہ سے مت کر تنگدستی کی شکایت بار بار ‏ اس پریشانی سے تو پا نکر نہار تنگ

مطلع

حرص کا انسان کو رکھتا ہے سدا آزار تنگ ‏ ایسی بیماری ہے یہ ہر وقت یہہ بیمار تنگ

اسطرح جنس محبت اسمین کہل کر بک سکے ‏ تنگدل سب آسکے سوداگر ہین اور بازار تنگ

کہولتا ہے اپنے حق کے روبرو دست دعا ‏ بندہ ہو جاتا ہے جب عاجز بہت ناچار تنگ

آئی اور جاے مین ہے ہر ایک کو تنگی نصیب ‏ ہو کے تنگ آتا ہے پہر جاتا ہے آخر کار تنگ

اسکی بیماری کا اکدن فیصلہ ہو جائیگا ‏ کاٹ لیگا چار دن تنگی کے یہ بیمار تنگ

حق کی رحمت ایکدم اسمین سما سکتی نہین ‏ اسقدر ہین گو ظالم کے در و دیوار تنگ

فضل یزدانی سے رکھتا ہے فراخی کی امید
رہ نہین سکتا کبہی یہ سرور نادار تنگ

ہر ایک چیز سے ہے ذات کبریا نزدیک ‏ ہر ایک وقت ہے پاس اور ہر ایک جا نزدیک

ملیگا اسکو جو رکھیگا ملنے کی خواہش ‏ جو اسکو ڈہونڈنے جائیگا پائیگا نزدیک

وہ گہر مین پا لیا جسکی تلاش تہی گہر گہر ‏ یہ جسکو دور سمجہتا تہا مل گیا نزدیک

عزیز و دنیا سے جو دور رہا گیا ہے ‏ وہ رہتا ہے خالق اکبر کے ہے سدا نزدیک

وہ دور کسلئے جائیگا ڈہونڈنے آخر ‏ ملیگا جسکو زمانہ مین مدعا نزدیک

مطلع

سمجہہ تو ذات الہی کو دائما نزدیک ‏ کہ شاہ رگ سے بہی ہر وقت ہے خدا نزدیک

ہمیشہ رہتی ہے نزدیک زندگی کے مرگ ‏ اس ابتدا کی ہے ہر وقت انتہا نزدیک

ہوا و حرص و طمع سے ہمیشہ دور رہو ‏ کہ آنے پائے نہ تیری کوئی بلا نزدیک

تیری بدن سے نکل جائیگی یہ جان جسدم — ذرا نہ ٹھہرینگے اسوقت اقربا نزدیک

کوئی نہ دیکھیگا بار دگر تیری صورت — نہ یار آئیگا اسدن نہ آشنا نزدیک

اجل کو دور تصور نکرنا ای سرور
کہ آج کل ہے وہ دم موقع پہنچ گیا نزدیک

کرے فخر اسقدر کس بات پر خاک — نجاست سے نہیں جبتلک پاک

خدا کی بندگی کرتا نہیں ہے — نڈر کتنا ہے یہ انسان بیباک

کرے طے منزلِ مقصود کیونکر — کہ چالیں الٹی چلتا ہے یہ چالاک

کیا کرتا ہے نادانی کی باتین — یہ نادان باوجود فہم ادراک

یقین ہے اسپہ سب کہل جائین پردے — اگر اپنی دلکا دیکھے کہول کر چاک

یہ کیون کہتا نہین حالِ دلِ زار — خدا کی روبرو با چشم نمناک

رہا کرتا ہے کیون دنیا کی خاطر — پریشان خاطر و دلگیر و غمناک

صفا کر ایسا رستہ عاقبت کا — کہ رہ جائے نہ باقی خار و خاشاک

زمین پر رکھ جھکی گردن ہمیشہ — کہ جھک جاتے ہین تیری عظمت پہ افلاک

تجھے ممسک کہینگے لوگ سارے — طبیعت مین اگر رکھیگا امساک

جو ہو بغض و تعصب دل سے کر دور — نہ بن سنگین دل بیرحم و سفاک

کلاہ سروری مانگ آپسے سرور
ہے زیبا جسکے سر پر تاج لولاک

ردیف ل

گلشنِ دنیا مین آکر ہمنے دیکھا پہل پہول — پایا ہمنے رنگ اپنی گل کی تپا تپا پہل پہول

پالیا اپنا گل اسنے بس اسی گلزار سے — بنکے بلبل جسنے اس گلشن کا ڈہونڈا پہول پہول

بشہر او طریقت ایسی چل چال ۔ کہ پہنچے منزل مقصد پہ فی الحال

غم ماضی و استقبال کر دور ۔ غرض کہہ حال سی ای صاحب حال

مدار آخرت ہیچ اپنی دولت ۔ کہ کام آئی تیری وہ وقت بد مال

یہ ٹھہرا ہن اگر دل سی کری دور ۔ نہ ہو بینگا تیرا دنیا مین اک بال

الف بنکر اطاعت مین کھڑا ہو ۔ جھکا سجدہ مین گردن صورت دال

اڑی کیونکر با وج معرفت دل ۔ کہ ہین کتری ہوئی اسکے پر و بال

کوئی دن کی لیئے ہی ای سرافراز ۔ یہ عمر افسری تاج اجلال

کہان اسکندر اور دارا کی دولت ۔ کہان رستم جوانمرد اور کہان زال

ہمیشہ دہر مین رہنا ہی تجھکو ۔ کوئی دن یا مہینہ یا کوئی سال

ہی تجھپر آنیوالا ایک وہ روز ۔ کہ ہوگا حال سے ابتر ترا حال

یہ آنکھین دیکھنی سی عاری ہونگی ۔ زبان ہو جائیگی ہر بات سی لال

تو سوتا ہوگا اور آیا کرینگے ۔ ہزارون لڑلے اور لاکھون ہو بحال

ردیف	بدرگاہ خدا ہے حال مطلوب نہ دیگا کام ای سرور دہان قال	م

اگر تو کام کا بندہ ہی ہر گھڑی کر کام ۔ کہ اسکا سمجھتا ہی سب سے بہتر کام

ہر ایک کام مین کر سعی ایسی پہلی سے ۔ کہ پائی خوبی سے انجام انتہا ہر کام

فقیر عجز سی لیتا ہی مطلب اور زردار ۔ نکالتا ہی ہمیشہ بقوت زر کام

عزیز و حق کی عبادت بہت ہی مشکل ہے ۔ ہی بندگی کا بہت سخت اور پتھر کام

نئی نئی ہین زمانہ مین شغل اب جاری ۔ نرالے دنیا مین ہوتے ہین آج گھر گھر کام

اسی کو وقت سمجھہ اپنا جو کہ کام کیو وقت
سنواری دل کی محبت سے تیری یکسر کام

ملا ز سب ہین تیری دمبدم ترقی پہ
ہین بڑہتی جاتے تیری دن بدن برابر کام

اخیر خاتمہ ہو جایگا تیرا لیکن
نہو نگی تیری ضرورتے کبہی ہرگز آخر کام

خدا کی بندگی کا اپنی نفس سرکش سے
اگر تو بندہ حق ہی تو لے برابر کام

رکھہ اپنی کا مومنین تمام بیحد خبرداری
مبادا جہل سے ہو باہین سارا ابتر کام

بہروسا ذات الٰہی پہ چاہئے تجہکو
خدا سنواریگا از خود ہی تیری سر کو کام

قیام تہا تیرا پہلو کہان ہین معلوم
اب آگیا ہی یہ نہ اب یہان ہین معلوم

ہر کیا ہوا ہوا آدمی معاذ بعد
کہ جسکو اپنا ہی پورا خاتمہ نہین معلوم

یہ ہلگی پہر کی خبر نہ کچھہ اس مسافر کو
کہان یہ جائیگا دو ہی کلون مین یہ جا معلوم

کہان سے آتی ہین یہ قافلے خدا جانے
کہان کو جاتی ہین یہ کاروان نہین معلوم

کہان ہی تخت سلیمان و تاج سکندر
کہان ہی دولت نوشیروان نہین معلوم

مطلع

کدہر کو جہم ہی جائیگی جان نہین معلوم
یہ خاک اڑتی پہریگی کہان نہین معلوم

مریگا کون گہڑی تاب بیٹھا زندہ کون
کسیکو غیب کا یہ داستان نہین معلوم

یہ بندہ ذکر الٰہی کیو اسطے دم بھر
ملاتا کیون نہین اپنی زبان نہین معلوم

کدہر گئی ہین خدا جانے اپنی ہوش اسکے
او عقل ہماتی رہی ہی کہان نہین معلوم

عزیز و وحدت و کثرت کا ایک مسئلہ ہے
کہ جسکا اہل زبان کچھ بیان نہین معلوم

نہ اسکے پردہ سے واقف کوئی فرشتہ ہے
کسی بشر کو یہ راز نہان نہین معلوم

تم آج حال کی حالت مین خوش رہو سرور
کہ کل کا حال کسیکو میان نہین معلوم

عزیزو دنیا کا بیفائدہ ہی کہانا غم — کہ ہر ٹہکانے سی اسکا ہی بہتر ٹہکانا غم
کرا نہی فکر کہ ہو تیری فکر دنیا کو — غم اپنا کہا کہ تیرا کہا ہی سب زمانہ غم
عزیزو دنیا مین کم ہنسنا اور بہت رونا — کہانا اسکی خوشی دمبدم بڑہانا غم
ہر ایک طرحکا غم کہا کی جان غمگین کو — لگا نہ بیٹہا بہرحیلہ و بہانا غم
رہا ہمیشہ ہی روتا یہہ بندۂ غمگین — لیا نہ دل سے کبہی اسکے بہہ پڑا نا غم
جب اسکی روزی کا مقسوم آب و دانہ ہے — بہر اسکا کسلیئے کہاتا ہی مردودانا غم
غم عیال سے حق جیتی جی چہوڑا دینا — اخیر گور مین لیکر نہ اٹکا جانا غم
جو نہی نصیب ہے ملیگی نہ نصیب کے آخر — بوقت غم ہی غنیمت ہی جسنے جانا غم
فراخی تنگی سے ملتی ہی حق کے بندونکو — خوشی و عیش و مسرت کا ہی خزانہ غم
خدا کینو اسطے اس غم سی جان بچا لینا — نہ پیتا خون جگر اپنا اور نہ کہانا غم

کبہی نہ ہوگا کسی غم مین مبتلا سرور
اگر خدا ہی کا رکہے کوئی یگانہ غم

رہ راستی سے استقامت قدم — ہی باقی تیرا جبتلک دم مین دم
[illegible] کہ بستہ رسر پہ باس — کہ گردن رہی تیری سجدہ مین خم
قدم اپنا رکہہ راہ اخلاص پر — کہ دونو قدم اسکے ہو جائین جم
لکہہ نام حق صفحۂ دل پہ کر — نگون کرکے سر اپنا مثل قلم
ذرا کہول کر اپنی آنکہونکو دیکہہ — عیان حق کا جلوہ بدیر و حرم

گزارا اپنے دن عمر کے چند روز ‖ باخلاق و آداب و لطف و کرم

مقطع

نہ رکھ دل مین کچھ مال و دولت کا غم ‖ ملی بیش تجھکو کہین یا کہ کم

خبردار دنیا کی خاطر نہ ہو ‖ مقید بزندان رنج و الم

کہان بندہ مولی کا پابند ہے ‖ بزنجیر دینار و دام و درم

ہین دنیای فانی کی سب لذتین ‖ بظاہر لذیذ او بباطن ہین سم

یہہ بندہ خدا کا گنہگار ہو ‖ ستم ہے ستم ہی ستم ہے ستم

نہ آینگے بار دگر حشر تک ‖ گئے جو سا او بملک عدم

تجھے ہردم ای اہل دم چاہئی ‖ توجہ بہ دل اور نظر بر قدم

نکر فکر و اندیشہ اولاد کا ‖ نہ ہی مال کا تجھکو درکار غم

کہ ان سب کو اک دن چھوڑیگا تو ‖ بصد حسرت و درد و رنج و الم

ن	سب ہوے رہینگے زمانہ کی کام نہونگے مگر سرور اسوقت ہم	ردیف

فقط اک دم مین جو چاہین جناب کبریا کردین ‖ گدا کو شاہ کردین شاہ کو فوراً گدا کردین

جب آئین فضل کرنے پر حاجت روا کردین ‖ فقیر بینوا کو لطف گنج بے بہا کردین

اگر چاہین وہ خالق ذرہ کو شمس الضحی کردین ‖ مہ نو کو بنور مکرمت بدر الدجی کردین

کرین جاری ہزارون قلزم فیض ایک قطرے سے ‖ بنا دین خاک کو اکسیر اور مس کو طلا کردین

وہ پہنچا دین فلک پر پر لگا کر مور بی پر کو ‖ مگس کو ایکدم مین شکل بدلا کر ہما کردین

عجب کیا ہی اگر مردان حق اہل نظر بندے ‖ فقط نظرون سے خاک ناکسان کیمیا کردین

اٹھا دین سینے کے آئینہ سے زنگ کلفت کا
باب مرحمت دل کی کدورت کو صفا کردین

زمین گردن جھکا کر دم سجود جب صبر آئین
جب آئین روز جلالی پہ اک محشر بپا کردین

کرین مشکلکشائی وقت مشکل اہل مشکل کی
جنہین محتاج پائین انکا پورا مدعا کردین

سبکساری ہے دنیا مین نصیب انکی حقیقت مین
خدا کا حق جو ہے سو بندگان حق ادا کردین

خدا کا وصل پائین جو کہ ہون مہجور دنیا سے
ملین حق سے وہی باطل کو جو حق سے جدا کردین

باوصاف خدا موصوف انسان ہین وہی تسرو
برائی جو کوئی اُنسے کرے اُسکا بھلا کردین

سب کو ہے اس دار فانی مین بقا دو چار دن
بادشہ دو چار دن ہے اور گدا دو چار دن

چھوٹ جائینگے یہ ہم آخر اسیران جہان
رہ کے اس دام بلا مین مبتلا دو چار دن

بادشاہان زمانہ والیان مملکت
جائینگے سب نوبتین اپنی بجا دو چار دن

دوستان دنیا کے سب دو چار دن کے دوست ہین
اور فقط یہہ آشنا ہین آشنا دو چار دن

سبز ہے دو چار دن کے واسطے یہ سبز باغ
گلشن عالم کو ہے نشو و نما دو چار دن

مطلع

عمر کے باقی جو ہین اب رہ گیا دو چار دن
کھیل مین کر دیگا ضایع وہ بھی کیا دو چار دن

چھوڑ دے اب تو یہ فانی لذتین وقت اخیر
ذوق و شوق حق سے کر حاصل ذرا دو چار دن

خویش و بیگانہ بھلا دینگے تجھے مرنے کے بعد
ہان رہیگا باقی کچھ تذکرا دو چار دن

جان لے اس زندگانی مین غنیمت جان لے
جسطرح دو چار راتین گذرین یاد دو چار دن

کہہ سکے جسطرح کا شاید زمانہ چند روز
خیر سے گر کہہ سکین اپنی کہینگا دو چار دن

عمر کے دن کر لے کچھ زیادہ اگر کر سکتا ہے
ہم بڑھا سکتا اگر ہے سیر بڑھا دو چار دن

وقت ہی محنت کا کر محنت خدا کیواسطے
کام کرلے اب ہی موقع کام کا دو چار دن

سینکڑون برسونکا سب کام کیون کرتا ہی تو
ہی قیام اس دار فانی مین تیرا دو چار دن

بیخبر تو ابتدا سے خواب غفلت مین رہا
اب تو ہو بیدار وقت اٹھا دو چار دن

مت کرو کچھ کام ای سرور بغیر از بندگی
زندگی باقی اگر رکھے خدا دو چار دن

خدا کے نام سے نام اپنا ایسا کر روشن
ہو جیسے نیر خورشید ہر سحر روشن

بنور شمع محبت کر اپنا گھر روشن
کہ جیسے دیکھنے والونکی ہو نظر روشن

ابہی سے خانۂ تاریک گور کر روشن
کہ تیری جانے سی اول ہو تیرا گھر روشن

یہہ خاکی بندۂ بیکار و بیکس و گمنام
ہوا ہی فضل سے کسقدر روشن

بنا ہی ذرہ سی کیا آفتاب عالمتاب
ہوا ہی پانی کے قطرہ سی کیا گہر روشن

عزیز وقت سخاوت ہمیشہ رہتا ہی
سخی کا چہرۂ تابان بشکل زر روشن

جلا کے سینے کو روشن کرو کہ ہو اس سے
ہر ایک داغ جگر صورت قمر روشن

وہ نور فیض کا کر اپنی ذات سی جاری
کہ ہووی سارا زمانہ ادہر ادہر روشن

شمع کیطرح ہو پروانہ جلوہ گر تب کو
اگر ہو جگنو کی مانند اسکے پر روشن

بھیٹر بہولون کو دنیا کے باغ مین اگر
گلون کو دیکھہ کے کر دو سے نظر روشن

نظر نہ آئیگی کیا تجھکو صورت دلدار
ہو دل کا آئینہ سرور تیرا اگر روشن

عزیز و کونسی ہستی پہ نازان
ہی مرجانیوالا بندہ نادان

یہہ تہا کیا جیز اس ہستی سی پہلے
کہا کرتا تہا اسکو کون انسان

نہ کان اسکے کھلے تھے اور نہ آنکھین | نہ گویا تھی زبان گوہر افشان
نہ کچھ پہچان اس ناوان کو تھی | نہ تھا کچھ جانتا یہہ بندہ انجان
خدا نے اسکو اب انسان بنایا | کیا موجود سب ہستی کا سامان
بنا کر اسکو اک مٹی کا پتلا | تن بیجان مین اسکے ڈالدی جان
کرے بندہ بغیر از بندگی کار | ہے کب اسکو بھلا یہ بات شایان
بھروسا کیا ہے اسکی زندگی کا | کہ ہے دو روز کا دنیا مین مہمان

مطلع

فقط حق کو سمجھ اپنا نگہبان | بہر وقت و بہر حال و بہر آن
پھرا کرتا ہے کیون دنیا کی خاطر | پریشان خاطر و غمگین و حیران
خدا کا حکم اے اہل سلامت | بدل تسلیم کر اور بن مسلمان
خدا کے ڈر سے اپنی چشم تر سے | گہر برسا بشکل ابر نیسان
کرا ہے نا سبکہ شکرانہ کا سجدہ | خداوند جہان کا مان احسان
نہ کہا چکر زمانہ مین نہ گھبرا | ہر وقت گردش گردون گردان
کہ رہتا ایک حالت پر نہین ہے | ہمیشہ انقلاب دور دوران

ردیف و

بنا اس حمد سے الحمد للہ
یہ ممنون ہے گروہ حمد خوانان

کوئی دن بوستان عالم کا تماشا دیکھہ لو | گلشن ہستی مین گل اچھی سے بہار دیکھہ لو
پیار رکھو اسسے جسکو حق کا پیارا دیکھہ لو | دیکھتے ہو اسکو جب [illegible] پورا دیکھہ لو
دیکھہ لو صورت سے حسن صورت تصویر گر | نقش بند قادر کے [illegible] نقشہ دیکھہ لو

سینے کے آئینہ سی سب کچہ نظر آجائیگا ۔۔۔ دیکہہ لو جو دیکھنا ہی بیرِ مولیٰ دیکہہ لو
دیکھنا چہتی ہو گر واحد کی وحدت کا وجود ۔۔۔ جلوہ گر ہر جا رسو کثرت کا جلوہ دیکہہ لو
پرتو افگن بحر و بر پر ہی وہ روشن آفتاب ۔۔۔ قطرہ قطرہ دیکہہ لو اور ذرہ ذرہ دیکہہ لو
ہر جگہہ موجود ہی وہ موجدِ ایجادِ خلق ۔۔۔ کوچہ کوچہ خانہ خانہ گوشہ گوشہ دیکہہ لو

مطلع

لفظ لفظ و حرف حرف نقطہ نقطہ دیکہہ لو ۔۔۔ دفترِ ہستی یہ ہی لکھا ہوا کیا دیکہہ لو
دشمنی اور دوستی پر کچہ نہ رکھو انحصار ۔۔۔ آفرینش ہر آدمی سی اُسکو جیسا دیکہہ لو
جلوۂ حق کو سمجھو دیدۂ دل سے نہان ۔۔۔ آنکھین کھولو جسجگہہ چاہو چمکتا دیکہہ لو
غیر کے گھر ڈہونڈنی پہر جاؤ اس دلدار کو ۔۔۔ پہلے اپنی گھر اُٹہا کر دل کا پردہ دیکہہ لو
رو برو آنکھوں کے ہی جو کچہ ہوتا ہی صبح و شام ۔۔۔ قادرِ مطلق کی قدرت کا تماشا دیکہہ لو

سر جھکا لو آنکھین کر لو بند سرور زبعد ازان
عرش سے تا فرش جو کچہ چاہو سارا دیکہہ لو

کسی گھر پر نجاؤ اور نہ کھڑے ہو کسی در کو ۔۔۔ پکارو وقتِ مشکل حضرتِ خلاق اکبر کو
کہر بارہی مین جاری ایسا رکھو دیدۂ تر کو ۔۔۔ کہ کردے ہوا ابر کو بے آبرو نادم سمندر کو
شمع روشن کرو حسن عمل کی کور بینا طلمر ۔۔۔ کرو آدبالا چراغ بندگی سے دائمی گھر کو
خدا نے آدمی تجھکو بنایا آبرو بخشی ۔۔۔ کیا روشن بانوار حقیقت تیری جوہر کو
طریقت کا بہت ٹہرا ہی رستہ اسمین پہلے سے ۔۔۔ بنا لو رہنما اپنا کسی اچھی سی رہبر کو
بتان سنگدل کی شکل مت دیکھو مسلمانو ۔۔۔ کرو اپنے خدا کی بندگی مت پوجو پتھر کو
الاکت خالق سی خلقت کو تصور مت کرو صاحب ۔۔۔ سمجھو فہم بد تصویر سی آسکے مصور کو

مطلع

محبت کے اگر لگجائین پر انسان بی پر کو
زمین سی چٹ ہوائی شوق مین اُڑجاے وہ پر کو

خزانہ خاکساری کا نصیب خاکساران ہے
نہین ہی عبرانہ ہمت کیہ بھی چاہئی کیمیاگر کو

بجز قسمت کہان کامل ذریعہ کام دیتا ہے
کہ لایا خضر پیاسا آب حیوان سی سکندر کو

خدا نے اپنی عرفان کے خزانے جنکو بخشی ہین
نہ دولت کو وہ دولت جانتی ہین نہ زر زر کو

دہرو خاک ندامت پر جبین اور کرو خم گردن
بمحراب عبادت رکھو سرور سرنگون سر کو

خدا کا بندہ سالک سے رستہ پوچھو
اُسی سے منزل مقصود کا پتا پوچھو

ہر ایک وقت رہو مستعد عبادت پر
نہ وقت فجر کا پوچھو نہ ظہر کا پوچھو

مسجد مین نکتہ وحدت کبھی نہ آئیگا
موحدون سی عزیزو یہہ مسئلہ پوچھو

مطلع

کسی سے درد محبت کی مت دوا پوچھو
تم اہل درد سی اسکا معالجہ پوچھو

کرو نہ گفتگو دنیا کے اہل عرفان سے
خدا کے بندون سے جب پوچھو تم خدا پوچھو

ہی کون نیست یہ نادان یہ بندہ نادان
عزیز و کھول کے اس سے یہ ماجرا پوچھو

نہ ابتدا کا ٹھکانا نہ انتہا کا ہے
ہی ایسے خاک کے پتلی کی اصل کیا پوچھو

خدا کے بندونکا شاید نہین نشان ملتا ہے
کرو تلاش زمانہ مین جابجا پوچھو

جو چیز مانگنے کی ہے وہ شوق سے مانگو
جو بات پوچھنی کی ہی وہ بر ملا پوچھو

جو ذوق شوق محبت مین مست رہتے ہین
اُنہین سے ذکر الٰہی کا ذائقہ پوچھو

وہ چاہے زندہ کری یا کہ قتل کر ڈالے
تم اُسکا کوئی سبب اور نہ ماجرا پوچھو

جب ایک مل گیا ہے پوچھو تمکو ای سرور
اُسی پہ ٹھہری رہو پھر نہ دوسرا پوچھو

ڈھونڈتا پھرتا ہی جسکو چارسو — حاضر و ناظر ہی تیرے روبرو
کھول کر آنکھین اگر دیکھیگا تو — حق تجھے فی الفور دکھلائیگا رو
پائیگا کب گنج عرفان بی تلاش — جستجو کر جستجو کر جستجو
دل کیسے ہی غیر از ذات حق — رکھہ نہ کچھ دل مین بجز حق آرزو
بندۂ حق ہی اگر ای نیک نام — نیک و بد سی رکھہ ہمیشہ نیک خو
دل سی تو دشمن کسیکا ہی نہ بن — تاکہ تیرا بھی نہو کوئی عدو
رکھہ تعلق خاک سی ای خاکسار — تا نہو برباد تیری آبرو
سب کے گھر ای ایک ہی روشن چراغ — ایک سورج جلوہ گر ہے چارسو
مت پہر و ماری طمع کے مت پہر — جابجا خانہ بخانہ کو بکو
غیر کے در پر نکر جاکر سوال — مانگ اپنے حق سی دلکی آرزو
جانا اس دنیا سی ای نامہ سیاہ — روبرو خالق کے ہو کر سرخرو
آج آب دیدۂ نمناک سے — دھو تو اپنے نامۂ اعمال کو
ظاہر و باطن رہو مشغول حق — فکر ہو دل مین زبان پر ذکر ہو
خالق اکبر کی بخشش سے نہو — ناامید ای بندۂ عاصی کبھو
کیونکہ لکھی ہے کلام اللہ مین — تیری بخشش کی سند لاتقنطو
ایسی محویت سے کر ذکر خدا — جیسے بنجای زبان ہر ایک مو

فضل ربانی سے یہ کب ہے بعید

بخشے دولت سرور نادار کو

نہ ڈھونڈو حق کو زمین پر نہ آسمان ڈھونڈو
خدا کو اسکی خدائی کے درمیان ڈھونڈو

یہان ہی ہو گا کسی شے مین نہان ہی ڈھونڈو
تلاش گھر مین کرو اپنا ہی مکان ڈھونڈو

جہان سے آئے ہو تم پہلے وہ مکان ڈھونڈو
پہر اسجگہہ کا جہان جاکے نشان ڈھونڈو

تمہارے پردۂ دل مین ہی دلربا مستور
جہکا کے گردن تسلیم سیر جان ڈھونڈو

دکہائی دیتا ہی وہ چاند صاف مطلع پر
تم اپنی آنکہین ذرا کہولو اور میان ڈھونڈو

اسکے نام سے روشن کرونگین اپنا
اسی نشان سے پایا ما و نشان ڈھونڈو

خدائی حاضر و ناظر کو تم کہان دیکہو
جو ہر جگہہ پہ ہی حاضر اسی کہان ڈھونڈو

انہین گلونمین وہ گل ہوگا دیکہو گلشن کو
چمن چمن کی کرو سیر بوستان ڈھونڈو

پتا لگاؤ نگا تو سراغ جانان کا
قدم اٹہاؤ یہان ڈھونڈو اور وہان ڈھونڈو

جہان مین کوچہ بکوچہ اسے تلاش کرو
تمام دنیا مین گہر گہر مکان مکان ڈھونڈو

ردیف	کرو تلاش مین غفلت نہ ایک دم سرور تم اونکو ڈہونڈ سکو جتنا ہر زبان ڈہونڈو	ہا

خلوص دل سے کرے بندگی اگر بندہ
خدا کے بندو نہین ہو جای نامور بندہ

نہ مال پلہ مین لیجائیگا نہ زر بندہ
عزیزو دنیا سے جائیگا جب گزر بندہ

نہ بہولے حضرت مولا کو لحظہ بہر بندہ
خدا کی بندگی پر باندہ لے کمر بندہ

پہرینگا نہ نسلئے دنیا مین در بدر بندہ
خدا کے در سے بہلا جائیگا کدہر بندہ

کیون اپنی اصل پہ کرتا نہین نظر بندہ
اگر ہے آنکہون سے معذور ہی بصر بندہ

کریگا ایک ہی دو دن مین جب سفر بندہ
یہان پہ بیٹہا ہے کیسے بنا کے گہر بندہ

خدا سی مانگے جو بندہ تو سبہی بندہ مانگتا ہی
کہ ہی خدا ہی کے در کا فقیر ہر بندہ

گری اگر نہ زمین پر ہوا کے صدمہ سے
اُڑی باوج کرامت لگا کے پر بندہ

کری نہ عجز تو پہر کیا کری یہ بندہ زار
ضعیف کتنا ہی عاجز ہی کسقدر بندہ

بغیر مانگی بہی دیتا ہے وہ خدای کریم
ہمیشہ کرتا ہی کیون اتنا شور و شر بندہ

خدا کو چہوڑ کے ہوتا ہی بندوں کا محتاج
یہہ کیسا عقل سے خالی ہی بیخبر بندہ

خدا کے سامنے پہیلائیو ہاتہہ حاجت کے
خدا کے روبرو جا کر جہکائی سر بندہ

سرای دہر سے چلدیگا قافلہ سارا
کوئی نہ آئیگا پہر اسکی نظر بندہ

رکہہ ایسا بندون سی خلق و محبت ای سرور
کہ تجہکو یاد کرے بعد مرگ ہر بندہ

خدا پہ رکہتا ہی ہر صاحب یقین تکیہ
کہ اسکا حق کے سوا کوئی بہی نہین تکیہ

فقیر مولی کے خانہ بدوش رہتی ہین
نہ انکا کوئی مکان ہے نہ ہی کہین تکیہ

وہ بیٹہہ جاتے ہین جسجا پہ پہر نہین اُٹہتے
وہین مقام بنا لیتی ہین وہین تکیہ

نہ فرش کی ہی ضرورت نہ حاجت قالین
نہ چاہتے ہین وہ مسند نہ نازنین تکیہ

نہ بالاخانہ کی خواہش نہ آرزو گہر کی
کہ کافی انکی لیئے ہی فقط زمین تکیہ

عجب ہے صاحب حق کا بہروسا باطل پر
غضب ہے دنیا پہ کر لے گر اہل دین تکیہ

مکان عالم فانی ہے ایسا بے بنیاد
کہ اسپہ کر نہین سکتا کوئی مکین تکیہ

نہ اپنی مال پہ رکہی تسلی صاحب مال
نہ اپنی حسن پہ باندہی کوئی حسین تکیہ

پیادہ پہرتے ہین وہ آج در بدر جو لوگ
لگا کے بیٹہتے تہی کل پہ پشت زین تکیہ

پکڑ کے تجہکو اُٹہا دینگے جبکہ مسند سے
سنبہال لیگا کوئی دست نشین تکیہ

نہوگا بندوں کا محتاج دارد نیا مین
اگر خدا ہی پہ رکہی یہہ کمترین تکیہ

گزرنے والا زمانہ ہے عمر کا اسپر
نہ کرکے بیٹہنا ای **سرور** خرین تکیہ

ہمیشہ جسکا رکہتا ہی خداوند جہان پردہ
کوئی بدخواہ اُسکا کہول سکتا ہی کہان پردہ

نہین کہتی کسی عاشق کا چشم خونفشان پردہ
کہ ہوجاتا ہی اس سی پردۂ دل کا عیان پردہ

جو بی پردہ ملی پہر کیا ضرورت ہے وہان پردہ
مہ تابان پہ ہی کیا فائدہ ای مہربان پردہ

زمانہ مین نہین کہتا کسیکا آسمان پردہ
رخ گلپر بہلا کب ڈالتا ہی باغبان پردہ

اگر ہی طالب دیدار کر فی الفور دور اُسکو
پڑا رہتا ہی آنکہون پر تیری جو ہر زمان پردہ

گنہ آتا ہی کہل کہل کر اگرچہ بندۂ عاصی
مگر ستار اُسپر ڈالتی ہین ہر زمان پردہ

وجود خلق سی روشن ہی نور خالق اکبر
مگر رکہتا ہی اپنی جسم سی یہہ مثل جان پردہ

بگڑ جائی نہ تیری آبرو ای بندہ خاکی
نہ اُٹہہ جائی رخ شرم و حیا سے ناگہان پردہ

مقصود صاف آجائی نظر ہر ایک صورت سے
اگر اُٹہہ جائی جو حائل ہی اُسکے درمیان پردہ

اگرچہ اُسکی ہین پردے کے باہر بہی عیان جلوے
یہ ہی منظور اُنہین پردہ نشین کو ہر زمان پردہ

چہپا رکہ اپنے دل مین **سرورا** اسرار وحدت کے
وگرنہ کہول دیگی بولکر تیری زبان پردہ

بنا اپنی سینہ کو روشن نگینہ
کہ مانند آئینہ ہو صاف سینہ

خدا کا تصور فقط دلمین رکہہ لے
کہ سینہ بنے معرفت کا خزینہ

غنیمت سمجہہ جبتلک زندگی ہے
کوئی دن کوئی سال کوئی مہینہ

کیا کرتا ہی کسلئے بن کے نادان
لگی بندگی مین یہ بندہ کمینہ

کسی سی کدورت نہ لا اپنی دل پر
کسی سی نہ رکھہ بغض دلمین نہ کینہ

طمع ست بڑہا دار فانی مین آکر
نہ رکھہ جمع دولت کا گہر مین خزینہ

مبادا کہ زیر زمین چہوڑ جائی
یہہ گنجینہ اور سیم و زر کا خزینہ

حقیقت مین فانی سرا ہی جہان مین
فقط آنا جانا ہی اور مرنا جینا

بہت اونچی منزل ہی قرب خدا کی
بنا اسکے چڑہنی کو عرفان کا زینہ

فقط قبلہ و کعبہ جان اپنی دل کو
اُسی کو سمجہہ اپنا مکہ مدینہ

وہ کیون غرق گرداب بحر فنا ہو
بنالے جو حسن عمل کا سفینہ

ردیف ی

کبہی ذکر ہے دن کی روزی کا ہر دم
کبہی تجہکو ہے فکر نان شبینہ

کسجگہہ جاتی وہ عالی خاندان جاتی رہے
جنکی اب دنیا سی ہین نام و نشان جاتی رہی

جتنی آئی نامداران جہان جاتی رہے
چہوڑ کر اپنا وہ سب ملک و مکان جاتی رہی

اس چمن سی اُڑ گئی جتنی تہی مرغان چمن
گر پڑی سارے درخت اور آشیان جاتی رہی

آڑ جانیکا ہمیشہ رستہ جلدی رہا
قافلی آتی رہی اور کاروان جاتی رہی

ہم یہی اُڑتی جہانسی پہلی خلقت آئی تہی
ہم ہی سو جہانسی نکلے وہ پہلی جہان جاتی رہی

حرص کی ماری عبث پہرتی رہے ہم جا بجا
ساتہہ قسمت لیگئی اپنی جہان جاتی رہی

مطلع

اب کہان وہ اپنی ہم مجلس جوان جاتی رہی
کل جو بیٹہی تہی وہ آج اُٹہکر کہان جاتی رہی

روز دکہلاتی جو تہی چہرہ ہمین مانند ماہ
آہ کس گوشہ مین اب وہ مہربان جاتی رہی

پہیر نی کوئی نہین پاتا سرای دہر مین
جو مسافر اسجگہہ آئی روان جاتی رہی

ہوچکا سرور سخنگوئی کا پورا خاتمہ
جب زبان آور مصنف نکتہ دان جاتی رہے

آدمی ہو کر اگر ہو جائے حیوان آدمی — خاک کا پتلا فقط ہی ایسا نادان آدمی
آدمی گرچہ ہزاروں آدمی کہلاتے ہیں — آدمیت جسمیں ہو ہی اصل انسان آدمی
آدمی کا ہی فرشتوں سے ہی اونچا مرتبہ — فی الحقیقت تہا اسی تک شایان آدمی
جسم لیجائینگے نور فرشتے جان نکال — دیکہتی رہجائینگے لاکہوں نگہبان آدمی
مرکے طی جبتک طریقت کا نکرے راستہ — قرب حق تک کب پہنچ سکتا ہی انسان آدمی
اسلیئے اس رازق روزی رسان کو بہول کے — رزق کی خاطر پہرا کرتا ہی حیران آدمی
پہلے بہی یہ خاک تہا اب خاک ہی پہر ہوگا خاک — پہر بہلا ہی کونسی عزت پہ نازان آدمی
اپنی اصلیت اسی فی الفور آجائے نظر — ڈالکر دیکہی اگر سرور گریبان آدمی
لاکہوں اپنی ساتہ لیجائیگا انسان حسرتین — وقت رحلت سینکڑون کہائیگا ارمان آدمی
آتی جاتی جب تلک دم آدمی ہی اسکا نام — پہر نہین کہنیکا اسکو کوئی انسان آدمی
سر جہکاتی ہین خدا کو وام و وحش و طیور — بندگی کرتی ہین حق کی حور و غلمان آدمی
ملکے کر بندون سے حق کی بندگی شام و سحر — بن مسلمانون مین تو ہی اک مسلمان آدمی

باندہکر لیجائیگا کیا سر پہ اس انبار کو
جمع کیون کرتا ہی سرور اتنی سامان آدمی

برا نہ باقی رہیگا نہ اور بہلا باقی — جہان فانی مین رہجائیگا خدا باقی
نہ اولیا رہی باقی نہ انبیا باقی — بس ایک رہ گئی وہ ذات کبریا باقی
یہان جو آیا ہی چلدیگا چار دن رہکر — نہ ایک باقی رہیگا نہ دوسرا باقی

همیشه رہتا ہی وہ زندہ خضر کی مانند — ہی جسکا نام زمانہ مین گیا باقی

نہ آدمی نہ فرشتہ نہ جن وحش نہ طیر — رہیگا عالم فانی مین انتہا باقی

مطلع

خدا کی آج ہی جتنی ہی کر ادا باقی — کہ دینی آئی نہ کل کو ذرا باقی

حساب پاک کر ایسا حساب والون کا — کہ لینی دینی کی ہوجاسب صفا باقی

یہ باقی جتنی ہین دم جائینگے گذر سب دم — پہر ایسی حال مین تجہسی رہیگی کیا باقی

ہر ایک بندہ سی اب پورا تصفیہ کرلو — کہ رہ نجائی کسیکا کوئی گلا باقی

بحال بیکسی افسوس وار فانی مین — نہ یار باقی ہی اپنا نہ آشنا باقی

خدا سی پوری مرادین طلب کر اینادان — کہ رہ نجائی کوئی تیرا مدعا باقی

بھلائی ایسی بھلا ہین کر زمانہ مین — کہ تیری بعد بھی رہجائے وہ بھلا باقی

جہکائے سجدہ مین جبتک ہی اپنا سر سرور
ہلائے کام مین جب تک ہین دست و پا باقی

گذری کچھہ تکلیف مین یا گذری اچھی زندگی — ہر طرح کٹجاتی ہی اس آدمی کی زندگی

مرگ کا اندیشہ پہر کیا رہ گیا باقی اسے — جسکی گذری عشق مولی مین پوری زندگی

مرنے سی پہلی ہی مرجاتا ہی مرد زندہ دل — کچھہ ہی کار آمد نہین ہی اسکو اسکی زندگی

کشتہ تیغ محبت زندہ جاوید ہے — کسکی ہی قسمت مین ایسی ک ایسی زندگی

رزق دیگا آدمی کو کیا نہ وہ روزی رسان — جسنے اپنی فضل سی ہی اسکو بخشی زندگی

زیست ہی وہ زیست جو کٹجاے حق کی یاد مین — باقی اسکی کالعدم ہستی ہی فانی زندگی

عاشق جانباز ہرگز مرگ سی ڈرتا نہین — بلکہ اسکو مرنی سی حاصل ہی دوگنی زندگی

آجکل جو مر گیا اچھا ہوا غم سے چھٹا
گویا خالق سے دوبارہ اُسنے پائی زندگی

زندہ تا روزِ قیامت اپنا رکھیہ نیا مین نام
کاٹ لی زندہ دلی کے ساتھہ اپنی زندگی

بندۂ مقبول کہلائیگا حق کے روبرو
بندگی مین گر گزر جائیگی تیری زندگی

سرورا افسوس صد افسوس تیری حال پر
کھیل مین برباد کردی تونے ساری زندگی

ہاتھہ پھیلائے رہو ہر دم دعا کیواسطے
اور کھلی رکھو زبان حمد و ثنا کیواسطے

کسلئے رکھتا ہی خویش و اقربا کیواسطے
سر بسر دیدی ڈال مال اپنا خدا کیواسطے

عالم ایجاد مین آیا ہی تو ای خاکسار
بندگی و انکسار و التجا کے واسطے

خاکساری سی ہمیشہ سونا بنجاتی ہی خاک
کیا مجرب ہے یہہ نسخہ کیمیا کیواسطے

دیدی جانان کے لئی فی الفور کردی جان نثار
ترک کرو لگی محبت دلربا کے واسطے

مطلع

راضی رکھہ خلقت کو خالق کی رضا کیواسطے
دوستی کر حق کی بندونسی خدا کیواسطے

غم مین کیون دنیا کی خاطر مبتلا ہوتا ہی تو
بے اجل مرتا ہی کیون اس بیوفا کیواسطے

فکر کر پھر خدا آغاز مین انجام کا
سوچ کر لے ابتدا مین انتہا کیواسطے

درد دل کیواسطے ایسا مسیحا کر تلاش
ایکدم جسکا دوا ہو لا دوا کیواسطے

جای دروازہ پہ خلقت کی خدا کو چھوڑ کر
کب مناسب ہے بھلا اس بینوا کیواسطے

ایک ہی گھر بس ہی اس کیس خالی کر لئے
ایک در کافی ہی اس عاجز گدا کیواسطے

رات دن دنیای دون کے واسطے محنت کرے
ہی یہہ مشکل سرور بیدست و پا کے واسطے

غیر کو چھوڑ اگر حق کی رضا چاہتا ہے — پاک بندوں سے اگر قرب خدا چاہتا ہے

صاف کر سینہ اگر صدق و صفا چاہتا ہے — مل بھلے لوگوں سے گر اپنا بھلا چاہتا ہے

دولت اور مال سے گنجینہ بھرا چاہتا ہے — بندۂ ناچیز بھی کچھ چیز بنا چاہتا ہے

جو کوئی حضرت مولیٰ کو ملا چاہتا ہے — رہنا ان بندوں کی صحبت سے جدا چاہتا ہے

ہر کوئی دنیا کے پھندے میں پھنسا چاہتا ہے — مبتلا دام مصیبت میں ہوا چاہتا ہے

لذتیں دنیا کی لذت نہیں وہ شیدا اسکو — جو کوئی حق کی عبادت کا مزا چاہتا ہے

سمجھے کہ [illegible] دنیا و نکلنے والی — بس کسی روز میں یہ قصر گرا چاہتا ہے

[illegible] بیکار ہے ساری بیکار — کام ہوتا ہے وہی جو کہ خدا چاہتا ہے

[illegible] بندہ کو لیوا نہ آتا ہے — ایسے بیمار سے کیوں اپنی دوا چاہتا ہے

[illegible] ہے بندوں میں خدا کا بندہ — افتخار اسنے زمانہ بھلا کیا چاہتا ہے

جان لینے کو کھڑی موت ہے سرور سر پر
دم اخیر اپنا کوئی دم میں ہوا چاہتا ہے

سرافراز درگاہ الٰہی میں پائی ہے — پاک عجز کہا جسنے سر گردن جھکائی ہے

نہ قائم تاج سرداری تخت بادشاہی ہے — خدا موجود ہے ہر وقت اور اسکی خدائی ہے

بملک مال و دولت آج عزت جسنے پائی ہے — غرض [illegible] آخر کو دولت ہی کمائی ہے

اخیر ان دوستان کج ادا کا کج ادائی ہے — ہے دو دن کی محبت یاروں کی آشنائی ہے

نہ ہو مغرور دولت پر کہ ہے یہ مال چلتا — ہر و ساکن دنیا پر کہ یہ دولت پرائی ہے

عجب نقاش ہے جسنے ہزاروں نقش بنائے ہیں — ہمارا [illegible] جسنے یہ عجب [illegible] بنائی ہے

زمانہ پر خدا کے فضل کا بادل برستا ہے — برستی [illegible] یہ گھٹا رحمت کی چھائی ہے

مصفا گرچہ صورت آجکل کے دوستونکی ہے ‌‌ مگر باطن مین دیکھو تو محبت کی صفائی ہے

غرور اس بندۂ ناچیز کا کیون بڑہتا جاتا ہے ‌‌ کہ عجز اور خاکساری خاکسارونکی بڑائی ہے

وہی ہنستا ہی قسمت جسکی بندہ نہین تعلق مین ‌‌ گرفتار اسمین وہ ہوتا ہی شامت جسکی آئی ہے

الٰہی نفس او شیطان ستم سرور پہ کرتے ہین

دوہائی ہے دوہائی ہی دوہائی ہے دوہائی ہے

نکلیگی چمن ہی عندلیب زار جیتے جی ‌‌ بہلا از خود کہان چہوڑیگی وہ گلزار جیتے جی

یہ جہگڑی جتنے ہین کرڈال ختم اے یار جیتے جی ‌‌ کبہی بڑہنی نہ دی ناحق کی یہہ تکرار جیتے جی

لسیسے بہی نہ رکہہ مطلب بغیر از یار جیتے جی ‌‌ کسیکا منہ نہ دیکہا ہی طالب دیدار جیتے جی

کیا کر کام اک دم ہی نہو بیکار جیتے جی ‌‌ بخیریت گزارا ہی یہہ دن دو چار جیتے جی

حقیقت مین کڑی ہی جیسے زنجیر تعلق ہے ‌‌ نہین پایا رہائی جیسے دنیا دار جیتے جی

دکہاتا ہی ہمیشہ رستہ بازان محبت کو ‌‌ بہت سی بازیان یہ چرخ کجرفتار جیتے جی

بتونسی ای مسلمانو ترک کرتے تعلق کا ‌‌ اتارا ہی مرد حق گردن سی یہہ زنار جیتے جی

کوئی ملتی نہین آیگا بعد از مرگ جب تجہکو ‌‌ کوئی دم ہی غنیمت صحبت دلدار جیتے جی

ہوا او اار دم ہی تجہکو مرض مہلک محبت کا ‌‌ کچہہ سکا آب کرلے چارہ اے بیمار جیتے جی

جہت انا جستجو اس راز پر سامان مین سرور نے

ملا اُسکو نہ کوئی محرم اسرار جیتے جی

طمع کی کیسی بیماری ہی بہاری ‌‌ کہ جاتی ہی نہین ہی عمر ساری

ہوائی گر بنا یہہ بندہ زار ‌‌ کروڑی لاکہہ تہی یا ہزاری

اٹہا کر ساتہہ کیا لیجائیگا وہ ‌‌ سفر کے وقت لیتا ہی سواری

نہ رہ جائیگا باقی فقر و فاقہ
نہ تخت و ملک و تاج شہریاری

یہ سارے خود بخود ٹوٹینگے پیوند
کہ ہی نازک بہت یہ رشتہ داری

ہوا و حرص مین ناحق عزیزو
یہان پہرتی ہی خلقت ماری ماری

خدا دیتا ہی ہر فریاد کی داد
خدا ہر ایک کی سنتا ہی زاری

اگر بندہ ہے تو بندہ خدا کا
ادا کر سب حق خدمتگزاری

نکر سستی خدا کی بندگی مین
نہوا ہی بیوفا خدمت سے عاری

رہو شیر و شکر ہر نیک و بد سے
بخلق و خوبی و نیکو شعاری

کسیسے سی بہی ترش ہو کر مت بول
طبیعت رکہہ ہرگز اپنی کہاری

غزل ایک اور بہی لکہا یین سرور
کہ خوش ہو پڑہ کے جسکو خلق ساری

ہمیشہ کر جناب حق مین زاری
کہ تیری آبرو ہے خاکساری

عبث ہی بر خلاف حکم تقدیر
یہ بیچینی تیری اور بیقراری

جناب حق جو چاہیگا کریگا
وہی ہوگا جو ہوگا حکم باری

جو ہین اہل غرض انکا نہ بن دوست
کہ لاحاصل ہی ان یارونکی یاری

نہ ہلکا ہو کسیکے گہر مین جاکر
کہ اپنی ہی جگہہ تہہری بہاری

کیا کیا بیہوشی کا تونے یہ کام
کہ ساری عمر غفلت مین گذاری

چلی جاتی ہی خلقت جسطرح سی
تیری آجائیگی اک دن باری

کر ایسا کام کارآمد کہ جس سے
تیری ہر فیض کا چشمہ ہو جاری

کدورت دلکی وہ دہو ڈالتی ہین
ہی جن آنکہونکی عادت اشکباری

خزان جب ناگہان ہوگی ہوید | اُڑیگی اس چمن کی خاک ساری
کہان اسوقت بلبل اور کہان گل | کجا بستان کجا باد بہاری

جو درد دل سے ناواقف ہو سرور
وہ کیا جانے طریق جان سپاری

بہلتا ان دنیا سے دنیا دار جب کرجائینگے | سرپہ اور ونکی وہی بار الم وہرجائینگے
باندہکر دنیا سے جب ہم اپنا بستر جائینگے | لیکے اپنا عمل خود اپنی سرپر جائینگے
جتنے اس دنیا مین آئے ہین وہ آخر جائینگے | جتنے پیدا ہوچکے ہین ایکدن جائینگے
حکم رہنی کا نہین فانی سرائے دہر مین | اسجگہہ جتنے مسافر ہین سفر کر جائینگے
ایکدن سے سو وطن جائینگے سارے ہم وطن | آخر الامر اپنی اپنی گھر یہہ گھر جائینگے
فی الحقیقت جو کہ ہین دروازہ حق کے فقیر | مانگنی کو غیر کے گہر پر وہ کیونکر جائینگے
جمع کیا کر لینگے آخر یہہ حریصان جہان | مانگنے کو گرچہ وہ نادار گہر گہر جائینگے
خالی آیا تہا تو جس صورت سی خالی جائیگا | گرچہ دولت با خزانے سینکڑون بہر جائینگے
کار رب سی خوف کہا جائینگے مردان خدا | جب گئے یہان نہین یاد آئینگے ڈر جائینگے
یہہ حریصان جہان بندگان خاک او | باندہکر پلہ مین کیا دنیا سی تہیر جائینگے
سخت پچھتائینگے دولتمند مرنیکے قریب | جب یہان سب چھوڑکر گنجینہ زر جائینگے
دست خالی روسیہ نادم سراپا شرمسار | لیکے کیا ہم زر بر و خالق کے سر جائینگے

مسدس

نہ اولیا سے طلب کرنہ انبیا سے مانگ | ہو فقیر کہ طالب بادشا سے مانگ
نہ مانگ تو یار سے مطلب آشنا سے مانگ | نہ اپنے خویش سے مانگ [illegible] نہ اقربا سے مانگ

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

ہوا و حرص کو زیادہ بڑھا کے کیا لیگا
جہان میں آبرو اپنی گنوا کے کیا لیگا
تمام دنیا میں ذلت اٹھا کے کیا لیگا
کہیں جو مانگنے جائیگا جا کے کیا لیگا

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

پکار خالق اکبر کے در پہ شام و سحر
جھکا بکعبۂ مقصود دین و دنیا سر
خدا بغیر کسی پر نہ کچھ بھروسا کر
اٹھا کے ہاتھ بعجز و نیاز و دیدۂ تر

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

تجھے ہی مانگنا بندوں سے محض لاحاصل
نہ مطلب ان سے ہی حاصل نہ مدعا حاصل
کہ ان سے کچھ بھی نہیں ہیچ کے سوا حاصل
جو ہیں گے آپ ہی محتاج انسے کیا حاصل

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

نہیں ہے خیر کی امید جب کسی گھر سے
نہ ہے مدد کی توقع کسی پر اور سے
نہ آس لکڑی کے گی نہ ملتی کی ہے کسی در سے
طلب کر اپنے مطالب خدائے اکبر سے

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

نہ دل اُس سے جو ... [illegible]
... [illegible]

نانک اُسسے جو حرص و ہوا کا بندہ ہے
اگر تو صابر و شاکر خدا کا بندہ ہے

مرادین اپنے خداوند کبریا سی مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو بہی اُسی خدا سی مانگ

بصبر شاکر رہو دم بخود فغان مت کر
ذلیل اپنی کو پیش برادران مت کر
کسیکے روبرو راز نہان عیان مت کر
کسیکے سامنے حسب حال کوئی بیان مت کر

مرادین اپنی خداوند کبریا سی مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو بہی اُسی خدا سے مانگ

تمام دنیا مین بیتے ہین جن سہی سب مطلب
جو وہی حسب مطلب کو بطلب مطلب
جسی پکارتی ہین سب بڑی ہی جنب مطلب
جو پورا کرتا ہی طالب کے ہر سبب مطلب

مرادین اپنی خداوند کبریا سی مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو بہی اُسی خدا سے مانگ

طلب کر حق کی حقیقت کا راستہ حق سے
ہر ایک بات مین امداد لے سدا حق سے
سوالی بن کے تو مانگ اپنا مدعا حق سے
ہر ایک کام کی خاطر کر التجا حق سے

مرادین اپنی خداوند کبریا سی مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو بہی اُسی خدا سی مانگ

بہلا تو کسلئے غیرون کے در پہ جاتا ہی
یہہ داغ اپنی شرافت کو کیون لگاتا ہے
اور اپنی حالت ابتر انہین سناتا ہی
یہہ بار سر پہ ندامت کا کیون اُٹہاتا ہی

مرادین اپنی خداوند کبریا سی مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو بہی اُسی خدا سی مانگ

دعا مین ست تضرع بہا کر ای سرور نہایت عجز سی گردن جہکا کر ای سرور
غریب بندونکی صورت بنا کر ای سرور خیال غیرونکا دلسی اٹہا کر ای سرور

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو بہی اسی خدا سے مانگ

مخمس بر غزل مصنف

باب کاخ زندگانی ہی کہلا دو چار دن خانۂ ہستی کی ہی قائم بنا دو چار دن
ہی بہروسا اسکے استحکام کا دو چار دن تب ہی اس دار فنی مین بقا دو چار دن

بادشہ دو چار دن ہی اور گدا دو چار دن

ایکدن یہہ ہیو طن سوی وطن ہیونگے روان عرش پر یہہ لامکان جا کر بنا ینگے مکان
مخلصی پا ینگے قید بندگی سے بندگان [illegible] پا ینگے دم آخر اسیران جہان

رہ گئے اس دام بلا مین مبتلا دو چار دن

کار فرمایان عالم حاکمان معدلت سروران ملک و سرداران عالی منزلت
سرفرازان جہان مسند نشین مکرمت بادشاہان زمانہ والیان مملکت

نبا ینگے سب نوبتین اپنی بجا دو چار دن

یہہ منافق یار مطلب ست دو کہنے کو دوست ہین تو نسی وہ لوگ کہین یہ لوگ جنکو دوست ہین
فی الحقیقت حق کی دشمن ہین جو انکی دوست ہین دوستان [illegible] دنیا سب با زر دنکی دوست ہین

اور فقط ہین آشنا یہہ آشنا دو چار دن

تہوڑی مدت کیلئی روشن ہی یہہ رنگ چراغ [illegible] دو چار دن کیوا [illegible] باغ
ہی [illegible] دم کی لئی گل کا ایاغ غنچۂ [illegible] کا [illegible] [illegible]

گلشن عالم کو ہی نشو و نما دو چار دن

عمر بہر کرتا رہا دنیا کو تو زیر و زبر
محنتین کرتا رہا مرتا رہا شام و سحر

اب تو دیکہہ اہی بے بصر باطن کی آنکہ کہول کر
رہگئی باقی ہین تیری عمر کے دن جسقدر

کہیل مین کردیگا ضایع وہ بہی کیا دو چار دن

گاہ تو بڑہا دنیا مین آکر گاہ پیر
گاہ مفلس نام پایا گاہ کہلایا امیر

گاہ لشکر ڈہونڈتا پہرتا رہا تہا گاہ تیر
چہوڑدے اب یہہ خودی ہین قیمت اخیر

ذوق و شوق حق سے کر حاصل مراد و چار دن

جنکی خاطر جان پر لیتا ہی صدمے صبح و شام
رات دن خواب و خور و آرام ہی تجہپر حرام

یک قلم یہہ لوگ تجہکو بہول جاینگے تمام
تیری چوٹی کہولی لینیکا [illegible] تیرا نام

ہان رہیگا باقی کچہہ کچہہ تذکرا دو چار دن

ہی محبت مال و دولت کی عبث بیجہا ان کے
چار دن دنیا مین [illegible]

دل کہنا میرا ہی مرونا دان [illegible]
جانے اس کا [illegible] غنیمت جان [illegible]

جسطرح دو چار [illegible] گذرین یاد دو چار دن

سب سے رکہہ اپنا تعلق و بستہ چند روز
[illegible]

زندگی جب تک ہی کہا [illegible] چند روز
[illegible] جسطرح کاٹ اپنا [illegible] چند روز

[illegible] دو چار دن

بڑہا فوقی قدم [illegible] سکتا ہے
[illegible] کر سکتا ہی یا [illegible] سکتا ہے

مرگ کا آنے سے پہلے مر اگر مر سکتا ہے
عمر کے دن کیسے کچہہ یادہ [illegible] سکتا ہی

ہو رہا ستم اگر [illegible] دو چار دن

اب تو بندون کی بدل صورت خدا کیواسطے
بندگی کر اور بڑا عزت خدا کیواسطے
پہلوان بن ہارت ہمت خدا کیواسطے
وقت ہی محنت کا کر محنت خدا کیواسطے
کام کرلے اب ہی موقع کام کا دو چار دن

یہہ عمارت بنتی صبح و شام ہی کسو اسطے
ہوا سرگرمی سی اسکا کام ہی کسو اسطے
اسطرحکی پختگی ای خام ہی کس واسطے
سینکڑون برسونکا استحکام ہی کسو اسطے
ہی قیام اس دار فانی مین تیرا دو چار دن

جب سے تو آیا ہی ناحق کی مصیبت مین رہا
مبتلا صبح و مسا خوار ہی ذلت مین رہا
غم مین دنیا کے یا فکر دولت مین رہا
بیخبر تو ابتدا سی خواب غفلت مین رہا
اب تو ہو بیدار وقت انتہا دو چار دن

عمر جو غفلت مین گزرہی ہی گئی گزری ہوئی
تا قیامت پھر نہین ملنی کی وہ تجھکو کبھی
اب یہی بہتر ہی آیندہ کہ اپنی جیتے جی
کر امنت کچھہ کام ای سرور بغیر از بندگی
زندگی باقی اگر رکھی خدا دو چار دن

مخمس بر غزل مصنف

پہلے کب لوح و قلم ارض و سما موجود تھا
کب یہہ خاک و آتش و آب و ہوا موجود تھا
کب کسیکا ابتدا و انتہا موجود تھا
جب نہ تھا یہہ عالم ایجاد کیا موجود تھا
پردہ دار پردہ وحدت خدا موجود تھا

رہتا تھا خاک ندامت پر جھکا جدم قلم
سر بسر لکھنے سے تھا نا آشنا جدم قلم
چل نہین سکتا تھا کاغذ پر صفا جدم قلم
صفحہ ایجاد پر جاری تھا جدم قلم
سب کا نقشہ لوح قدرت پر لکھا موجود تھا

تھا کہاں اوّل ملایک حور و غلمان کا ظہور
کس سمجھ تھا وحش و طیر و جن و انسان کا ظہور
عالم امکان مین کب تھا جسم او جان کا ظہور
سب کے آگے سے یہان پہلی تہا جانان کا ظہور

دل نہ تھا موجود لیکن دلربا موجود تھا

کیون نہ پایا اُسکو جو خانہ نشین تھا ہی گھر
کیون نہ پکڑا اُسکو جو تسہ رگ سی تھا نزدیکتر
کیون چھپایا اُسکو جو ہر جا پہ سو تھا جلوہ گر
کیون نکی اُس حاضر و ناظر پہ انسانے نظر

کیون نہ دیکھا اُسکو جو ہر ایک جا موجود تھا

حق کے ذوق و شوق سی جسنے اٹھائین لذتین
پھر نہین دنیا کی اُسکو یاد آئین لذتین
لذتون پر اُسکو ہین حق نی ٹہرائین لذتین
ابتدا سی یاد حق سی جسنے پائین لذتین

انتہا تک بر زبان اُسکی مزا موجود تھا

جب تلک سلطان رہا فرمانده روی زمین
اور رہا اہل نگین کا جب تلک جاہ نگین
اپنی گوشہ مین رہا جبتک گدا گوشہ نشین
جبتک ان فانی مکانون مین رہا انسان مکین

ہر گھڑی یک اجل سر پر کھڑا موجود تھا

ہوگا کیا گر بادشہ کہلائیگا ای بیخبر
ملک و دولت پر تسلط پائیگا ای بیخبر
شان و شوکت جاہ و دن دکھلائیگا ای بیخبر
ساتھ کیا لیجائیگا جب جائیگا ای بیخبر

آیا تھا جسوقت تیری پاس کیا موجود تھا

کیون نہ پوچھا راز نہان تونے اپنی آپ سے
کیون نہ دیکھا روی جانان تونے اپنی آپ سے
کیون نہ ڈھونڈا نور عرفان تونے اپنی آپ سے
کیون نہ پایا فیض یزدان تونے اپنی آپ سے

تیری خود گھر مین یہ گنج بے بہا موجود تھا

خلق ہی کسو سے ملی چھپتا پھرا شام و پگاه
دیکھنے والے سے کر لی بند کیون تونے نگاه

بیٹہکر پردہ مین کیون کرتا ہا نامہ سیاہ | چہپ کے ای عاصی کئی کسواسطے تو نی گناہ
جب خدا تیری مقابل دیکہتا موجود تہا

ہی شکایت ناروا اس عالم ایجاد مین | جو کہ ہونا تہا ہوا اس عالم ایجاد مین
بن چکا جو بننا تہا اس عالم ایجاد مین | آدمی کو مل گیا اس عالم ایجاد مین
پہلے جو مقسوم مین اُسکے لکہا موجود تہا

فی الحقیقت تجہکو بیغرت یہی کرتا رہا | اہل غرت مین تیری ذلت یہی کرتا رہا
رات دن ضایع تیری دولت یہی کرتا رہا | روز چہپ چہپکر تجہی غارت یہی کرتا رہا
چور جو گہر مین تیری سرور چہپا موجود تہا

مخمس بر غزل مصنف

نچہوڑ ہاتہہ سی ای مرد متقی تسبیح | بنانے ذکر کی تسبیح دائمی تسبیح
زبان سنے بول خدا کی گہڑی گہڑی تسبیح | پکار خالق اکبر کے نام کی تسبیح
کہ سن لین عرش پہ سبوحیان تیری تسبیح

ہر ایک دانہ پہ لے نام کردگار مدام | شمار جسکا ہو پڑہنی مین بیشمار مدام
خدا کا ذکر سمجہہ اپنا دستار مدام | جناب باری کو کریاد بار بار مدام
پکڑ کے ہاتہہ مین سمرن کبہی کبہی تسبیح

ہی اصل جبکہ محبت محبتِ مولی | ہی سب سے اچہی اطاعت اطاعتِ مولی
رکہہ اپنی دل کا تعلق بالفتِ مولی | دم اخیر تلک کر عبادتِ مولی
سمجہہ لے زندگی مین اپنی زندگی تسبیح

گمان سی نکلے ہملک یقین پہنچ جاے | ضعیف بندہ کہین کا کہین پہنچ جاے

یہہ بندہ جسجگہہ چاہی وہین پہنچ جای — فرشتہ بن کے بحرخ برین پہنچ جای

پڑہے زمین پہ اگر کوئی آدمی تسبیح

خدانے دیدۂ بینا ہے گر تجہی بخشا — کیا ہے تجہکو با نوار معرفت بینا

پڑا جو مصحف خاطر یہ ہے اُٹہا پردہ — پڑہ اپنے سینہ سی سبحان ربی الاعلی

کہ ہے یہہ صفحۂ دلبر لکہی ہوئی تسبیح

نکال منہہ سے بجز ذکر حق نہ کوئی بات — رکہہ اپنے دلمین بشام وسحر تصورات

گزار حق کی عبادت کی شغل مین دن رات — کبہی زبان سی نفی ہول اور کبہی اثبات

کبہی پکار تو تہلیل اور کبہی تسبیح

ہی ذوق وشوق الہی مین سب جہان مسرور — خدا کی بندگی کرتے ہین ساری مار و مور

ہی دل سے اُسکی اطاعت ہر ایک کو منظور — خدا کی یاد مین ہین دام و دد وحوش وطیور

اُسی کی رکہتے ہین ورد زبان سبہی تسبیح

سما سی تا بسمک کرتے ہین خدا کا ذکر — زمین سی تا بفلک کرتے ہین خدا کا ذکر

فلک سے عرش تلک کرتے ہین خدا کا ذکر — فلک پہ سارے ملک کرتے ہین خدا کا ذکر

زمین پہ پڑہتا ہے ہر ایک آدمی تسبیح

نر کہہ تو فکر نہ اندیشہ شاد کام رہو — خدا کے نام کا کر ورد نیک نام رہو

خدا کے کام پہ حاضر علی الدوام رہو — خدا کے ذکر مین مشغول صبح وشام رہو

کر اُسکے نام کی ہر وقت ہر گہڑی تسبیح

تو تسبیح بننے کی خاطر بنا نہ سجادہ — ریا کے واسطے آئنا بڑہا نہ سجادہ

ہوا و حرص کا سر پر اُٹہا نہ سجادہ — فریب مکر کا ہرگز بچہا نہ سجادہ

نہ باندھ لوگون کے دکھلانیکو ہری تسبیح

کسیکو مرور یا کاربن کے ست دکھلا | جبین عجز بخاک نیاز رکھہ اپنا
ہر ایک طرح سے کرے عبادت ملی | ہزار دانہ کی تسبیح ہی ضرورت کیا

بنالے انگلیون کی وقت بندگی تسبیح

زبان بشکل قلم رکھہ ہمیشہ تو سرور | جہکالے لکہنے مین مانند خامہ سر سرور
رقم کر اپنا یہہ نامہ بآب زر سرور | بسلک نظم پرولے نئے گہر سرور

بنالے موتیون کی حمد ایزدی تسبیح

مخمس بر غزل مصنف

ابر کو ہر بار ہی یہ وقت گریان آجکل | گل ہین ہم موسم باغ و سر خندان آجکل
حالتین عکس برس ہین ساری ہی نمایان آجکل | ٹہری جاکر کہا ہی گردون گردان آجکل

چالین سب چلتا ہی الٹی دور دوران آجکل

جامہ ماتم ہی پہنا عندلیب زار نے | بند کر رکہی ہین آنکہین نرگس بیمار نے
آب و تاب وہی گل کی ہی کہی فصل خار نے | آجکل نقشہ نیا بدلا ہی اس گلزار نے

ہی نرالے ڈہنگ پر رنگ گلستان آجکل

گر زمین ہین سر فرازان جہانکی اوج پست | فاقہ مستی کے نشہ مین تھے ہین ہوشیار مست
خواری اور ذلت مین ہین باخود ساری حق پرست | کوئی مفلس ہی کوئی محتاج کوئی تنگدست

کیا تغیر ہی جہان تھے ہین حیران آجکل

ہینگے مردان دلاور حسرت اور ارمان مین | زندہ دل کاٹتی ہین ہمگی زندان مین
رستم جنگی ہین ہونگی آجکل میدان مین | آجکل موتی لٹکتے ہین گدھونکی کان مین

ہین بچاری آدمی سر در گریبان آجکل

صاحب دولت جو تھے اب ہین غلام کمترین
پوچھی جو جاتے تھے انکو پوچھتا کوئی نہین

مانگتے ہین در بدر دنیا کی خاطر اہل دین
آجکل ہین مسند لت وہ حیوان جانشین

وحشی بنکر پھرتے ہین آوارہ انسان آجکل

ہین جو تنار دار شیطان لیا کہلاتی ہین
رو سیاہان جہان سینہ صفا کہلاتی ہین

تیرہ باطن لوگ مردان خدا کہلاتے ہین
رہزنان راہ مولی رہنما کہلاتے ہین

چور ہین گنج سلامت پر نگہبان آجکل

اب نہیں اسکی نگاہ دہر مین ہے جو ہین کام
تازہ نقشی کھینچے جاتی ہین یہان ہر صبح و شام

صورتین اپنی بدل ملتی ہی ہی خلقت خاص و عام
جابجا شکلین نئی کہلائی دیتی ہین تمام

تازہ آتے ہین نظر دنیا مین سامان آجکل

آجکل عاجز شریفون پر مصیبت ہے کمال
اپنی اندیشی سی افزون ہی نہین بچ عیال

تب کو زنان الم ہی دن کو زنجیر ملال
ہین بھر حالت وہ اپنی حال سے برگشتہ حال

کسقدر ابتر ہی حال درد مندان آجکل

چاہتا بندہ و نسی ہی وہ بندہ پرور بندگی
مرتبہ ہی سب سے اعلی سب سے برتر بندگی

بندہ ناچیز کو ہی سب سے بہتر بندگی
بندگی کر بندگی کر بندگی کر بندگی

وقت ہی اب وقت رخصت کا میر بجان آجکل

بندگان بارگاہ حق ہین تا شن نام کر
نوش خالق کی محبت کا ہمیشہ جام کر

بندہ بنکر بندگی کا کام صبح و شام کر
آجکل کا وقت کار آمد ہی تیری کام کر

دون کمائی کے فقط ہین مرد نادان آجکل

کام دیتا ہی ابہی تیرا یہ جسم نیم جان ۔ دست و پا ہلتی ہین اور قائم ہین بند استخوان
کان سنتی دیکہتی آنکہین ہین اور گویا زبان ۔ بندگی کرتا نہین کس واسطی ای ناتوان
ہینگے سب موجود جس حالتمین سامان آجکل

بنگیا ہی قطرۂ ناچیز دریا شکر ہے ۔ اڑکے پہنچا چرخ چارم پر یہہ ذرہ شکر ہے
پایۂ عزت ہی اس عاجز نی پایا شکر ہے ۔ سرور ناخواندہ و کم گو خدا کا شکر ہے
مشتہر اہل سخن مین ہی سخندان آجکل

مخمس در غزل مصنف

رکہو جاری ذکر باری اپنی منہ سی بار بار ۔ بر در مسجد رہو قائم کہڑی دیوار وار
پاؤ اس درسی بدربار خدا ہر بار بار ۔ بندگی کیو واسطی سب مل کے بیٹہو یار یار
ہر جگہہ ایک ایک دو دو تین تین اور چار چار

ہی تیرا وقت اخیر انجام کا اب وقت ہے ۔ سارے وقتون سی فقط آرام کا اب وقت ہے
موقع کب محنت کا اب کب کام کا اب وقت ہے ۔ عمر گزری کٹ چکا دن شام کا اب وقت ہے
کر سکیگا کیا بہلا اس وقت ای بیکار کار

خشک ہو جائیگا ہر نخل طرب وقت خزان ۔ جانور اس باغ کے چپ ہونگے سب وقت خزان
ہو سکے خوشدل قمریان بولینگی کب وقت خزان ۔ گل نہ آئیگا نظر گلشن مین جب وقت خزان
عندلیب ار روئیگی نہ کیونکر زار زار

چہوڑ انکی دوستی کر سارے بد دنیا کے دوست ۔ اپنی دلسی دفع کر سب نیک بد دنیا کے دوست
کام آنیکے نہین ای بیخرد دنیا کے دوست ۔ دی نہین سکتی ہین کچہہ تجہکو مدد دنیا کے دوست
بن نہین سکتی ہین تیرے دوست اور اغیار یار

دوستی دنیا مین کر حاصل کہ حق تجھکو ملے — پاک کر بغض و دشمنی سی دل کہ حق تجھکو ملے
دہو نجاست سے یہہ آب گل کہ حق تجھکو ملے — بی تعصب ہر کسی سے مل کہ حق تجھکو ملے
جسطرح ملتے ہین باہم دوست دست اور یار یار

نغمے سن بستان مین جا کر عندلیب زار کے — آنکھین کہول اور دیکہہ جلوی گلشن بیخار کے
مست لگاتا ہے انکو کر جا ... بیدار کے — سیر کر اور دور سی گل دیکہہ اس گلزار کے
پر بنا اپنے گلے کا انکو مت زنہار ہار

سب الگ ہونگی زن و فرزند بعد از چند روز — منہ نہ دکہلائینگے یہہ لبند بعد از چند روز
آخرش کہل جائینگے یہہ بند بعد از چند روز — ڈہیلے ہو جائینگے یہہ پیوند بعد از چند روز
رشتہ سب دنیا کے ہو جائینگے آخر تار تار

دشمن جان ہی یہہ شیطان لعین بد انصرام — روکتا ہی تجھکو تیری حق کے رستہ سی مدام
اسکے پہندے مین نہ آنا توڑ دینا اسکا دام — نفس کافر سی بہادر ہنکی لینا انتقام
اسپہ خود کرنا بکڑ کرنا تہہ مین تلوار وار

مسند عز و شرافت سی اٹہا لیگا تجہے — اپنا بندہ حق سی چہڑوا کر بنا لیگا تجہے
اژدہا بنکر فقط اکدم مین کہا لیگا تجہی — ایکدن یہہ سانپ بنکر مار ڈالیگا تجہی
نفس اماره کیا کرتا ہی ہر دم مار مار

ہو ترقی یا تنزل روزگار دہر مین — نیک خو یا بد کوئی رہتا ہو وار دہر مین
خار ہو یا گل ہو پیدا نو بہار دہر مین — موسم گل یا خزان ہو لالہ زار دہر مین
دل کو ایسے انقلابونسی نہ کہنا خار خار

کرتا ہی دنیا پہ کیون مائل تو اپنی آپ کو — ایسا کیون کہتا ہی بیحاصل تو اپنی آپکو

کسلئے کرتا ہی خود گہایل تو اپنی آپ کو | سخت بیماری ہی درد دل تو اپنی آپکو
بن کے نا پر ہیز مت ای سرور بیمار مار

مخمس بر غزل مصنف

سو بخش حق کے نام پہ سرور ہزار بخش
مال اپنا دلکو کہول کے ای مالدار بخش
بخشش کیوقت مال کو مت کر شمار بخش
جو ایک دو طلب کرین تو اُسکو چار بخش
جبتک ترا خزانہ ہی اختیار بخش

حق نے کیا ہی تجہکو اگر اہل منزلت
سائل کو اپنی باب سے محروم چہوڑ مت
اور رکہہ دیا ہی سر پہ تیری تاج گر ہمت
کر لطف عاجزون پہ فقیرون پہ مرحمت
مال و گہر بمفلس تیرہ روزگار بخش

دنیا مین ہونا چاہتا ہی سرخرو اگر
بخشش کی کچہہ ہی ذلین تیری آرزو اگر
مطلوب عاقبت مین بہی ہی آبرو اگر
امید وار مغفرت حق ہی تو اگر
تو بہی گناہ بندہ تقصیر وار بخش

بندونپہ پورا فضل خدا ہوگا حشر کو
شب درد و رنج و بلا ہوگا حشر کو
سبکو بہشت حق سی عطا ہوگا حشر کو
لا تقنطو کا وعدہ وفا ہوگا حشر کو
ساری گناہ دیگا وہ پروردگار بخش

کرتا ہی اپنا نامہ اعمال خود سیاہ
پر کسقدر ہی مرحمت حضرت اله
بہولا ہوا یہہ آدمی گمراہ خواہ مخواہ
ہر بار بندہ کرتا ہی جو بہول کر گناہ
باری تعالی دیتا ہی وہ بار بار بخش

اندازہ نا روا ہی سخاوت کے کام مین | تعداد کب بجا ہی سخاوت کے کام مین

دیتا ہی مدعا ہی سخاوت کی کام مین — کتنی ضرور رکہا ہی سخاوت کی کام مین

جو بخشتا ہی مال سے تو بیشمار بخش

غافل نہو زمانہ مین ہر وقت کام کر — ہر دم گناہ کرنے سی ہی رکہہ لگو تہام کر
اپنی رہائی کے لئی کچھہ انتظام کر — توبہ ہر ایک جرم سی ہر صبح و شام کر

تا دیوین تجہکو خالق لیل و نہار بخش

لیل و نہار جنپہ تو کرتا ہی جان نثار — رہتا ہی روز جنکی محبت مین بیقرار
ہی جنکی دیکھنے کا بہر حال انتظار — تیری مدد کرینگے یہان کیا یہ دوستدار

کیا عاقبت مین دینگے یہہ دنیا کی یار بخش

مت رکھہ کسیکے عشق مین پامال اپنا دل — اپنے لئی بنالے نہ جنجال اپنا دل
دلبر کو اپنی بانکے تو دیدال اپنا دل — کر دی فدا اسی پہ بہر حال اپنا دل

جانان کو اپنی جان بہی ای جان نثار بخش

یارب غریب بندۂ نادار پہ رحم کر — ہر آدمی پہ فضل ہر انسان پہ رحم کر
ان بیکسون کے دیدۂ گریان پہ رحم کر — ان عاجزون کے حال پریشان پہ رحم کر

یارب گناہ سرور امیدوار بخش

ترکیب بند

بندہ حق بندگی کا کام کر — نیک ہو جس کام کا انجام کر
عجز سے ہر آستان گر زمین جہکا — سجدۂ اخلاص صبح و شام کر
پی شراب عشق ربانی مدام — نوش الفت کا ہمیشہ جام کر
آدمی ہے تو اگر وحشت نہ بن — آدمیت اپنی مت بدنام کر

کذب دکھانی آپ کو
دلکو رکھہ نیاری دونسی تھام کر

ن پرستی مین بہت مضبوط ہو
بندگی مین اپنا استحکام کر

اپنا رکھہ خلق ہا اپنی خلق نیک
نیک خو بندون مین تشہیر نام کر

مت رہو دنیا مین حق کا قرضدار
اپنے ذمہ سی ادا یہہ دام کر

طاعت خالق مین اپنی جسم پر
رات اور دن کا حرام آرام کر

کام کے دن جب گذرتی جاتی ہین
کچہہ تو فکر گردش ایام کر

رکہہ نہ اس دنیا پہ امید وفا
دور خاطر سے خیال خام کر

بن مجرد سب تعلق چھوڑ کے
ہو اکیلا ساری رشتے توڑ کے

پہلے اس ہستی کی ہستی سی کہان
ابتدا تیرا کہین تہا کہان

کون تہی صورت تیری اظہار کی
نام کیا تہا کیا تہا اور کیا نشان

تہا کہین تو خاک یا گرد و غبار
آگ تہا یا باد یا آب روان

برق کی مانند آتش بار تہا
یا بشکل ابر تہا کوہ گران

تیرا مسکن تہا زمین پر یا کہین
اڑتا پہرتا تہا با اوج آسمان

خار تہا یا گل تہا یا سرو چمن
عندلیب نغمہ زن تہا یا باغبان

بن کے قمری یا کیا کرتا تہا شور
کبک تہا یا بلبل خوش الحان

عرش یا کرسی تہا یا لوح و قلم
یا زمین یا گردش دور زمان

خاک کا ذرہ تہا تو یا آفتاب
پانی کا قطرہ تہا یا بحر روان

نور تہا یا سایہ بی نور تہا
غم مین تہا اندوہگین یا شادمان

الغرض سب کچھ تہا اور کچھ نہی تہا | جیسے آفتہا خدای دو جہان

اب بہی ای خاکی تو اصل اپنا نہ بہول
چار دن کی بات پر اتنا نہ بہول

کوئی دن میں جب گذر جائیگا تو | اور سفر دنیا سی کر جائیگا تو
دیدۂ عالم سے ہوگا ناپدید | روبرو لوگون کے مر جائیگا تو
یہہ جو ہی مٹی کا گہوڑا دوڑتا | پشت سی اُسکی اُتر جائیگا تو
ہوگی گر دل مین تیری حب وطن | خوشدلی سی اپنی گہر جائیگا تو
آیا تہا تو جسجگہہ سی بس وہین | کرکے طی اپنا سفر جائیگا تو
ہی مکان لامکان تیرا مکان | ای یکین آخر جدہر جائیگا تو
سخت مشکل ہوگی گر ای بردبار | بار سر پر باندہکر جائیگا تو
ساتہہ اپنی کچہہ نہین لیجائیگا | چہوڑکر یہہ سیم و زر جائیگا تو
بہول جائینگے تجہی جتنی ہین دوست | دل سے لوگون کے اُتر جائیگا تو
وصل ہو جائیگا حق کی ذات مین | جتنا بگڑا ہی سنور جائیگا تو
جمع کرلے وقت ہی عرفان کا گنج | ورنہ کیا ای بے ہنر جائیگا تو

تیری چلدینے کا جب وقت آئیگا
ایک ساعت بہی نہ مہلت پائیگا

وقت پر حامی تیرا ہوئیگا کون | یار کون اور آشنا ہوئیگا کون
تیری اس کشتی کا اُس گرداب مین | ناخدا غیر از خدا ہوئیگا کون
کون غمخواری کریگا وقت غم | چارہ گر اس درد کا ہوئیگا کون

جسجگہہ پر تو ہے اُٹھتا بیٹھتا ۔ کون بیٹھیگا کھڑا ہوئیگا کون

بارکش اس تیری سنگین بار کا ۔ دوسرا تیری سوا ہوئیگا کون

دیدۂ حیرت سی تیری خاک کو ۔ دیکھین اُس دن دیکھتا ہوئیگا کون

آجکل جس گہر مین تو آباد ہے ۔ تیری بعد اُسمین بسا ہوئیگا کون

جب چلا جائیگا تو پہر کیا خبر ۔ کون آیا اور گیا ہوئیگا کون

کون دولتمند ہوگا کون شاہ ۔ کون مفلس اور گدا ہوئیگا کون

کون بنجائیگا بدکار و نہین بر ۔ نیک بند و نہین بہلا ہوئیگا کون

دیکھئے ہمنام تیری نام کا ۔ پہر جہان مین دوسرا ہوئیگا کون

کسکو پہر تیرا نشان مل جائیگا ۔ دولت و ملک و مکان مل جائیگا

فی الحقیقت تو ہی پتلا خاک کا ۔ جسم ہی تیرا سراپا خاک کا

خاکساری سی تو منظور رکہہ اپنا کام ۔ جیسے بن جاتا ہی سونا خاک کا

ہوکے آوارہ ہوا و حرص مین ۔ جا بجا کیون تو نی اُڑایا خاک کا

عرش پر ہی کیون ترا ایسا دماغ ۔ ذرہ کیون اُڑتا ہی اتنا خاک کا

بنگیا ہی آگ نادان کسلئے ۔ اصل کیون بہولا ہی اپنا خاک کا

گر میسر ہو پہن ای خاکسار ۔ اس بدن خاکی پہ جوڑا خاک کا

خاک تہا پہلے بہی اس ہستی سی تو ۔ پہر بہی ہو جائیگا تودہ خاک کا

سرنگون ہوتا ہی جیسی آسمان ۔ مرتبہ ہی سب سی اونچا خاک کا

ہی ملبّو نور حق جیسے مدام ۔ دیکھہ یہہ پتلا ہی کیسا خاک کا

ہر گھڑی تھوڑی دنوں کیواسطے ۔۔۔ ہو رہا ہی جو تماشا خاک کا
سب یہ ٹھکانا ہوگا آخر ایک روز ۔۔۔ جسقدر ہی اب ٹھکانا خاک کا

ایسی اندھیری اچانک آئیگی
خاک کو تیری اڑا لیجائیگی

ہی غرور اے نوجوان کس بات پر ۔۔۔ حق کو بھولا ہو میاں کس بات پر
استقدر اٹھتا ہی بارے جوش کے ۔۔۔ مغز سی تیری دھوان کس بات پر
کیسی ہی تقریر کیسی گفتگو ۔۔۔ اتنی کھولی ہی زبان کس بات پر
جبکہ جانے کیلئے آیا ہے تو ۔۔۔ پھر یہہ تکیہ اور مکان کس بات پر
دار فانی مین ہمیشہ زندگی ۔۔۔ جھوٹہی یہہ وہم و گمان کس بات پر
بے نشانی جبکہ ہی اپنا مآل ۔۔۔ اتنی یہہ نام و نشان کس بات پر
جبکہ گھر زیر زمین ہوگا تیرا ۔۔۔ پھر خیال آسمان کس بات پر
کرتا ہی اے بلبل تصویر تو ۔۔۔ استقدر شور و فغان کس بات پر
چند روزہ یہہ تیری گلزار ہی ۔۔۔ ہی بھروسا باغبان کس بات پر
وان تیری منھ کو جلنے کو آگ ہین قریب ۔۔۔ پاؤن پھیلائی ہین یہان کس بات پر
کسطرح جائیگا حق کے روبرو ۔۔۔ منہ دکھائیگا وہان کس بات پر

ابتدا مین سوچ لے انجام کار
وقت پر ہوگا وگرنہ شرمسار

بے عبادت رب ملتا ہی کہین ۔۔۔ یہہ نہین ہرگز نہین ہرگز نہین
مثل گردون ہوگا تو گردن بلند ۔۔۔ عجز سی پر کہیگا گر سر بر زمین

لکھے گر سینہ پہ نقش کردگار
روشنی ہو تیرے دل کا نگین

غیر کی الفت مین حق کیونکر ملے
کسطرح حاصل ہو اُس ہاشمی بن

سر جھکا اے سرور کلب جہان
تا جھکے تیری طرف چرخ برین

سرخروئی گر تجھے مطلوب ہے
خاک سے آلودہ رکھہ اپنا جبین

ہاتھہ پھیلا اپنے حق کے روبرو
غیر سے کوتاہ کر لے آستین

دوستان حق سے کرنے دوستی
چھوڑ یہہ کبر و غرور و بغض و کین

دوست اور دشمن سے رکھہ اپنا پیار
نیک و بد کو کر لے اپنا ہمنشین

صانع اکبر کی صنعت دیکھہ لے
صفحۂ عالم پہ بچشم دوربین

چھوڑنے کی چیز ہے دنیا کا مال
اُسکی خاطر دل نہ رکھہ اپنا حزین

کل کو جو چھوڑیگا فوراً چھوڑ سے
آج ہی جوڑ اُسکا دل ہی توڑ دی

جلوۂ حق جا بجا ہے دیکھہ لے
حاضر و ناظر خدا ہے دیکھہ لے

ہر جگہہ اُس کاتب قدرت کا نقش
لوح عالم پر لکھا ہے دیکھہ لے

دل کی آنکھین کھول اے اہل نظر
کیا تماشا ہو رہا ہے دیکھہ لے

ڈھنگ کیا ہے عالم اسباب کا
رنگ اس گلشن کا کیا ہے دیکھہ لے

پست ہے کس کسکا ہستی مین مکان
اونچی کس کی بنا ہے دیکھہ لے

بوستان دہر مین ہے عندلیب
کیسا کیسا گل کھلا ہے دیکھہ لے

سبکی خاطر آنے اور جانے کا در
دار دنیا مین کھلا ہے دیکھہ لے

ظاہر و باطن کو چشم غور سے
گر ترا آئینہ صفا ہے دیکھہ لے

پانی کا قطرہ ہی سبکی ابتدا / خاک آخر انتہا ہی دیکھہ لے

دیکھنے والا تیرے اعمال کو / چھپ کے ہر دم دیکھتا ہی دیکھہ لے

جو کوئی دن مین آنکھین ہوجاینگی بند / آجکل جو دیکھنا ہی دیکھہ لے

دیدۂ مردم سے جب چھپ جائیگا / پھر تو کسکے دیکھنے کو آئیگا

دیکھہ کیا دنیا کی رنگین ہی بہار / ہی شگفتہ جیسے گہر لالہ زار

حق نے پیدا کی ہی ہا ہند بہشت / اس چمن کی خاک ساری آبدار

برسا کرتا ہے ہمیشہ رات دن / اسپہ ابر رحمت پروردگار

گلرخان وہر اس گلزار مین / جاتے آتے ہین ہمیشہ بار بار

بادشہ ہی تخت گل رنگی پہ گل / بلبلین ہین خادمان جان نثار

پہولتا ہی اس چمن مین تازہ پہول / ہر گہڑی شام و سحر لیل و نہار

گاہ بی رونق خزانسی باغ ہی / مثل بو اڑتا ہی گلشن کا غبار

جا بجا خندان کہی گلزار ہے / اور کبہی ابر بہاری اشکبار

لیکے پیالہ ہی کہین لالہ کہڑا / ہی کہین نرگس کی آنکہونمین خمار

مجمع گل ہے کبہی اس باغمین / اور کہین پہیلا ہوا دامان خار

سیر کر اس باغ کی شام و سحر / باندہ دل مت اس سے لیکن زینہار

کیونکہ یہہ گلشن ہے اور گل چند روز / نغمہ زن ہے اسمین بلبل چند روز

کب تلک آخر رہیگا جلوہ گر / ہر زمین پر جلوۂ شام و سحر

کب تلک گردش مین ہوگا آسمان | کب تلک چکر لگاینگے شمس و قمر
خانۂ عالم مین یہہ فرش زمین | ہوگا کب تک مسکن جن و بشر
ہوگا پیدا کب تلک پتہر سے لعل | کب تلک نکلیگا دریا سے گہر
کب تلک ہوئیگی برق آتش فشان | پانی برسائیگا کب تک ابر تر
تخت پر بیٹہینگے کب تک بادشاہ | کب تلک سائل پہرینگے در بدر
پہولتے کب تک رہینگے ایسے پہول | کب تلک لائیگا یہہ بستان ثمر
داب کر رکہینگے کب تک مالدار | گنج مال و گنج سیم و گنج زر
کب تلک باقی رہینگے آہنی لوگ | دار فانی کو بنا کر اپنا گہر
ہو رہا ہے جو تماشا دو بدو | دیکہینگے کب تک اسے اہل نظر
بار ور جتنے شجر ہین آجکل | مرگ کا کب تک نہ کہائینگے تبر

نقشہ یہہ آخر کہنچیگا کب تلک
کہیلے پہر قائم رہیگا کب تلک

دولتِ دنیا کی پروا مت کرو | سامنے آئے تو دیکہا مت کرو
تم سے آخر کار یہ چہن جائیگی | ایسی دولت پر بہروسا مت کرو
مرتے دم تک بہی تو جب ہوئی غیر | مت کرو ای میری مولی مت کرو
عمر و دولت بے سہارا چیز ہی | دوستو اسکی تمنا مت کرو
خاکساری کے بغیر ای بندگان | فخر اور غرت کا دعوی مت کرو
ہو وہی آخر جسسے ناکامی نصیب | ابتدا مین کام ایسا مت کرو
رشتۂ الفت خدا سے باندہ لو | دل مین حب غیر رکہا مت کرو

واقف سرّ حقیقت کے بغیر
راز اپنے دل کا افشا مت کرو
اپنے خالق پر فقط تکیہ کرو
خلق سے ہرگز تو لامت کرو
اپنے حق سے دولت دین مانگ لو
مال دنیا کا بیارا مت کرو
خود قدم رکہنا ہو جس راہ پر
رستہ اُس رستے کا پوچہا مت کرو
یار و سرور کی نصیحت مان لو
جان لو دنیا کو اور پہچان لو

خاتمة الطبع

از نتائج طبع منشی غلام حیدر تخلص حیدر لاہوری خلف مصنف

کیسی خوشخطی سے ہے لکہی گئی
یہہ کتاب بی بدل حمد ایزدی
کیا یہہ دیوان لائق تعریف ہے
سرور لاہور کی تصنیف ہے
کیسا یہہ دیوان ہی دیوان لاجواب
کیسی اچہی ہی یہہ لاثانی کتاب
ہی یہہ دیوان داروئی درماندگان
ہی یہہ دیوان حرز جان عاشقان
کسقدر اسکے مضامین تیز ہین
کیسے شور انگیز و درد آمیز ہین
اسکو جب پڑہتی ہین مردان خدا
پورا پا لیتے ہین اپنا مدعا
حق کا طالب اسکی رکہتا ہی طلب
ورد مہدم ساعت بساعت روز و شب
معرفت کا جسکے دلمین ذوق ہے
اسکے پڑہنی کا اوسیکو شوق ہے
وقت تنہائی یہہ دیوان یار ہے
حالت غم مین یہی غمخوار ہے
چہوٹا سا دیوان ہی یہہ لکہا گیا
پر بڑا ہی اس سے حاصل فائدہ
طبع اندر مطبع وکٹوریا
ہو چکا ہے اب یہہ نسخہ بی بہا
مستفید اس سے ہوا سارا جہان
نیک و بد خورد و کلان پیر و جوان

بعد ازآن جب ہمکو ای حیدر سوئی	فکر اسکے سال اور تاریخ کی ۱۲۹۷
دل نے ظاہر کردیا مافی الضمیر	چھپ گئی ہے اب یہہ حمدِ بینظیر

از نتائج افکار جناب منشی درگا پرشاد صاحب ملازم محکمہ ڈائرکٹری پنجاب متخلص بہ نادر مصنف خزینۃ العلوم فی متعلقات المنظوم و مرأۃ خیالی و عبرت گلزار و گلدستہ اخلاق و نکات سخن وغیرہ

حمد ایزد ہوسکے کیونکر ادا	جب یہہ میں نے ہوا لا حصی کہا
پر نکالا ہی سبھی نے حوصلہ	جیسے جوکچھ بن پڑا اُسنے لکھا
حمد ایزد جتنی سرور نے لکھی	اتنی لکھہ سکتا نہیں ہی دوسرا
ایک دفتر بھر دیا اشعار سے	گویا بحر حمد مین خود غرق تھا
حمد یہہ ممدوح کو آئی پسند	اور مادح کا بڑا اُسنے مدعا
شاد یہان ہوا اور وہان مغفور ہو	سنیے یہی نادر لب اب یہی دعا
ذہن تو یہہ تھی سوجھی یہہ تاریخ کی	یا غفور ۱۲۹۷ اُسکا نکالا مادہ

از نتائج طبع حضرت سید مرشد علی قادری گیلانی بغدادی میدنی پوری المخاطب بعلی عبد القادر شمس القادری المتخلص بہ عاصی سلمہ اللہ تعالی ؛

جو فضلِ خالقِ اکبر بہ سرورِ فیض بخشا شد	بصد خوبی کتابی خوش بعالم عالم آرا شد ۱۲۹۷
بسالِ انطباعش طبع عاصی زد ندا آخر	بگو حمد ایزدی دیوان ز سرور جلوہ فرما شد

ایضاً

بہت جلد ہوگیا چھپکر عیاں حمد ایزدی دیوان	ہوا سرور پہ فیضل ایسا خدائی بندہ پرور کا ۱۲۹۷
یہہ سال خاتمہ مرشد علی عاصی نے لکھا ہے	نہایت با صفا حمد ایزدی دیوان ہی سرور کا

ایضاً

چو شد مطبوع طبع اہل طبع از فضل ربانی
چنین دیوان عالیشان رقم فرمودہ سرور

بعاصی از سر الحمد در سالش ندا آمد
۱۲۹۷
بگو حمد ایزدی دیوان رقم فرمودہ سرور

ایضاً

چہپا حمد ایزدی دیوان بفضل ایزدی جسدم
دو بالا اسسے رتبہ ہوگیا سرور سخنور کا

لکہی یہہ بائی ہسم اللہ سنہ تاریخ عاصی نے
۱۲۹۷
کہ ہی حمد ایزدی دیوان پراز توحید سرور کا

از نتائج طبع مفتی غلام صفدر تخلص فوقانی منشی فاضل فرزند دلبند مصنف کتاب

چہ حمد ست این کہ در دیوان عالم
روان ذکرش بنوک ہر زبان ست

بسال طبع فوقانی رقم زد
۱۲۹۷
کہ این حمد خداوند جہان ست

از سید مرتضی شاہ ارندولی خاندیسی عرف بچومیان والد بزرگوار سید عبد الرسول المرحوم

چو مطبوع جہان در بلدۂ لاہور گشت آخر
چنین دیوان حمد ایزدی دیوان لاثانی

بگوشِ مرتضی در سال طبع از ہاتف غیبی
۱۲۹۷
ندا آمد بگو حمد الہی فیض رحمانی

از میر حسام الدین جمعدار ملازم پولیس تعلقہ چالیس گانو ضلع خاندیس احاطہ بمبئی

چہپ چکا جب فضل حق سے بلدۂ لاہور میں
کیسا یہہ دیوان حمد ایزدی صل علیٰ

بعد طبع اسکے حسام الدین بسال خاتمہ
۱۲۹۷
بولا کافی خاتمہ حمد ایزدی کا ہوچکا

از مفتی فصیح الدین لاہوری تخلص ہوش برادر زادہ مصنف و

ہوگئی فضل خدا سے دوستو
با ہزاراں اجلال ختم حمد ایزدی

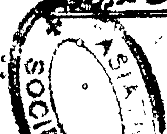
ہوش نے تحریر کی تاریخ سال
۱۲۹۷
ہوگئی امسال ختم حمد ایزدی

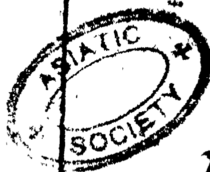
از منشی چراغ دین تخلص لایق لاہوری محرر مطبع وکٹوریا پریس لاہور

نسخہ دیوان حمد ایزدی مطبوع گشت
چون ہا فضال خداوندی فی لطف سرمدی

بندۂ لایق بسال طبع این نادر کتاب
۱۲۹۷
گفت بی مانند نادر طبع گشت حمد ایزدی

بقلم بندہ محمد زکریا دہلوی تخلص قاری





احوال نظام مداح رسول انام صلعم

یعنی نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مردان علیخان بہادر تخت قائم جنگ
وزیر اعظم ملک مارواڑ

آپکو پابندی صوم وصلوٰۃ تو ابتدا سے ہی تھی مگر آغاز شباب سے شغل اور اد بھی روز افزون رہا آغاز جوش جوانی مین جوش طبیعت جسطرف آتا ہے ٹوٹ کر آتا ہی چنانچہ آپکو تلاوت اور ورد وظائف کے علاوہ درود اور قصاید کا ذوق ہنگیہ ہو گیا آخر بقول ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + حالانکہ آپکو کسی سے اب تک بیعت نہین ہے تلاش اور شوق البتہ ہے مگر جب خدا اور رسول رہبر ہو تو پھر کیا چاہیے چنانچہ ایک عرصہ تک ولولہ شوق دلی اور جذب قلبی نے روز افزون ترقی پکڑی یہانتک کہ برسون عالم شب بیداری رہا جب ہی سے عادت کم خوابی و کم خواری ہے اور ہر رمضان مین بلکہ یون بھی مدتون ایک وقت کی غذا پر اکتفا ہوتا ہے اسی ورد خوانی مین شوقیکئی چلے بھی بلا ترک اوربا حرک

جلالی و جمالی وغیرہ بھی سیکھے اور درود کبریت احمر اور حزب البحر اور قصیدہ بردہ
وغیرہ کی با ترک حیوانات مکرر زکات دی اور بہت سے بزرگون کی اجازت لیکر
برسون یون بھی بطور ورد پڑھا اوسکے علاوہ اور بہت سے درود اور نیز درود استغاثہ
و قصیدہ ہای بانت سعاد اور غوثیہ اور دعا سیفی وغیرہ بھی وردمین رہی اور دیگر اوراد
آیات و دعا ہای شبانہ روزی و حصن حصین وغیرہ و اسمای الہی علاوہ اوراد و سی ہامین
جسکے شروع کو دس بارہ برس گذر چکے تھے تین ماہ رمضان کی شب زندہ داری مین
شب قدر بھی دیکھی جو اوس سال مین چوبیسوین ماہ رمضان کی رات کو وقت دو بجے
شب کے واقع ہوئی تھی اور ایک نور منور جانب شرق سے آسمان تک پیدا ہوکر
محیط ہوگیا تھا اور از خود دل کو عجیب طرحکا قرار اور تسکین اوسوقت حاصل تھی جسقدر
اس عرصہ تک تعلقات خانگی و منصبی کم تھے اوسیقدر اسطرف صرف اوقات زیادہ تھا
جسقدر آیندہ زمانے مین تعلقات بڑہتے گئے اوسیقدر کثرت اوراد و تقلیل آتی گئی
مگر جو بات کہ دل پر نقش کالحجر ہوجاے اور دلمین اوسکا فرا سما جاے وہ کب موقوف ہوسکتی ہی
چنانچہ باانیہمہ تعلقات منصبی و مالی و ملکی آپ درود و قصیدہ بردہ وغیرہ جسقدر ہو سکا
پڑھا کیے مگر التزام نہین رہا اور ترک بھی ہو ہوگیا تاہم آپ کو محبت قلبی جو ذات آنحضرت صلعم
سے ابتدا سے تھی وہ بدستور روز افزون رہی چنانچہ اکثر عبادات بدنی اور مالی اور
خیرات کا ثواب اور نیاز اور فاتحہ آپ آنحضرت صلعم کی روح پر فتوح پر جاری تھی بین
اور کوئی ساعت نہین ہے کہ دل سے خیال حضور صلعم کا بھولتا ہو بارہا ارادہ حرمین شریفین کا
بھی کیا اور ہے مگر مشیت رب سے وقت پر منحصر ہے خداے عزوجل یہ آرزو بھی بخیر و
سعادت پوری کرے آمین جبکہ ایک بندہ کمترین کو دلی نسبت حضرت رحمۃ للعالمین سے ہو

تو آپ کی شان رحمت عالمیان و بندہ نوازی مقتضی اسکی ہے کہ بقول دہ وردنیا
ہفتاد ور آخرت آپ ایسے طالب صادق سے کیون نہ خلق محمدی سے پیش آمین
چنانچہ کمال رحمت و ذرہ نوازی آنحضرت صلعم سے ابتدای آغاز شباب و دروذخوانی کے
زمانہ حال تک کرات مرات آنحضرت صلعم نے اپنی زیارت شریعت سے خواب مین
مشرف فرمایا جو بقول حدیث صحیحہ من ارانی فقد ارانی والشیطان لا یتمثل بی
آن حضرت کی زیارت عین آپکی ہی زیارت ہے صل علی اول بار آپ نے عالم خواب مین
جنگل مین آنحضرت صلعم کو ایک چاہ سے پانی بھی پلایا پھر ایک بار بلا زکات صرف
ورد قصیدہ بردہ مین آپ نے اپنی کوٹھی مین مع دو صحابۂ کرام خلیفۂ اول و دوم
رضی اللہ عنہما کے آنحضرت کی امامت سے نماز صبح با جماعت پڑھی اور اوسکے اندر
خود ایک اعجاز محمدی واقع ہوا کہ جو دعا حضرت نظام سے بعد نماز مانگی تھی اور اوس سے
برسون سے یاس ہوگئی تھی وہ بے سبب ور از خود اوسیدن پوری ورحاصل ہوگئی
ایک بار زکات قصیدہ بردہ مین وقت شب زیارت ہوئی نصیب نے اوسوقت
آپکو جنابت تھی اسلیے نماز ہمراہ نہ پڑھ سکے مگر نقش پای آنحضرت صلعم جو تر زمین پر
چلتے وقت منقش ہوتے تھے اوسکو ہر قدم پر ہاتھ سے چوم کر آنکھون سے لگاتے رہے
مگر دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے نماز عصر کی امامت کی اودہر دو خلفای اول و دوم رضی نے آپکے
ساتھ نماز پڑھی - ایک بار آپ نے دریا کنارے زیارت کی - ایکبار مسدس مطلع
بصورت تو نگارے نہ آفرید خدا تراشیدہ و دست از قلم کشید خدا
نصف شب کو کہکر آپ لیٹے تھے کہ خواب مین ایک نفیس مکان مصفا و منور اور بحست مین
ایک عرب بزرگ نے لیجا کر اکثر تبرکات آنحضرت صلعم کی زیارات کرائی یہ گویا صلہ

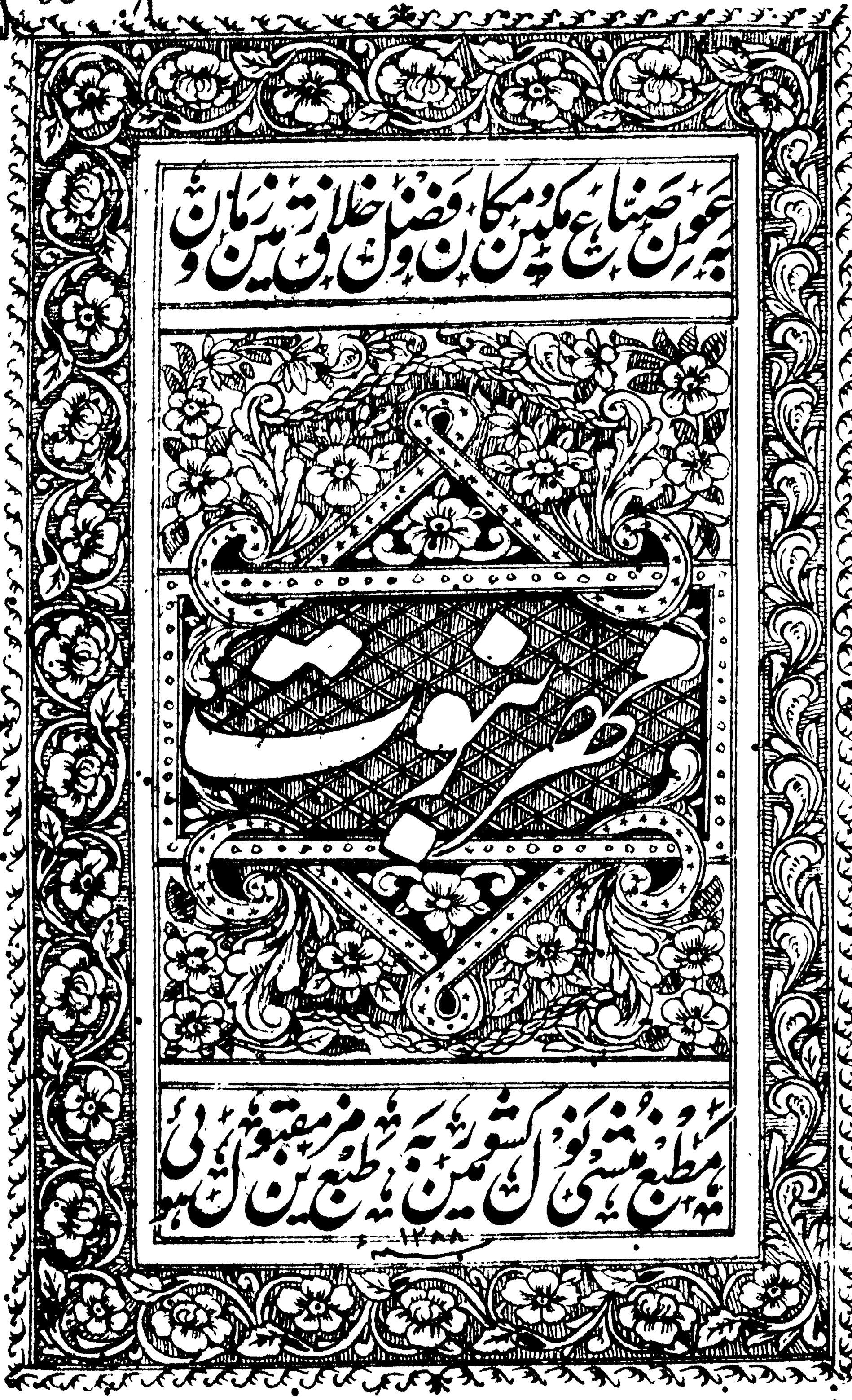
اوس ترجیع کا تھا جو درحقیقت قابل داد وصاد کے ہے دوبار زیارت مدینہ منورہ سے
اور علیگ نہاد دوبار نموا ہین زیارت کعبۃ اللہ سے مشرف ہوئے - ایکبار زیارت کربلا معلی
سے بھی عالم رویا میں شرف حاصل کیا چونکہ حب نبی کا جزو حب اہلبیت علیہم السلام ہے
اسلیئے آپکو محبت اہلبیت علیہم السلام سے بھی ویسی ہی ہے چنانچہ ایکبار کچھ دن ہر
حالت ملال وسکوت مین آپ نے جناب امیر علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک نورانی شکل
اسپ عربی پر سوار شان حیدری سے قریب آئے اور تسلی فرمائی آنکھہ سکوت مین
بند تھی آنکھہ کھولکر دیکھا کہ وہ شبیہ بعینہ سامنے موجود ہے حالانکہ اسکا ذرا بھی تصور اور
گمان نتھا اور معًا وہ تمام ملال دفعتًا از خود دل سے اوسیوقت نسیًا و منسیًا ہو گیا
پھر ایکبار افق شرق سے تین مینار نور کے سر بفلک دیکھے جنمین وسط کا بڑا اور جانبین
مین ایک کم اور ایک اوس سے بھی کم تھا اوسوقت خواب مین آپ نے ایک
مخاطب سے کہا کہ دیکھو یہ نور جناب علی علیہ السلام اور یہ دونو نورین امامین حسنین
علیہما السلام ہین جیسے کوئی پہلے سے جانتا ہے ایکبار زیارت حضرت خواجہ
معین الدین چشتی سید حسنی وحسینی سلطان الاولیاء ہند کی کی ہے اور آپ سے نے
ایک نقش حسب الطلب عطا فرمایا اور ماہ ناقص وبدر کامل کو بارہا دیکھا اوبار ہا پر لگکر نیچے اونچے
اوڑتے دیکھا اور ایک بار ایک مجذوب کامل مادرزاد کو ایک بزرگ کی قبر پر مناقب
پڑہتے حالمین دیکھا اور سوسی صبح کو اوسی بزرگ کی وہی کیفیت جاگتے مین ظہور مین
آئی ایک روز مجذوب کو آپ نے سفر مین تین چار سو میل کے فصل سے دیکھا کہ اوسکا
لب زیرین آپ خوس سے ہے اور سبزہ اوسکا عجیب شیرین و منفع ہے اور اوسکی
تعبیر آپ نے یہ دی تھی اوسوقت اون بزرگ کا وصال ہو گیا چنانچہ بعد عرصہ کے وہ بات

سچ نکلی اور اوسنے آپ کو مرتی وقت مکرر دریافت کیا اور اوسیوقت اوسنے قضا کی
جس روز بعالم رویا اونکو دیکھا تھا اور اور بعض بزرگون کی بھی زیارت کی اور بارہا
رویای صادقہ دیکھین الغرض یہ کلام الٰہی سے یہ سب شرف او صفای قلب ثمرہ
اوس اوراد او خلوص قلبی کا ہے اللّٰہم زد او اسیوجہ سے آپ دل کے بھی بہت
صاف ہین اور نفاست او طہارت لباسی و بدنی و مکانی کے بھی از حد پابند
اور یہ سب نتیجہ صفای قلب کا درود وغیرہ کی برکت سے ہی بلکہ بغیر واسطہ عمل کے
اجنبہ نے آپ کی بارہا اعانت کی آپ پر اکثر سالک اور مجذوب فقرا کی نظر عنایت
رہی ہی اور آپ کی جدہ ایک بزرگ خاندان سادات گرامی سے تھین اسلیے آپ
اس شرف سے شریف بھی ہین یعنی شریف وہ ہی جسکا سلسلہ مادری سادات سے ہو
الغرض یہ سب مناسبتین ذاتی و صفاتی آپ کے حال کے مناسب واقع ہوئی ہین
جو ہر ایک کو بہت کم نصیب ہوتی ہین خدا کا بڑا احسان و شکر ہی جو کہ آپ کو دلی
مناسبت آنحضرت صلعم سے ہے اسلیے آپ نے جو ولولہ طبیعت سے کسیقدر
نظم نعت آنحضرت صلعم اور اور بزرگون کی شان مین بھی لکھا ہے وہ گویا جالیکے
جو تبرکاً و تیمناً حرز جان محمدیان کیا جاتا ہے اور یہ ذکر خیر صرف اسلیے حوالہ قلم
حقیقت رقم ہوا ہے کہ اہل بصیرت و عبرت اوس سے متنبہ ہو کر سمجھ لین کہ ایسے
نیک ذوق شوق سے اہل ایمان کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے جو باعث خیر و برکت
ابدی اور نجات و سعادت سرمدی ہے ۔ بزرگان دین کا قول ہے کہ کثرت
درود سے شرف زیارت حاصل ہوتا ہے سچ ہے آپ کا قول ہے کہ درود
بلا ناغہ بعد نماز پنجوقتہ اگر زیادہ پڑھا جاوے تو بہت بہتر ہے اور خاص واسطہ محبت

عند زیارت و فیضانِ رحمت آنحضرت صلعم کے بعد نماز صبح اور افضل بعد نماز عشا
با وضو با خوشبو درود کا پڑھنا ہی بہتر ہے جسقدر معمول کر لیا جاوے اور ہر روز ایکبار
ہوسکے تو بہتر ورنہ ضرور ہر پنجشنبہ کو ہمیشہ قصیدہ بردہ با وضو با خوشبو تنہا قبلہ رو
پڑھا کرے حضور قلب اور تصور آنحضرت صلعم شرط ہے - استادہ سر برہنہ پڑھے
تو بہتر ہے عام ترکیب اسکی یہ ہو کہ اول آخر درود سات سات بار اور بعد درود کے
شروع کی وقت یہ آیت پڑھے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُم
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ حضرت کو دس گیارہ بزرگوں سے اسکی اجازت حاصل ہے اور
آپ کیطرف سے یہ عام اجازت ہے - حقہ پینا ایک حجاب زیارت ہوتا ہے
ترک اولی ہے ورنہ قبل و بعد درود شب کو نہ پیے تو بہتر ہے اور پنجشنبہ کو شیر برنج پر
فاتحہ روح پاک آنحضرت صلعم کا دیدیا کرے انشاء اللہ تعالی جنت نصیب
کو زیارت و حضوری نصیب ہوگی - درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست
وما علے الرسول الا البلاغ المبین واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

	راقم انتقام مالک مطبع	




بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین ہوئی
١٢٨٨



خالق کو بغیر خلق سب تھا معلوم | موجود تھا اوسکے علم مین ہر معدوم
اظہار سے عالم کے مگر تھی یہ غرض | ہوتا کہ سبھون کو قدرت حق مفہوم

ولہ

ای بندۂ حق خدا کی قدرت تو دیکھ | عصیان پہ کرم فرط عنایت تو دیکھ
خود محرم جرم ہی ازل سے لیکن | محروم وہ رکھتا نہین رحمت تو دیکھ

ولہ

اللہ کا وصف کر سکے کب انسان | اور لال ہی وصف نعت احمد مین زبان
کس منہ سے کہے مناقب آل نبی | اصحاب کے اوصاف عیان راچہ بیان

مہر نبوت

در نعت سرور کائنات

آدم کا الف ہی سر اسم اللہ
اور میم محمد کا ہی آخر مین گواہ
ما بین صفات و ذات ہی برزخ دال
یہ دال سے ہے دیوار عناصر کی پناہ

ولہ

اللہ کا بندہ ہون محمد کا غلام
اور ہون شہ مردان علی کا ہمنام
گو خاک ہون پر خاک در پیغمبر
ایسی بھی مری ہی بر محل طشت از بام

ولہ

روشن ہی مثال خور محمد کا نام
گل وحی و صحف مین پہلی پہونچا ہی پیام
ہی بسم اللہ مین صاف پیشگوئی موجود
باقی ہی نظام کسکو اب جا ہی کلام

ولہ

محمود محمد ہی تو بندہ ہی ایاز
ذرہ کو ہے مہربانی مہر پہ ناز
طاعت مین سمجھتا ہون اطاعت اوسکی
مین بندۂ درگاہ ہون وہ بندہ نواز

ولہ

آدم خلق اللہ کی کر تحقیقات
صورت ہی محمد کی ہر اک شخص کی ذات
گر پہلو راست پر سمیٹ کر لیٹے
لے دیکھ نظام کان پر رکھکر ہات

ولہ

آدم مین جو تھا نور محمد موجود
اسوجہ ہی قدسی اوسے کرتے تھے سجود
باللہ کہ راز تھا نہان سب یہ نظام
تھی پردۂ نور حق مین شان معبود

تمت

بسر دیوان لکھا ہی مین نی مطلع نعت احمد کا

دلیل روز روشن جیسے ہو صبح کا تارا — ظہور صبح صادق سی ہو نور انجم کا جون پھیکا
ہوا کون و مکان مین جلوہ نور نبی ایسا — طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہانمین نور احمد کا

مدین العلم الحق حق سبحانہ نے فرمایا — زبان ام الکتاب اور لوح محفوظ اونکی تھی گویا
الم نشرح اوسی امی کی آخر شان مین آیا — دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشان جب جزو و کل لوح زبرجد کا

خدا اوصاف ہی صل علی طہ و یسین مین — کہا لولاک شان حضرت ختم النبیین مین
جہان کیونکر سماتا آپ کی چشم جہان بین مین — چمن پیرا ہی کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

ثریا ماہ و خور ہین بارگاہ شہ کی قندیلین — زمین کو گاو تکیہ آسمان کو سائبان باندہین
شہ لولاک کا بچھونا یہ چرخ اطلسی سمجھین — چمن پیرا ہی کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

گرے کعبے مین سر کے بل منات و لات اور عزا — ہوا اک تہلکہ بنیاد کفر و شرک مین برپا
عرب سے تا عجم بس رفتہ رفتہ یہ ہوا نقشا — عجم مین زلزلہ نوشیروان کی قصر مین آیا

عرب مین شور اوٹھا جسوقت اونکی آمد آمد کا

جناب رحمت عالم کو حق نے وہ دیے رتبے — جو ہی فخر امم امت تو فخر انبیا وہ تھے
سلف کو ناز تھا اونپر نبی کی شان کی صدقے — شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اونسے

نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

وہ محبوب خدا ہیں محبوب اونکے تھے گویا
جبھی اللہ ری عقل کل بزیر سایۂ طوبیٰ
اگر وہ تا کہ دریزدہ رسوخ اللہ سے پیدا
شب و روز اونکی صاحبزادوں کا گہوارہ جنبان تھا

عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

مقابل اوسکی جب خورشید کو ذرہ کی نسبت ہو
دلیل رحمۃ للعالمینی اسکو تم سمجھو
تو خور کا پرتوا پھر کیون نہو کافوری یارو
وہ ابن عالم میں نور بخش تھا خود نکی تسکین کو

گیا جنت میں طوبیٰ بنکی سایہ اوس سہی قد کا

نظر کیا جب خیال و برق تک ہو تمام یہ رتبا
خدا نے قاب قوسین او راسری میں ہی فرمایا
تو آمد شد نہ پوچھو نور حق کا تھا وہ اک جھلکا
شب معراج چڑھکر عرش پہ دم میں اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او مد کا

محبو شکریہ یہی لامکان سے وہ نہیں گذرا
محبت خضر دریا دل کو تھی اہست سے موج آسا
صفات و ذات میں باقی نہ رہتا ورنہ فرق بھلا
شب معراج چڑھکر عرش پہ دم میں اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او مد کا

بہت آب روان کے معجزے حضرت نے دکھلائے
پیا اہستا و نہیں کے سبط دریا دل ہی پیاسے
بروز العطش بھی ساقی کوثر وہی ہونگے
روان تسنیم و کوثر اک قطرہ آب سے جسکے

گزند کیا وصف اوس دُرِّ یتیم بحر سرمد کا

وہ کھولے عالم ارواح تک عقدے کیون یارو
نہیں تک جنکی ہون مشکل کشا پھر اونکو کیا پوچھو
جسے علم لدنی غیب کے عالم نے بخشا ہو
کشاد عقدہ باطن میں کافی نام حق ادنکو

کھلا کرتا ہے دن میں بھی ہمیشہ قفل ابجد کا

وہ امی تھے مگر نام خدا کا تھا سبق ادنکو
مثال آینہ روشن تھے سب چودہ طبق اونکو

گرہ انصاف حل عقدہ مین کیون ہو قلق انکو | کشاد عقدۂ باطن ہین کافی نام حق انکو

کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

شیون ذات تھا گیا خلقت اصل وجود انکا | غرض تھا مظہر کل باعث ایجاد وہ گویا
بقای ذات سی ہو آپ کی کل کا بقا حاشا | وفات ظاہری سی جو ہر جان مین فرق آیا

وہ جسم پاک کو محسود تھا روح مجرد کا

بعینہ ہر سلامت جسم اطہر پہلی تھا جیسے | مکان بدلے تو بدلے پر مکین کیسے بدل جاتے
حلقت سمجھیو ن ہیارونکی کہتا ہون جو تو سمجھی | نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے

نہ افزون رتبہ قرآن معجز اسے مجلد کا

پر جبریل جلجاتین جو سبقت کی تمنا ہو | یہ آدم کا نہین جنت جو کچھ شیطان کو یارا ہو
بلا مین پایپچ مین پڑ جاسی سر نگرای سودا ہو | گر افعی سے نکلے جا نکلے ادہر شیطان اندہا ہو

ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

وہ جیتے جی خدا سی اور خدائی سی ہا شامل | قیامت مین بھی ہوگا شافع وزر خطا شامل
یونہین وہ عالم برزخ مین بھی ہی باخدا شامل | اودہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق کا شامل

خواص اوس برزخ کبری مین تھا حرف مشدد کا

بہت آئینو مین گر پرتو شمع ایک پڑ ڈالو | تو سارے آئینو مین جابجا وہ عکس پیدا ہو
یونہین وہ مظہر ذات و صفات حق نہو تو ہو | گذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

ہم عیسی کو بی بھیجتا ہے کوئی خضر کا دجو | نصیری کی طرح بندہ علی کا ہے کوئی دیکھو
یہ ما بی مخبر ہو مخبر رسل کا ہو نہین کلمہ گو | بھروسا ہے کسیکو اک حصار عافیت کا ہے

سجے نام مبارک کا ہی ذو الفرمین گنبد کا

ہوا شق القمر سے ماہ کامل اور بھی ذیشان — بڑھا رجعت سے خور کا مرتبہ پھر نہوین نازان

یہ انجم مہربانی کی نظر سے ہین تری تابان — تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان

تری سجدی سے ہشتم آسمان پر فرق ہی قد کا

خداوند نعم آپ اور رب منعم ہمارا ہی — طلب نعمت کی پھر کفران نعمت ہی جو پیچ ہو

اجابت اور رحمت وقف عوت مین تری ہی — خدا سے مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندونکو

ترا دست دعا ضامن ہی سبھی کل کے مقصد کا

شہ دین حشر سے آخلد مین امت سے فرمائین — ہو اے رب مجھے مین انہی ہون تشنے جو لکھو تین

در بخشش نبی کے کھلتے ہی کھل جائینگی آنکھین — بیٹینگے جسگھڑی عشرت کی سامان بزم جنت مین

کھلیگا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

شفاعت سے خدا جائینگے مسلمان نیم جنت مین — نبی کے سب بہشتی ہونگے مہمان بزم جنت مین

رہینگے نام کو باقی نہ ارمان بزم جنت مین — بیٹینگے جسگھڑی عشرت کو سامان بزم جنت مین

کھلیگا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

بھلا زاہد گنہگارونکی کیا جانی حقیقت کو — گرو سمجھین وہ عصیان مین شفاعت اور رحمت کو

نہین گر اب یقین تو دیکھ ہی لینگی قیامت کو — لب گویا پہ فغان وا ہونگی جب حسن شفاعت کو

تماشا گاہ محشر مین نکلینگے نیک منہ بد کا

خدا نے شرط تھی رو زلست اد سپر جو لکھوائی — رہی قالو بلی تا یاد بھی یہ ملت عنائی

یہان تو سنگ موسی صاف ہو جاتا ہی بیضائی — رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے اوپر عجلا پائی

اسی اندوہ سے ہر رنگ ہر ہنگ اسود کا

نظر آتا نہین خورشید کا شپر کی عادت مین
رہی بوجہل و دجال دونوں اُنکی قساوت مین
جہالت ڈالتی ہی کور باطن کو ضلالت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین

محل باقی رہے ہے اللہ کے قول مؤکد کا

قضای مبرم آکر صاف پھر جائے جو تم چاہو
ذرا جھکی سے بکی تیر قضا نکلے تو یہ سمجھو
لب معشوق کیا گوشہ بنائے اپنے چلے کو
نشانہ قادر انداز قادر کا دست بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گردد کا

جو تو ای صاحب لولاک گرم ناز ابرو ہو
خدا نا خواستہ گر دفعتاً غیر رضا جو ہو
لب معشوق کیا تیر نگہ تیر ترازو ہو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گردد کا

شہ لولاک تم ہی مظہر کل ہو بصد ایقان
ہے دور تسلسل لاکھ ہو گردورہ دوران
تمھی ہو باعث ایجاد و ختم رحمت یزدان
ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہی میرا یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نہ خالق نے کیا پیدا ترا ثانی شہ ذیشان
معاذ اللہ وحی آسمان لائین بصد برہان
نہ منظور جناب کبریا تجسا نبی انسان
ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہی میرا یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

سنے جو ہر دکھا جاتی ہی اردو مین صفت تیری
یقیناً گھاٹ سے بھی اتو میونکی یہ گذری
تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جائیگی ترکی
تری تعریف سے میری زبان مین آئی ہی تیزی

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

لکھے اس مع جھوم سودر عنانی ہر ہر بدن کے جسمے
سلف کی شاعرونکی روح شاید رشک سی کانپے

ہوئی مقبول ہی امید مجکو حق بجانب سے ۔ پھٹیں گے مثل تقویم کہن دیوان ہر [illegible]

ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجید کا

کمال فرط شوق آستانہ دلپہ ہی غالب ۔ پھر ہی ہی روح تنمے مین [illegible] نہین تاب

اشارہ ہو تو خضر راہ ہون ابن ابی طالب ۔ ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف ای کاش مجکو تیرے مرقد کا

مدینے کی چلونگا سر کے بل اللہ گلیون مین ۔ کبھی رکھونگا سر مرزا مروی کی لیلی مین

کبھی پلکون سے مین جھاڑونگا حرم کی در کی محرابین ۔ کبھی نزدیک جا کر آستانے پہ پاؤن اکھین

کبھی گرد دور بیٹھون دیکھون نظارہ گنبد کا

نہین حب الوطن اب ہند کی رہنی سی ہم لذت ۔ تمھارے شوق مین [illegible] کیا [illegible]

زیادہ مجکو نہین باقی رہی [illegible] گذری ۔ فراغ [illegible]

[illegible] خضر و عیسی کی [illegible]

نہ ہون تخت سلیمان آستانہ کی تمہارے بنا ۔ [illegible]

مجھے ہو فخر انبیا کی بس [illegible] سے ۔ فراغ [illegible]

[illegible] خضر و عیسی کو [illegible]

مرے حق مین مدینے کی [illegible] اکسیر [illegible] ۔ حیات سرمدی [illegible]

بلا سے [illegible] نشان کا گو نہ [illegible] کوئی روضہ ۔ [illegible]

[illegible] صحرا مین [illegible]

مجسم [illegible] کہتی ہین جسکو سو وہ ہی [illegible] ۔ کہا [illegible]

نہ ہے قسمت خدا دکھلائے گر وہ [illegible] ۔ مدینے کی [illegible] ذوق [illegible]

کبھی صحرا مین وا نکی طعمہ ہون مین دام اور ددکا

ہوا ہی طوبیٰ و سدرہ او ٹھادی ہی اب دل سے — یہی ہی آرزو بس ہمصفیر و نکے مین ہون اپنے
دم آخر الہی طائر جان ہو ترے صدقے — تمنا ہی درختون پر ترے روضی کی جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خیال رشک تھا گو مدحت ختم نبوت سے — صا صل علی حق نے دیا پر فرط رحمت سے
بڑھا قرب نظام اللہ اکبر انکی برکت سے — خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

ملائک جا بجا ہین اور حال مین کل انبیا دیکھے — حضور کبریا جس وقت عنانی پڑھے خمسے
بڑی ہی بات چھوٹا منہ نبی کی شان کے صدقے — خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

تمت

ترجیع بند نعت

بجسم خلق ازان دم کہ جان دمید خدا — کسیکہ مظہر ذاتش بود ندید خدا
بجسم گوہر پاک تو چون رسید خدا — جہان ز صنعت از جا ہی خود رمید خدا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار سجدہ عالم کیا ہی گو پیدا — تمہارا ہی شہ لولاک ہی یہ سب صدقا
سنا نہ کان سے اب تک نہ آنکھ سے دیکھا — کوئی خدائی مین تمسا نہین نہین اصلا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا

تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

عجیب حسن خداداد تھا یہ صل علے
خدا کا نور تھا سایہ تلک نہین جسکا
وہ نور پاک کہ روشن ہی جس سے ارض و سما
اسی سے اول ماخلق حق سے ہے فرمایا

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار خلق خدا نے کیئے ہین حور و قصور
مسیح دم یہ ہین یوسف ہین حسن پر مغرور
جہانمین لیک ہین ایک آپ ہی خدا کے نور
ازل سے دیدۂ حق مین جو آپ تھے منظور

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

کیا اویس سے حضرت نے خواب مین یہ سوال
نبی تھی اور بھی کیون ہمسے ہی سوال وصال
کہا اویس نے ای بادشاہ حسن و جمال
مین کون تم تو ہو محبوب ایزد متعال

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بڑھا جو حسن کا یوسف کے ایکدن مذکور
تو دل گرفتہ ہوئے سنکے اوسکو شاہ غیور
معاً امین یہ لائے پیام رب غفور
ذرا جمال کو دیکھین تو آئینے مین حضور

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا

جمال صورت و معنی ہوا وسے خلق عظیم
خدا کے پیارے ہوئے ہین بندو مین واجب التعظیم
شفیع امت و ختم النبی رسول کریم
ہر ایک سورۂ قرآن مین آیا وصف عمیم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

مین ایک شب کا بیان سنتے کیا کرو حضرات
ہوا غرض رخ روشن کے آگے بدر کو مات
ردای سرخ تھی کاندھے پہ اور چاندنی رات
درود پڑھ کے یہ بولے صحابہ خوش ذات

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

شکار مردم دیدہ ہوے غزال حرم
خلیل خلقت و یوسف جمال و عیسی دم
خدا رسی کی کمندین ہین گیسوے پرخم
ہے بیت ابرو مین لوح جبین پہ صاف رقم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار مانی و بہزاد نے لکھا نقشا
ہوا بصورت تصویر اونکو جب سکتا
و ایک خاکہ تلک خاک اونسے بن نہ پڑا
زبان حال سے وہ دونون یہ ہوے گویا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

پری ہی پر سے ملک بال حور گیسو سے
مہک رہا ہے مدینہ بہشت کی بو سے
فرار پاک پہ جاروب کش ہین ہر سو سے
بپا ہی شور یہ کوثر تلک لب جو سے

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نبی کا تھا جو حقیقی تمام حسن و جمال
کبھی نہ دیکھ سکا اوسکو کوئی اہل کمال

کیا بھی دیدۂ حق بین سے خواب مین جو خیال
تو بیخودی مین یہ آیا زبان پہ شعر شمال

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

احد مین اور ہے احمد مین حرف فارق میم
جمال مظہر حق مین ہے نور ذات قدیم
یہی ہے وحدت و کثرت مین باعث تعمیم
خدا شناس اسی وجہ کرتے ہین تسلیم

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

نگاہ جب شب معراج مین پڑی ناگاہ
ملک جلو مین ہین حورون پہ تخت سر بکلاہ
کہ ایک نور کا پتلا ہے جیسے چاردہ ماہ
یہ بولے دیکھتے ہی آدم صفی اللہ

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

مسیح کر گئے دم آ کے اسم ربانی
سپند لائے جلانے خلیل یزدانی
ادب سے چوم لی یوسف نے بڑھکے پیشانی
درود پڑھکے یہ سب کہتے تھے آدم ثانی

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

در آئے خلد مین گلگشت کے لیے جو حضور
کہین نبی کہین غلمان کہین جماعت حور
ارم تھا رونق تازہ سے ایک عالم نور
کہا یہ دیکھکے ہر ایک نے بصد سرور

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

بڑھے جو عرش سے طی کرکے آپ چند حجاب
سنا تعال تعال اے نبی شتاب شتاب

ادب سے پہونچے جو محبوب حق قریب نقاب
جناب حق سے ہوا تب حضور کو یہ خطاب

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

میں پل صراط پہ ٹھہرونگا جا کے روز جزا
تماشا دیکھونگا اک اک کے حسن صوت کا

نظر پڑیگا مجھے جب کہ آپ کا مکھڑا
پڑھونگا شعر یہ ہر بار کہکے صل علی

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

پی شفاعت عالم بعرصۂ محشر
کمال ہونگے مشوش تمام پیغمبر

اجابت آن کے حدیث سے ہوئی نمائی ہے
کہے یہ رحمت غفار فخر سے آکر

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ ودست از قلم کشید خدا

ترے جمال نے ہر دلمیں کر لیا ہے گھر
ہر ایک دیدۂ حق بین کا تو ہے نور نظر

ہوا ہے اور نہ ہوگا کوئی ترا ہمسر
جبھی ازل سے ہی ورد نظام آٹھ پہر

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ ودست از قلم کشید خدا

تمت

قصیدۂ ناتمام

کونسا دن ہو وہ مخدوم ملک جن و بشر
کہ کروں ہند سے حضرت کی مدینے کا سفر

خواب غفلت سے کہین چونک اوٹھون وقت سحر
دوش پر کلبۂ احزان سے اوٹھاؤن بستر

ناشتے کے لیے موسیٰ مرے من وسلویٰ لائے
مائدہ عیسیٰ بھی افلاک سے اوترے لیکر

خوان نعمت کو کرون دور سے جھک کر تسلیم
ردّ دعوت نکرون لیک لٹادون تم پر

گو نہین شرط نمک سب مجھسے ادا ہوسکتی
پر مین ایسا بھی تو زنہار نہین تن پرور

خوان یغما سے تنے رزق مجھے دے رزاق
کیا مین کمظرف ہون جو اور کا ہون دست نگر

رہنمائی کو جو خضر آئین مری بر سر و چشم
پر ہدایت مین نہین آپ سے کچھ وہ بڑھکر

ساز و سازی ہو ساماں ہو بیسامانی
دمبدم آہ کا نعرہ ہو مرا کوس سفر

ہمسفر دھوم سے ہمقافلہ عصیان ہو
نقد ایمان کا مجھے کافی ہے نہین حاجت زر

خاک رہ غازۂ رو ہو کہ سواد اوجھبہ
پانون سے کے آنبلے ہون مردمک دیدۂ تر

پشت ہو بار ہمت سے اگر میری خم
سمجھون تعظیم بجا لایا ہون ہو فخر اوسپر

ایضاً

کدھر سے نکہت روح روان پیمبر
غذای روح و دل و دین شمیم جان پرور

ہی تیرے لطف سے گلزار عالم امکان
کرم سے آپکے باغ جہان ہی تازہ تر

نہال دین کو ملی سبز بختی جسکا وید
نگاہ آب بقا سے ہی خضر کے بہتر

بہا تھا ہر سر انگشت سے جو آب زلال
اوسیکا قطرہ ہی تسنیم و قلزم و کوثر

نہین ہوا مش ایسا وہ عالم اسباب
نہین ہو صاحب لولاک حضرت سرور

نہ تھا خیال مرے میں قدم دونون کا
کیا ہی پا کہین عنقانے میرے دلمین گھر

وہ قد ہی صورت شمشاد بلکہ نخل مراد
جھکا یا طوبی و سدرہ نے جسکے آگے سر

ہے سب خزینہ اسرار و معرفت یکسر
ہین مہر و ماہ و شب قدر جسکے اوس سر پر

اوڑایا خاک کو فلک نے بنا کے کاہکشان
زمین سے تا بفلک فرق رنگ سے ہی ہنر

اوسیکی شان مین ہی اہدنا الصراط آیہ
اوسیمین سالک عشاق کرین دل اشہر

نہین ہی کوئی شب قدر لیک سایہ زلف
خدا رسی کی کمندین ہین زلف پر عنبر

نہ موشگافی مضمون کا ہے یہان یارا
نہ شعر طبع سے موزون ہو بہر وصف کمر

جہان مین نام ہی سنتے رہے ہین عنقا کا
مگر کسینے نہ دیکھا نہ ہے کچھ اوسکی خبر

ادب سے پانون کو چومون لگاون آنکھونسے
رکھون مین سر پہ سر فخر سے بدیدہ تر

ہین خاک پا کو کرون طوطیای دیدہ جان
کہ سیر سب مجھے ہر دو جہان کی مد نظر

نہ چلے نہ گلشن ہستی پہ میری باد خزان
نہ آئے گلشن امت پہ اونکی جب صرصر

لقب ہی ہاشمی و مطلب ابو القاسم
ہی اسم اعظم احمد خطاب پیغمبر

کہا ہے وحی مین مزمل اور کبھی طہٰ
ہے قرآن الم کبھی الکوثر

سناؤن حال ہین معراج کا سمجھے اونکی
ہوئی کسیکو نہ معراج اور نہو ایسی
بلایا حضرت باری نی جبکہ جانب عرش
ہوے براق پہ پہر عروج جب وہ روان
گئے وہ عالم امکان سے لامکان دمین
تھے انبیا سر تسلیم کو جھکائے ہوے
خبر دی خلد نے زیبا مکان امت سے
کہا یہ مالک دوزخ نے دور سے باادب
سنایا حورون نے نہر اذب سے کر مجرا
چلی ہوای خنک یہ شجر سے طوبی کی
نثار نقد کرم پہ فلک ہوا یا تک
دیا حضور مین آ مژدہ مبارکباد
ازل سے تا ابد تمسے ہی جہان آباد
نثار جان و دل اہل عالم امکان

یہ راز کھولون مین سربستہ تجہ ای مضطر
نبی نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا تا محشر
زمانہ فرش سے تا عرش ہوگیا اطہر
ہوئی روان کو روانی سے آگہی نہ خبر
کہ جیسے شرق سے لے غرب تک پہر آئے نظر
تھی دست بستہ ملائک کی صف بھی غوٹ جا کر
کیا شگوفہ جنت ملائکہ نے نظر
ہے تیز نار جہنم تمہارے دشمن پر
سلامتی بدو عالم کے ہو تمھین مظہر
شگفتہ غنچے کو جیسے کرے نسیم سحر
فلک سے عرش تلک فرش ہوگئے اختر
دبیر چرخ کا یعنی یہ قطعہ لایا نظر
تمہارا سایۂ رحمت سے تاج جن و بشر
ترے وجود مقدس پہ ہو بصورت زر

قصیدہ

یہ وہ خورشید ذرہ ہی جمال روی احمد کا
نہ تھی آگے شب قدر اب جو ہی قدر شرف اوسکو
وہان جب تھے تو شل ابر رحمت تھا سایہ یہان تک
شب معراج گذرے فرش سے تا عرش اکدم مین

جہان کا نور ہی اک پرتوہ نور محمد کا
سبب یہ ہی پڑا ہی سایہ اونکی زلف اسود کا
یہان آئے تو اوس عالم مین ٹہرا سایہ ورق کا
نہ گذرا اوسمین کچہ بھی وسوسہ فلاک

کہاں ایسی ہوئی معراج ابراہیم و آدم کو
شب معراج حضرت انبیا بولے یہ حسرت سے
زمین و آسمان کا فرق ہی عرش اور کرسی مین
حیات سرمدی ہی روح کو اونکی دو عالم مین
میان خالق و مخلوق ہی اک واسطہ اونکو
ہوا اسرافیل سے شانِ نبوت آپکی بالا
نبی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا حشر تک پیدا
نہ ہو متروک مجھسے کوئی سنت تیری صدقے سے
مین ہندی ہون لیکن فیض پانا میرا آسان ہے
ہی مین و فیض مقدم ورنہ یون لاکھون ستارے تھے
تہنا و قدر ہی عین رضائی رحمت عالم
ازل سے تھے اوسکے ہاتہ مین شیرازہ امکان
منافق اور مومن کو محک تھی آپکی صحبت
نہ دیکھا کو و سیم و زر کو جب سمجھے اونکی نظر مین
ازل سے تا ابد وہی معلم عقل کل کا ہی
دو عالم مین حرف کن سمجھ کر وہ لب سے نکلا ہی
نانک کی زبان پر تھا کہ ہمارا حق ہی تو اپنا طلب
وہ شاہ انبیا نائب جناب کبریا کے ہین
ہمہ تن معنی وہ بدر وحی عقل کل نے یون اونسے

بڑھایا آپ نے ہی مرتبہ اپنے اب و جد کا
یہ کچھ شانِ نبوت سب ہی مظہر شانِ ایزد کا
کیا خالق نے بالا رتبہ ممبر اور مسند کا
خلاف اسکے عقیدہ دین خدا ہرگز نہ مرتد کا
وجود پاک مین ہی سلسلہ حرف مشدد کا
یون ہی کعبہ ہی اعلیٰ تر ہی رتبہ اونکے مرقد کا
یہی ہی اعتقاد و قول ایمان پیر مرشد کا
بجا آور رہون غیر موکد اور موکد کا
معرب کر لیا جیسے سہل ہے لفظ مہند کا
بڑھا ہی پایہ بھی سے اونہین کی رتبہ فرقد کا
نہین ہی اسلیے تیر قضا محتاج کچھ رد کا
معجزا کرنے والا بھی وہی ہی اس مجلد کا
مثال آئینہ کھلتا تھا جو ہر نیک و بد کا
تمغا سے سنگریزہ مرتبہ سمجھے زمرد کا
وہی مشتاق تعلیم اس خط لوح زبرجد کا
مشیت مین خدا کی کام تھا کیا کاوش و کد کا
سبب بت شکنی عالم تھا مژدہ اونکی آمد کا
جہان مین ہر نبی کو فخر ہی اونکی خوشامد کا
سبق خوان جسطرح ہوتا ہی کوئی طفل ابجد کا

فیوض ظاہر و باطن کا مطلق ہے وہی مبدا
ازل سے تا ابد منعم وہی ہی انعام بیحد کا

نجات عاصیان ہی منحصر تیری شفاعت پر
ہر روز دستگیری آسرا ہی بس ترے ید کا

بھروسا ہی ترا بس مجکو اپنی کامیابی پر
مکفل ہے توہی درگاہ رب میں سبکے مقصد کا

تمنا ہے کہ جاون سر کے بل گھر سے مدینے تک
رہون درگاہ پر رکھ ان غم تجہ آبا و شد کا

زبان پر ہو درود اور آنکھ سے ہوئین روان اشکو
روان جسدم ہوان مجہسا ہون تیرے مرقد کا

احد تک کچھ نشان عالم امکان تھا نہ عنقا
یہ موجودات صدقہ ہے فقط اک سید احمد کا

قبول خاطر اقدس نہو کیون عرضہ عنقا
واما السائل آیہ ہی گویا شان اس در کا

تمت

مناقب درشان جناب امیر حضرت علی علیہ السلام

رباعیات

جس نام سے ہے شفا وہ ہی نام علی
ہے ساحت عرش اوسکا صحن ایوان
مفتاح در دین کی ہے وہ صمصام علی
کرتی ہی سب جسے کہتے ہین وہ کرنا ہم

ایضاً

ہمنام خدا کے ہین علی نام خدا
یان شیر نیستان تو ہی شیر قابلی
حیدر اسد اللہ ہین اونکا لقب سے
ہی شیر زبان اونکے مقابل جیسے

ایضاً

از بار غم جہان سبکدوش کنی
اے صاحب حل مشکلات عالم
درماندہ و دستم بگیر تو کہ ہوشم گنی
بیچارہ شدم چرا فراموش کنی

ایضاً

از بسکہ بفکر این و آنم حیران
هم چارهٔ کار خویش هر سو جویان
جز بارگہت نیست مرا عقده کشا
کن مشکل رعنای پریشان آسان

ایضاً

ہی حب علی مین روح و جان دل شیعہ
خلقت مین ہی اثنا عشری ہر بندہ
چارون عنصر ہین چار یاری رعنا
ہین پنجتنی مگر حواس خمسہ

ایضاً

ہی نام خدا شان خدا شان علی
اور جسم جہان کی جان ہی جان علی
گر بعد نبی فخر دو عالم کہیے
شایان سے ہے شایان ہی شایان علی

ایضاً

ہستہ ورد صبح اٹھکہ پھر یاد علی
اسم اعظم ہی حرز جان ناد علی
حیدر در شہر علم و دین ہین رعنا
دیوارین ہین اس شہر کی اولاد علی

ایضاً

ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی
راضی تھے رضا قضا نہ تھے شاد علی
حیدر کے سوا مالک کونین ہی کون
ہین دست خدا نبی کے داماد علی

ایضاً

معشوق نبی ہین عاشق زار علی
ہین احمد مختار کے مختار علی
کفار کے سر پہ دست مومن ہین ہین
شمشیر ظفر حیدر کرار علی

ایضاً

فردوس کے ہین رونق گلزار علی ۔ گلزار خلیل ہین نہ تھے گلشن علی
آنکھون مین محبون کی بعین گل تر ۔ ہین دل مین عدو کے مومنو خار علی

ایضاً

یوسف کا جمال تھا تو حسن یعقوب ۔ اور نوح کا حلم تھا تو صبر ایوب
مقصود دو عالم ہین علی نام خدا ۔ محبوب الہی کے علی ہین محبوب

ایضاً

بھائی ستھے نبی کے پسر بوطالب ۔ اللہ کے شیر ستھے علی غالب
دو آنکھ کی جیسے اک نظر ہو یعنے ۔ یک جان ستھے نبی علی مگر دو قالب

ایضاً

افضل ہین سلیمان سے گدایان علی ۔ یوسف سے عزیز ہین غلامان علی
خورشید کرم ہین بوتراب ورنظام ۔ ہین ذرۂ خاکسار مردان علی

ایضاً

بر بارگہ علی ملک کرد سجود ۔ بر نام مبارکش بخوانیم درود
عادل بدو دوال نام نامیست بعدل ۔ در پنجتن است زین دگر پنج فزود

ایضاً

گوہر سے زمانے مین صدف کو ہی شرف ۔ ہمیشہ ہے استخوان جو بنی درہو صدف
پیدا ہوئے کعبہ مین علی نام خدا ۔ کعبہ جو صدف ہے تو علی در نجف

ایضاً صحابۂ کرام

وصف بوبکر فخر یاروا صحاب ۔ یکسانست ز طفلی و بہ پیری و شباب

اعداد حروف بکر بے صفر ببین — رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر که یافت شوکت اسلام — حقا که بدش از ازلش شاهی ام

از حرف عمر و بر آر اعداد و ببین — شاهیست که در گدائیش یافت نظام

ایضا

عثمان غنی ست باذل و مرد خدا — در آب و گلش بود سخاوت رعنا

اعداد حروف نام عثمان کن جمع — از دیده حق ببین که پیداست سخا

قطعه

چون محمد روان قلب علی ست — بوتراب ست قالب اسلام

چشم صدیق گوش او فاروق — هست عثمان چون زبان در کام

تمت

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر مین عادت یہ ہے — بس اپنے طریق مین عبادت یہ ہے

بیداری مین گریہ خواب مین ہی رویا — اے مومنو زوجیت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہی سے ہے گر مغموم — ہے ماتم شبیر سے بخشش معلوم

دنیا مین کیا اگر غم سرور دین — غم دین مین ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

ہے غم غم شاہ سے نہین کوئی پیر — اکبر کے قلق مین سب جوان ہین دلگیر

ہین سوگ مین بیبیون کے اہل عصمت	نالان غم اصغر مین ہین اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہین جو جان کو فدیہ کیجے	شامی بھی نہین جو دا و نکو کشتہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے	انکھین جب تک ہین خوب رویا کیجے

ایضاً

شبیر نہین نہ عرصۂ کرب و بلا	شامی بھی نہین جو اونسے لیجے بدلا
باقی ہی غم شاہ بس ای مردم چشم	دل کھول کے خوب رو ئیے ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری مین شباب یاد جب آتا ہے	بیساختہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا	نوشاہ کا غم اور بھی رلواتا ہے

ایضاً

اکبر کا فسانہ جہان مین ہی عالمگیر	روتے ہین بہشت مین بھی اکثر شبیر
اکبر کا الم نام حسن دا ہے ہردم	اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

تل رکھنے کی واللہ نہین دلمین جا	پیدا کرے ربط اور کیونکر رعنا
یہ عالم حب پنجتن ہے یعنے	کوزے مین سماتا نہین جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام	پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے	القاسم محمد و مرنی کا ہے کلام

اعداد حروف بکر بے صفر ببین — رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر کہ یافت شوکت اسلام — حقا کہ بدش از ازلش شاہی ام
از حرف عمر و برآر اعداد و ببین — شاہیست کہ درگدائیش یافت نظام

ایضا

عثمان غنی ست باذل و مرد خدا — در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جمع — از دیدۂ حق ببین کہ پیداست سخا

قطعہ

چون محمد روان قلب علی ست — بوتراب ست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق — ہست عثمان چون زبان درکام

تمت

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر مین عادت یہ ہے — بس اپنے طریق مین عبادت یہ ہے
بیداری مین گریہ خوابمین ہو رویا — اے مومنو زویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہی سے ہے گر مغموم — ہے ماتم شبیر سے کی بخشش معلوم
دنیا مین کیا اگر غم سرور دین — غم دین مین ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

ہے غم غم شاہ سے نہین کوئی پیر — اکبر کے قلق مین سب جوان ہین دلگیر

ہین سوگ مین بیبیون کے اہل عصمت ۔ نالان غم اصغر مین ہین اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہین جو جان کو فدیہ کیجے ۔ شامی بھی نہین جو وا ونکو کشتہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے ۔ انکھین جب تک ہین خوب رویا کیجے

ایضاً

شبیر نہین نہ عرصۂ کرب و بلا ۔ شامی بھی نہین جو اونسے لیجے بدلا
باقی ہی غم شاہ بس ای مردم چشم ۔ دل کھول کے خوب رونئین ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری مین شباب یاد جب آتا ہے ۔ بیساختہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا ۔ نوشاہ کا غم اوسے بھی سوا تا ہے

ایضاً

اکبر کا فراق جہان مین ہی عالمگیر ۔ روتے ہین بہشت مین بھی اکثر شبیر
اکبر کا الم نام حسنداسے ہر دم ۔ اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

تل سکھنے کی واللہ نہین دلمین جا ۔ پیدا کرے ربط اور کیونکر رعنا
یہ عالم حب پنجتن ہے یعنے ۔ کوزے مین سماتا نہین جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام ۔ پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے ۔ القاسم محمد و مرنی کا ہے کلام

ایضاً

شادی رچی مہندی لگی سہرا بھی بندھا
القاسم محروم ہی کا ہے قول
کام آیا بروز عقد لیکن دولھا
محرومی قاسم کا کھلا اب عقدا

مخمسہ نظام بر سلام دبیر

داغ بر دل ماہ ہی اور خاک بر سر چاندنی
ماہ ہے حلقہ زن ہالہ مکدر چاندنی
چاک ہی مثل کتان جسم قمر پر چاندنی
مجرئی ہے سوگوار ماہ حیدر چاندنی
اشک ہی شبنم بکا کرتی ہی شب بھر چاندنی

ماہتاب دین پیمبر تھے توحید ر چاندنی
چادر تطہیر سے کیا ہو برابر چاندنی
نور حق کے سامنے کیا ہو منور چاندنی
فرش ایوان علی سے کب ہو ہمسر چاندنی
چاندنی جھاڑون تو جھڑتی ہی زمین پر چاندنی

چاندنی کو کھیت سجادی سے کٹے زہرا کا باغ
روشنی شامی کرائین تیرہ باطن بد دماغ
ماہ دین چھپ جای چمکا ئی قمر سینہ پہ داغ
ای فلک اندھیری عابد کا زندان بےچراغ
ای زمین کیا قہر ہی فرش ستمگر چاندنی

فرض کیجے گر ہلال دین رسول اللہ کو
اسلیے نور خدا کا پرتوا ہے مومنو
چودہوین مہدی ہہ دین بدر کامل دیکھیئے
تا کمال چارہ معصوم روشن سب پہ ہو
چودہوین شب کو رہا کرتی ہی شب بھر چاندنی

نور مقدم سے ہوا حضرت کے روشن اک جہان
صبح صادق ہو فروغ مہر کا جیسی نشان
ہی زمین بدعت سے پاک او ظلم سی حمایت آسمان
مہدی دین ہین نہان فیض ہدایت ہی عیان

چاند جیسے ابر مین اور جلوہ گستر چاندنی

کسکو یہ معلوم تھی تقدیر علام الغیوب — رو دینگے اک ماہ نو کو حشر تک اہل قلوب
پیر گردون دوربین دیکھا تھے اندہیر خوب — ہوتے ہی طالع کیا ماہ جوانی نے غروب

چار دن بھی دیکھنے پائے نہ اکبر چاندنی

تیرہ دل سے نور یونکو ہی ازل سے عار و ننگ — ہین وہ سایہ تو یہ ہین نور وہ شیشہ یہ سنگ
شامیون کی ہی فرشتون تک غرض عرصہ تنگ — ہر مہینے دشمنان دین سے ہی سرگرم جنگ

چرخ پر رکھتی ہی ماہ نو کا خنجر چاندنی

رجعت خورشید اور شق القمر اعجاز تھا — عقل کل کیا کارفرمای ازل ہمراز تھا
صاحب لولاک پر اونکو نہ کیا کیا ناز تھا — عرش اعظم جنکے گھر کا فرش پا انداز تھا

فرش کی خاطر نہ تھی اونکو میسر چاندنی

فتح جنگ بدر سے وہ شہرۂ آفاق تھے — صف شکن تھے مَن چلی تھی جنگ کے مشتاق تھے
غازیون کے قاسم جنت یہ استحقاق تھے — حلۂ نورانی فردوس کے مشتاق تھے

دیکھکر عاشور کی شب کو دلاور چاندنی

اس قران سعد سے کیونکر نہ وقف یاس ہون — نیر عین شہ حق جب ماہ دین کے پاس ہون
شامیان تیرہ باطن تابہ وسواس ہون — شمر نے چاہا کہ حضرت سے جدا عباس ہون

یہ نہ سمجھا ماہ سے چھوٹیگی کیونکر چاندنی

ماہ ہی سوز جگر سے صاف چونہ کی ڈلی — آج کیا ہی روز شق قلعی قمر کی کھل گئی
تھا مسخر حل بنا پسکر مہ کامل جھجی — جب سپیدی روضۂ شبیر مین ہونے لگی

گرد روضہ کے پھری چونہ مین ملکر چاندنی

لوٹتی ہے خاک پر اس غم سے گھر گھر چاندنی

گرد مہ ہالہ نہیں یہ حلقۂ ماتم سے آہ — ہر مہینے داغ ہے دل شام سے تا صبحگاہ
گاہ ہے غرہ میں پھر ہے خاک بر سر پھر سیاہ — اوس مہ کامل کا یہ غم ہے کہ اشک شدہ ہوگیا

ماتمی صف کی طرح بچھتی ہے گھر گھر چاندنی

اسم اعظم نام ماہ دین ہے اللہ الصمد — ہیجدہ اعداد ہیں نام خدا بالائے صمد
فخر حسن اتفاق اوسکو نہو کیوں لاتعد — اے خوشا طالع کہ ہے نام حسن سے ہمعدد

کیون نہو روشن مومنین نام آور چاندنی

بیزبان کی پیاس کا جب غم ہوا شبیر کو — ماہ نے بھر پایا جب فرات و بیر کو
التجا سے اوسنے بھیجا تاب پر تنویر کو — اشتیاق شیر جنت دیتی تھی بے شیر کو

قاصد نہر لبن تھی بہر اصغر چاندنی

نور اول سے محمد کے ہوا روشن جہان — آفتاب حشر ہونگے مہدی آخر زمان
ماہ دین احمدی ہے حق بجانب کہکشان — احمد مختار ہیں نور خدا کے آسمان

حیدر و زہرا قمر شبیر و شبر چاندنی

آیا عاشور ہے کو جب مہ قتل کا حکم یزید — ہاں خلف ماتم بھی تھا شام مومنین جشن عید
تھی سلخ بندی کہیں ترتیل قرآن مجید — شام سے سامان صبح قتل کرتے تھے شہید

نور کا تڑکا تھی بہر فوج سرور چاندنی

تھا جو سورج مکھی پروین بھی خوشہ چین بنے — کیا عجب گر ذرہ خاک شفا پروین بنے
صورت گلزار ابراہیم وہ آئین بنے — روضۂ سرور کے گلشن میں اگر گلچین بنے

بھرے دامن میں گل خورشید انور چاندنی

ہے جو حب بوترابی سے مخمر آب و گل
ہیں ہلال آسا محب کا ہیدہ و بس مضمحل
یون مصائب سے تو دل ایک ایک کے جاتا ہے ہل
ظلمت زندان عابد سے ہے زخمی انکا دل
ہے نمک پاش دل احباب حیدر چاندنی

شامیان تیرہ باطن کا ادھر وہ مکر و کید
جسطرح پالے پڑے صیاد کے بیچارہ صید
خانمان برباد گھر کا گھر فنا اور آپ قید
ہو گیا تھا خون سے غم کے خشک رنگت تھی سفید
فرش پر سجاد کا تھا جسم لاغر چاندنی

ہے نجف جا ہے اخی صاحب شق القمر
فرش راہ قبلۂ دین ہین جہان قدسی کے پر
ذرہ پرور مہر کی فرمائین گر تجھ پر نظر
روضۂ پر نور مولی مین چھائی ہے اگر
مہر کے چشمہ مین ہوا ماہ نو چاندنی

شام سے تھا شامیون کی تاک مین تا صبحگاہ
گرد لشکر صورت ہالہ پھرا کرتا تھا ماہ
احتیاطاً اور اگر جاری ہوا فرمان شاہ
لی طلائی کی جو وان تا ہے بنی ہاشم نے راہ
روشنی لیکر بڑھی پیش و لاو چاندنی

نور یہ نور علی نور اسلیئے اونکو کہا
تھے اوجالے ہو خدا کے گھر کے نور مصطفی
ایک جلوے سے منور ہو گئے ارض و سما
عکس خورشید جبین و ماہ عارض جو پڑا
آسمان پر دہوپ نکلی اور زمین پر چاندنی

جس مجسم نور سے روشن تھا سارا جہان
تھا فروغ وادی ایمن زمین سے تا زمان
چاک چلتے تھے تن پر نور پر مثل کتان
نور تن چھن چھن کے نکلی کر رہی تھی ذرہ ذرہ کی تھا عیان
چار سو چار آئینے سے تھی برابر چاندنی

لشکر انجم کی صورت جبر کہ انصار تھا
عقد پر دین اہلبیت اور ماہ دین تھے مہ لقا

قبر خُرمین ہوگئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا چاندنا افلاک مین
تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہ لولاک مین
کیون نہ چھا جاتا اندھیرا ہر دل غمناک مین
چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک مین

ڈھونڈتی پھرتی ہے اتنک اوسکو گھر گھر چاندنی

حلقۂ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے صرف بکا
باعث شق القمر آخر یہی تھا ماجرا
کیون ہلالی اس غمسے گھٹ گھٹکر نہو بدر الدجےٰ
اکبر مہرو کا نعشہ دھوپ مین جلتا رہا

لوٹتی ہے خاک پر اس غمسے اکثر چاندنی

اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہین
بالیقین بشان نزول آیہ تطہیر ہین
پنجتن مثل حواس خمسہ شکل شیر ہین
احمد و حیدر بتول و شبر و شبیر ہین

آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی

نور پاک پنجتن ہے صاف اس جا پر بہم
مہر و مہ قندیل پروین جھاڑ سیارے خدم
نور کا صل علی عالم سے ہے گویا دم بدم
روشنی بزم عزا کی لکھ سکے کیونکر قلم

ہون جہان انجم سپند اور دود مجمر چاندنی

تین دن تھا ہائے بے گور و کفن وہ مہ لقا
سائبان تھا آسمان اور فرش خاک کربلا
جز مہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا
نعش شہ کا ادھر تو کوئی خبر گیران نہ تھا

دھوپ تھی دن بھر نگہبان رات بھر تھی چاندنی

چرخ تو چکر مین تھا اور زلزلے مین تھی زمین
کانپتا تھا عرش پر تھرائے تھے جبریل امین
ٹوٹتا تھا غمسے انگارونپہ خورشید مبین
روز قتل شاہ دین اجرام علوی تھے حزین

مہ کے دلپر داغ تھا اور تھی مکدر چاندنی

جسطرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر
سینے مین مہ پارۂ احمد کے ہون شوریدہ سر
خاک یا جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
ناوک سوگ مہ زہرا سے زخمی ہو جگر
میرے مرہم مین ملادے اور تو گر چاندنی

نازپروردہ علی کا فاطمہ کا لاڈلا
چشم جان و دل مین بہلاتی تھی جنکو مصطفیٰ
زیر طوبی روز جبریل اونکو لیکر جھولتا
ہای اونکی نعش ہو اور ریگ دشت کربلا
دھوپ مین کھلائے جسے حیدر نہ ماہ و چاندنی

چادر مہ مدتون سے زیر استعمال ہے
پھر بھلا نظرون مین نور حق کی وہ کیا مال ہے
فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ و سال ہے
یہ تو اک مدت سے بزم شاہ مین پامال ہے
ای فلک اب اور کچھ لادے بدلکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہین الحق جدا
تھے مہ زہرا کے عاشق کیک وش صل علا
یاور شہ مثل پروین ساتھ تھے تو وہ بدر الدجی
سایہ سان ہمراہ شہ تھی ہو جدائی دخل کیا
چاند تھا سبط نبی اور ساتھ تھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کافور تھی سارے بو العجب
کربلا مین جب قلم وہ ہو چکا سب کی سبب
چاندنی کی کھیت مین گلزار تھا زہرا کا سب
ایسے گل و زخم شہیدان کے کھلی ہنگام شب
ہو گئی مثل گل شبو معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یون مسلم کی راہ مین
غم سے گھٹ گھٹ کر ہلال آسا یہ درد و آہ مین
تھا جہان تاریک چشم بانوی ذیجاہ مین
کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ مین
دل پہ ہے قائم مقام نوک نشتر چاندنی

جنکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر
فتح جنگ بدر کے باعث ہوئے اونکے پدر

قبر حُرہ میں ہو گئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا چاند نا افلاک میں تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہ لولاک میں
کیون نہ چھا جائے اندھیرا ہر دل غمناک میں چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک میں
ڈھونڈتی پھرتی ہر اک تک اوسکو گھر گھر چاندنی

حلقۂ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے صرف بکا باعث شق القمر آخر یہی تھا ماجرا
کیون ہلالی اس غمسے گھٹ گھٹکر نہو بدر الدجےٰ اکبر مہرو کا نعشہ دھوپ مین جلتا رہا
لوٹتی ہے خاک پر اس غمسے اکثر چاندنی

اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہین بالیقین بشان نزول آیۂ تطہیر ہین
پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہین احمد و حیدر بتول و شبر و شبیر ہین
آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی

نور پاک پنجتن ہے صاف اس جا پر بہم مہر و مہ قندیل پروین جھاڑ سیارے خدم
نور کا صل علی عالم سے ہے گویا دمبدم روشنی بزم عزا کی لکھ سکے کیونکر قلم
ہون جہان انجم سپند اور دود مجمر چاندنی

تین دن تھا ہای بے گور و کفن وہ مہ لقا سائبان تھا آسمان اور فرش خاک کربلا
جز مہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا نعش شہ کا بعد تو کوئی خبرگیران نہ تھا
دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور شب بھر چاندنی

چرخ تو چکر مین تھا اور زلزلے مین تھی زمین کانپتا تھا عرش پر تھا نبی سے تھے جبریل امین
ٹوٹتا تھا غمسے انگارو نپہ خورشید مبین روز قتل شاہ دین اجرام علوی تھے حزین
مہ کے دل پر داغ تھا اور تھی مکدر چاندنی

جس طرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر — خاک پا جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
بیچ میں مہ پارۂ احمد کے ہوں شوریدہ سر — ناوک سوگ مہ و مہر لے سے زخمی ہو جگر

میرے مرہم میں ملا دے اور تو گر چاندنی

ناز پروردہ علی کا فاطمہ کا لاڈلا — زیر طوبی روز جبریل اونکو لیکر جھولتا
چشم جان و دل میں بٹھلاتی تھی جنکو مصطفی — ہای اونکی نعش ہوا اور ریگ دشت کربلا

دھوپ میں کملائے جسے حیدر نہ ماہ و چاندنی

چادر مہ مدتوں سے زیر استعمال ہے — فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ و سال ہے
پھر بھلا نظروں میں نور حق کی وہ کیا مال ہے — یہ تو اک مدت سے بزم شاہ میں پامال ہے

ای فلک اب تو یہ چھوڑ دے بدلکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہیں الحق جدا — یاور شہ مثل پروین ساتھ تھے تو وہ بدر الدجی
تھے مہ زہرا کے عاشق کہکشاں صل علی — سایہ سان ہمراہ شہ تھے ہو جدائی دخل کیا

چاند تھا سبط نبی اور ساتھ تھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کافوری تھی اسے بوالعجب — چاندنی کے کھیت میں گلزار تھا زہرا کا سب
کربلا میں جب قلم وہ ہو چکا سب بے سبب — ایسے گل مرخم شہیدان کے کھلے ہنگام شب

ہو گئی مثل گل خوشبو معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یوں شبنم کی چہرا میں — تھا جہان تاریک چشم بانو ذیجاہ میں
غم سے گھٹ گھٹ کر ہلال آسا یہ درد واہ میں — کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ میں

دل پہ ہے قائم مقام نوک نشتر چاندنی

جنکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر — فتح جنگ بدر کے باعث ہوئے اونکے پدر

ماہ انور سے کرنے ہے طالع کہ اوسکا ہو گذر	ذکر کیا نعش مہ زہرا سے سر کے تا سحر

تھی سلیمان کے قرین جون مرغ ذی پر چاندنی

ہو نصیب دشمنان یارب مصیبت جو سہی	سارباں محتاج کو محتاج تھے الحق سبھی
چادر تطہیر تھی ہیہات اک باقی رہی	عترت اطہار کی زندان میں کیفیت یہ تھی

تھا فقط تکیہ اک شبنم کا بستر چاندنی

بدر کی فتح اور ہو اشق القمر اونکے حضور	گھر میں نازل جنکے ہوئیں سورۂ آیات نور
پائے معراج اونکے در پر حضرت موسی کا طور	پردہ پوشی امت عاصی کی تھی ورنہ ضرور

واسطے زینب کے آتی ہو کے معجر چاندنی

آفتاب چرخ دین اور برج ایمان کے ہیں ماہ	کہکشان ہے حق بجانب روضۂ اقدس کی راہ
فتح جنگ بدر سے اظہر من الشمس اونکا جاہ	روضۂ شاہ نجف کی بھی عجب عظمت ہے واہ

شمس شمسہ چرخ گنبد پردہ در چاندنی

ایک تو مرقد منور اوسپہ حق کا پرتوا	نور حق رہتا ہے نازل رات دن صبح و مسا
نور کا عالم نجف میں ہے غرض صل علی	وہ سپیدی وہ در و دیوار وہ فرش صفا

نکلی جس در سے آتی ہو گی ششدر چاندنی

ماہ کامل ایک سا رہتا ہے جیسے صبح و شام	بدر کامل کی طرح ہیں اس سے وہ ماہ تمام
ہے مہہ دین پر ہے آخر دین حق کا اختتام	بعد مہدی کے ہوا کوئی نہوئیگا امام

چودھویں شب کو رہا کرتی ہے اکثر چاندنی

شامیان تیرہ باطن میں پڑی بس ہلچلی	ماہ سے ماہی تلک ظلمت ہوئی ماہ سے ٹلی
آشکارا ہو گیا مانند خفی و جلی	آئے میدان میں زرہ پہنے حسین ابن علی

دام کے اندر قمر تھا اور باہر چاندنی

نور حق تھا چہرۂ انور سے روشن برملا — محو تھے قدسی زبان پر تھا کہ ای صل علی
کو رشمہ سے دبی خورشید کی صبح و مسا — نور رخ سے آفتاب چرخ پھیکا پڑ گیا

جسطرح خورشید کے آگے ہوا ابتر چاندنی

تھی ہلال آسا بشکل ماہ نو وہ نور بار — چاندنی بارے سے جیسے زخمی کرے وہ خون فشار
آئے جنگ بدر کے بس یاد جسدم اوسکو وار — اک اشارے مین نکل آئی میان سے ذوالفقار

جسطرح بدلی کے ٹکڑے سے نکھر کر چاندنی

معجز شق القمر دیکھو اسی گھر مین ہوا — رجعت خورشید تھی صہبا مین بہر مرتضےٰ
فتح جنگ بدر کے باعث ہمین ہین اے لقا — یہ رخ خیبر بھی لب پہ ہم ہین ماہ برج مصطفےٰ

ماہ کا در ماہ ہی ہے ہمسے مقر چاندنی

چاندماری سے نہ تابان کا سینہ توڑ دین — ٹوٹے گا وہ زمین کو بشکل جو نہ جوڑ دین
گر شہاب آئے تو مہر آسا اوسے بھی موڑ دین — ہم وہ ہین گر منع کر دین بی تامل چھوڑ دین

مہر ضو بستیاری گردش ماہ انور چاندنی

صاف آجائے رخ ماہ منور زیر سحاب — اور گہن سے تا قیامت بھی نہ نکلے آفتاب
مہربانی کی نظر سے گر نہ دیکھین بوتراب — گر خدا نا خواستہ ہو ماہ پر چشم عتاب

جیون رگ بسمل سے ہو ستہ مضطر چاندنی

حشر کے دن کی مصیبت کو نہ دکھلائی خدا — صاف گھبرا جائینگے سب بے چین ہو کر ابیا
ہان ہماری ہاتھ ہو گا رحمت حق کا لوا — سب جسکے سر پہ سایہ ہو اپنے ہمارے مہر کا

اوسکو ہو گا آفتاب روز محشر چاندنی

آسمان پامال ہو جاۓ تو اسکا کیا عجب — عالمِ ایجاد کے بس ہین ازل سی ہم سبب
اہلبیت مصطفےٰ کا حق نہ دکھلاۓ غضب — اختیار اپنا ہی گر چاہین زمین ہو منقلب
جسطرح ہو جاۓ درہم کھا کی ٹھوکر چاندنی

صاف ناخن چاند مین ترشین تو ہین رشکِ قمر — ناخنِ مشکلکشا سی بدر کے عقدے ہین سر
نورِ حق سے مقتبس ہین مہر و مہ شام و سحر — مصدرِ نورِ الٰہی ہون جو ہو مدِ نظر
ہر سرِ ناخن سے ہو پیری مظفر چاندنی

خرمنِ اعدا پہ نازل گر مثالِ برق ہو — صاف زد و کر دے زمین و آسمان کا فرق ہو
غرب سے لے ذو الفقار آخر محیطِ شرق ہو — سرکشو کو آہن و فولاد مین تم غرق ہو
ہی ذرہ مثلِ کتان تیغِ دو پیکر چاندنی

بسکہ اخلاقِ مجسم تھے وہ شاہِ تشنہ کام — گفتگو اعجازِ عیسی جس سے تھے وحشی بھی رام
دشمنِ دین بھی سنتے تھے تو ہوتے تھی غلام — کیا فصیح و روشن و شیرین تھے حضرت کے کلام
شیر و شکر آبِ حیوان قند و گوہر چاندنی

میرے جمسی پر کہین جب پنجتن مثلِ علی — اس سے بہتر کو شنا رعنا کی حق ہین ہی صلا
دین تو ہی نورِ علی نور اور یہی نامِ خدا — حاسدون کو چاہیے قسمت کا ای یا کی گلا
ختم مجپر کرچکا کلکِ مقدر چاندنی

نورِ ایمان ہی جسے کہتے ہین سب حبِ علی — ہین نبی محبوبِ حق اور وہ نبی کی ہین وصی
گو ولای پنجتن کافی شفاعت کو سہی — تنگی و تاریکی مرقد سے گھبراتا ہے جی
یا علی ہو سوی جنت میری رہبر چاندنی

سلام نظام

بسکہ پھولون مین بسوم کے تھی معطر چاندنی
قبر شہ پر بن گئی پھولون کی چادر چاندنی

بن گئی روضے کی خاطر سنگ مرمر چاندنی
قبر ماہ فاطمہ پر ہے مجاور چاندنی

جا نہین سکتی ہی جب روضے کے اندر چاندنی
کربلا مین رات بھر رہتی ہی ششدر چاندنی

مجرئی ہی کسلیے حیران و ششدر چاندنی
کس قمر کو ڈھونڈھتی پھرتی ہی گھر گھر چاندنی

یون فلک مین ہی درون دیدۂ تر چاندنی
جسطرح جھلکے تہ آب سمندر چاندنی

تا نہ جسم عابد بیمار پر گذرے گران
تھی سفر مین نکہت گل سے سبکتر چاندنی

چادر مہتاب آخر سیج پھولون کی بنی
جب چھپائی بعد عقد ماہ شبیر چاندنی

روضۂ شاہ دو عالم مین ہی عالم نور کا
شمع کافوری ہی اندر اور باہر چاندنی

نوریونکے زخم تن پر مرہم کافور تھی
ناریون کے گھاؤ پر تھی مثل اخگر چاندنی

ظلمت زندان مین کام آئی نہ بہر اہلبیت
کیا جواب احمد کو دیگی روز محشر چاندنی

رفعت شان خیام پنجتن صل سے علے
تھا کلس گر ماہ تو خیمے کی چادر چاندنی

شام کے رستے مین عابد نے دیکھا گرم و سرد
دن کو سر پر دھوپ تھی اور شب کو بستر چاندنی

ماہ نو ہے طالع جہان مین نہ یون کیواسطے
جام کوثر ماہ ہوگا آب کوثر چاندنی

معجز شق القمر کا مدعا روشن ہوا
نصف لین شبیر اور لین نصف شبر چاندنی

شامیان تیرہ باطن مین عجب اندھیر تھا
کہتے تھے جاتے نہین خیمے کے اندر چاندنی

کیا منور ہے مزار فاتح بدر و حنین
چاند سے بھی ہی بہت بڑھکر منور چاندنی

حلقۂ ماتم ہے گرد ماہ یہ ہالہ نہین
ہے صف ماتم عزا خانو مین گھر گھر چاندنی

دیر کیا تھی لب ہلا دیتے جو شاہ تشنہ کام
فاطمہ صغرا نے خط جب ماہ حیدر کو لکھا
دی عروس ماہ شبر کو عروسی مین خو تھہ
ماہ سے ماہی تلک ہی دھوم جنگ بدر کی
ماہ زہرا کربلا مین شکو جب لیے چلتے تھے راہ
جبکہ پنہان خاک مین ماہ امامت کو کیا
روضۂ ماہ امامت کی سفیدی مین مدام
خیمۂ زنگاری شہ پر کلس تھا نقرئی
آسمان احمد علی خورشید ماہ دین امام
ماہ پارو نے جو کی صیقل سلیح پر بہر جنگ
جب جلایا شامیون نے خیمۂ ماہ نبی
خاک مین ہی چاندسی صورت علی کے ماہ کی
ماہ پارے صاحب لولاک کے عریان رہے
داغ بر دل منبر گردون پہ ذاکر ہے قمر
چاہ نخشب قبر مومن جب ماہ دین مین ہے
خاک ہو زندان مین بستر بہر اہل بوتراب
ماہ ہو قندیل ہالہ دامن قندیل ہے
جو لو جائے صاحب شق القمر کے گھر کہون
ہو گئے نوری سبھی جینے سے دل برداشتہ

جام بنتا ماہ اور پانی سمٹ کر چاندنی
کربلا مین بنکے آئی کبوتر چاندنی
ماہ گوہر بنگیا اور آب گوہر چاندنی
ماہ نو تیغ علی ہے عکس جوہر چاندنی
آگئے آگے تھی جلوہ ریزی مین سپر چاندنی
بنگئی برج مزار ماہ حیدر چاندنی
مثل ابرک کے پھرا کرتی ہی پیکر چاندنی
یا سمٹ کر ہو گئی تھی وہ مسخر چاندنی
جلوۂ نور ہدایت ہی یہ گھر گھر چاندنی
ہل بنی بہر جلا ہی خود و بکتر چاندنی
ہو گئی سیماب کے مانند مضطر چاندنی
اسلیے دنیا مین ہی اب خاک بر سر چاندنی
چاک ہو مثل کتان جسم قمر پر چاندنی
فرش ہی بہر عزاداران اکبر چاندنی
شمع باہر جلوہ گر ہے اور اندر چاندنی
ای فلک اندھیر ہی فرش ستمگر چاندنی
شمع کی ضو ہی کہ ہی روضہ کے اندر چاندنی
حیف زندان مین نہوا ونکو میسر چاندنی
نکلی عاشوری کی شب کو جب بکندہ چاندنی

ہین ولای پنجتن کے چرخ پر پانچون گوہ
کہکشان مہر و ثریا ماہ انور چاندنی

نقل تھے شبدیز ماہ مرتضی کے جو ہلال
چار رون کی چار سو تھی ہر قدم پر چاندنی

عترت ماہ امامت بی رداہون شام مین
منہ نہ دکھلائے علی کو روز محشر چاندنی

آسمان دین کی ہو بزم عزا مین کیا عجب
شمع کی لو ماہ داماں منور چاندنی

ماہ وامان لگن ہے روضہ پر نور مین
بنگئی ہے شمع کافوری سمٹ کر چاندنی

کربلا مین چرخ نے نعش شہیدان کے لیے
چادر مہ دی اوڑھا کی فرش بستر چاندنی

ہوگیا شق القمر سے طور کوہ بوقبیس
ہے ید بیضا کہ اعجاز پیمبر چاندنی

باغ زہرا کٹ گیا جب چاندنی کے کھیت مین
ہوگئی برباد نورا مثل صرصر چاندنی

عام یون عالم مین فیض چاردہ معصوم ہے
ایک سی پڑتی ہے جیسے خشک و تر پر چاندنی

ماہتابی پر ہوا طالع جو ماہ فاطمہ
ماہ نے مجرا کیا لوٹی قدم پر چاندنی

ماہ کو اصغر سمجھکر گیند خدم کھیلتے
سامنے آتی کبھی پہلو سے اصغر چاندنی

عابد بیمار کا خمیدہ ہے مثل ہلال
کربلا مین ہوگئی گھٹ گھٹ کی لاغر چاندنی

دیکھکر ماہ محرم شاہ فرمانے لگے
اب نہ دنیا مین دکھائیگا مقدر چاندنی

بعد قتل شاہ تیرہ ہوگیا ماہ منیر
جا چھپی ظلمات مین مانند سکندر چاندنی

پاسبانی ماہ کرتا تھا در شبیر پر
شب کو دیتی تھی طلایہ گرد لشکر چاندنی

حشر کے آتے ہی تبسم ماہ دین کو آگیا
نور دندان سے ہوئی گویا مکرر چاندنی

نقطے ہین عقد ثریا دائرے ہین شکل ماہ
ہے نیا ضمن وصف شہ مین طرفہ سطر چاندنی

نور کے مطلع لکھے رعنا نے وصف شاہ مین
کی غرض معجز بیانی سے مسخر چاندنی

قصیدۂ غوثیہ ناتمام در تعریف شامیانہ مزار پر انوار

زیر فرمان ہین مرے آج حدوث و قدم | جی مین آتا ہی نئی ڈالدون طرح عالم

دل پُر نور مین سے ہے عالم وحی یوحی | بس مین ہے معجزۂ عیسی ابن مریم

میری عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ اللہ | مین نہ عالم مین سماتا ہون نہ مجھمین عالم

کیا عجب ہاتہ سر دست ہو یہ قدرت | لوح محفوظ ہو کاغذ تو بنے کلک قلم

نام سے جسکے نشان شرف عالم ہی | مجکو وہ نام خدا یاد ہی اسم اعظم

جان بیجان مین دَم پائے تو آجای ابھی | دل سے بھرتا ہی سرافیل کا صور اوسکا دم

یعنی محبوب خدا سید عبدالقادر | اسم اعظم کہو حضرت کو کہ غوث الاعظم

خرق عادت مین ہی ہر بات مین اونکی اعجاز | غوث ثقلین ہے کے تابع ہی وجود اور عدم

حسن صورت کی ہی یہ وجہ کہ وہ ہین حسنی | حسن سیرت مین ہین وہ بہتر نسل آدم

خلق مین ثانی احمد ہین تو خلّت مین خلیل | حلم مین نوح ہین موسی کلیم و عیسی دم

اونکی مدحت تو بڑی بات ہی او چھوٹا منہ | سایہ ان کا ہی غنیمت ہی جو ہو وصف رقم

شامیانہ کہین ایسا بھی سنا ہی فرما | تمکو یارب قسم دامن پاک مریم

جیسے قرآن سے ہو جامہ کو اوسکی نسبت | واسطہ پاک ہی یا ہین غلاف اور حرم

مرقد پاک کو شمگیرہ سے نسبت ہی وہی | علم نور ہی روضہ تو وہ اوسکا پرچم

نور بافون نے اوسے تار شعاعی سی بنا | غلہ کے کرمک شب تاب کا لے ابریشم

صبح صادق کا ہو جس رنگ سی خیط ابیض | نور کی چادر مہتاب کا یا ہے عالم

کیا عجب چادر مہتاب کتان کی مانند | قالب ماہ پہ ہو چاک مثال شبنم

قدسے جو چاہین کہین فکر ہے اپنی لیکن
عرض کا اوسکے بیان طول ہی اللہ اللہ
شامیانہ سے ہی یہ فرق لوای احمد
اوسکا سایہ ہوا محبوب خدا کا سایہ
بیل بوٹہ ہی عجب گلشن رضوان جس سے
بے خزان ہوے وہ نہ کس رنگ سدا اوسکی بہار
کام جان کیون نہ بسین خلق حسن کی بو ہی
کارچوبی یہ ہوا طوبی سدرہ کا گمان
کہکشان وہ ہی تو جھالر ہی مقرر پہ دین
کاکل حور سے موتی کی لڑی گوندھی ہی
کان مین لعل ہے اور نہ صدف مین گوہر
دیکھ رنگینی کو ہی ابر مہ ملک مین یہ بحث
بادرشہ کی ہوئی مجکو جو فکر تشبیہ
معجز شق قمر سے ہوی اک ماہ کے دو
چوب کو پوچھے تو فرہاد سے کہنا شیرین
کاکل حور کو یا ہو زر کے لے تار شعاع
ڈور گوندھی ہے کہ تار نظر عاشق ہے
صرف کا اوسکے قیامت ہی کو ہوئیگا حساب

دامن چادر تطہیر کیا مین نے رقم
سایبان کی ہی فضا ساحت عرش اعظم
ظل حق وہ ہے تو یہ دامن عصیان امم
سایبان کا ہے جو ہمسایہ تو گلزار ارم
تا قیامت نہ کبھی بھول کے نکلے آدم
جبکہ کنگرہ پہ پڑتی ہے ہمیشہ شبنم
آٹھہ جنت ہین نوان دیکھا ہی یہ رشک ارم
پھوٹ نکلے دم تحریر صفت شاخ قلم
موتی ٹلکائے ہین یا گوہر انجم ہین بہم
دیکھا نیسان کا گہرباری مین اوسکی عالم
شامیانہ مین لگی ہی جبھی بھاری بھرکم
تم کہو قوس قزح ہم کہین گلزار ارم
ماہ و خورشید ملے لیک ابھی دو ہین کم
چار پور سے تھے کیا جب نہ تھے نقش کو رقم
طوبی و سدرہ و موسی کا عصا اور قلم
رشتہ الفت یعقوب کو کر اوس سے بہم
کہکشان جبل متین کہیے کہ زلف پرخم
عقل کل کو نہین معلوم مصارف کی رقم

خاتمۂ مہر نبوت

نواب نظام الدولہ بہادر کے دیوان سے ہمنے یہ انتخاب حمد و نعت و مناقب منتخب کر کے واسطے فیض عام و تفنن طبع اہل اسلام کے علحدہ طبع کیا ہی گو قلیل واقل ہی مگر مصداق ما قل و دل ہی جس سے واضح ہے کہ حضرت موصوف عقل اور تدبیر ظاہری یعنی مالی و ملکی مین ہی ممتاز نہین ہین بلکہ نسبت باطن بھی افضال ایزدی سے حاصل ہے۔ علاوہ امارت و جاہ و منصب خداداد کے آپ نہایت خلیق و یارباش جہان آشنا با وضع بھی ہین جس سے بظاہر حال ہرگز گمان ان صفات باطنی کا نتھا وہ جو ان اوراق سے پیدا ہین مگر درحال درویش صفت باشد و کلاہ تتری دار کے آپ مصداق ہین۔ یہ بڑا وصف ہے کہ آدمی بظاہر آن اشغال منصبی وغیرہ مین محو رہے اور ادہر تعلقات باطنی جو خدا و رسول کے ساتھ ہین سہو نہون۔ الحق مردان خدا خدا نباشند * لیکن ز خدا جدا نباشند آب رے دون بیار و دست بکار اسیکا نام ہی روزمرہ کار نظام والسلام علی من التبلیغ الکلا

راقم
مہتمم مطبع اودہ اخبار

قطعۂ تاریخ از اضعف العباد گوبند پرشاد فضا

نواب نامدار کا ہے یہ کلام پاک
رعنا تخلص انکا ہی حصے مین دانی و دن

تاریخ سال طبع یہی لکھہ تو اے فضا
ہر ایک صفحہ مہر نبوت کا ہے نگین

۱۲۸۸ھ